# توحید اور شرک

## مجالسِ ترابی (جلد ششم)

مرتبہ

علّامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی
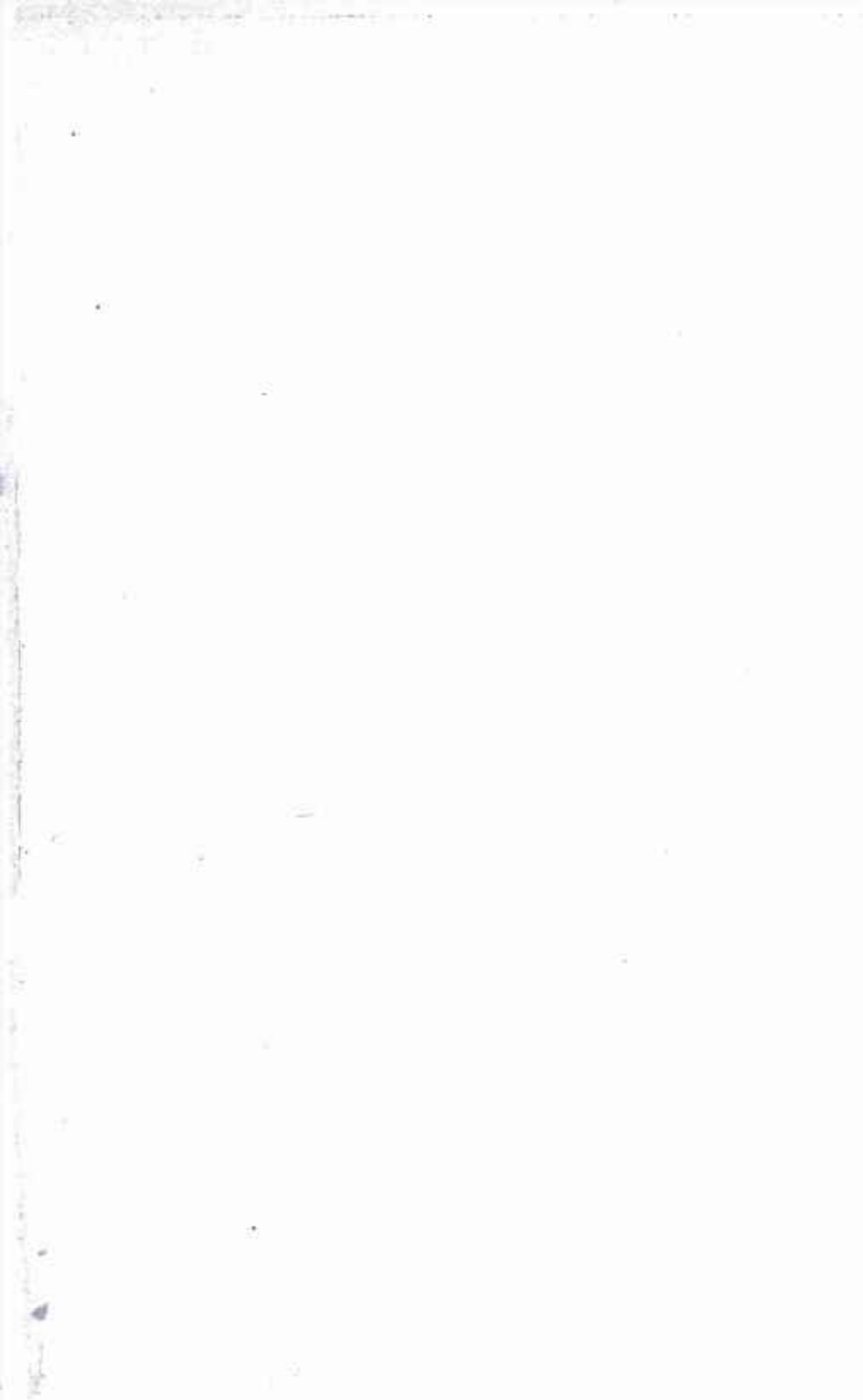
# مجالسِ تُرابی



جلد ششم

عنوانِ عشرہ: توحید اور شرک

علامہ رشید تُرابی



ترتیب و تدوین

علامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

**مرکزِ علوم اسلامیہ**

فلیٹ نمبر آئی۔۴، نعمان ٹیرس فیز۔۳، یونیورسٹی روڈ،
گلشن اقبال، بلاک۔۱۱، کراچی

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | توحید اور شرک (عشرۂ مجالس) |
| تقاریر | : | علامہ رشید ترابی |
| تالیف | : | علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی |
| ناشر | : | مرکزِ علومِ اسلامیہ |
| | | I-4 نعمان ٹیرس، فیز-III، گلشنِ اقبال، بلاک-11، کراچی |
| | | فون: 4612868 |
| مطبع | : | سیّد غلام اکبر |
| تعداد اشاعت | : | ایک ہزار |
| سالِ اشاعت | : | 2007ء |
| قیمت | : | Rs. 100/= |

نوٹ : "مجالس ترابی کی اشاعت ڈاکٹر ضمیر اختر نقوی اور علامہ رشید ترابیؒ کے صاحبزادے جناب نصیر ترابی کی اجازت سے کی گئی ہے۔ کوئی صاحب بغیر اجازت یہ مجالس شائع کریں گے تو ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔"

پبلشر

٭

# فہرست

# مجلس اول

## "توحید اور شرک"

۱۔ محمدؐ عربی سے پہلے کسی نے بھی لا الٰہ الا اللہ نہیں کہا
۲۔ قرآن کی دو آیتوں کو ملایا تو کلمہ طیبہ بنا۔
۳۔ معبود کے ساتھ عبد کا بھی احترام لازم ہے۔
۴۔ مسجد ضرار کو گرانے کا حکم۔
۵ محمدؐ عربی سے بگڑنے والے کی گواہی قبول نہیں۔
۶۔ درود کا ورد توحید ہے۔
۷۔ اللہ نے بندے کی ذکر کو بلندی عطا کی ہے۔
۸۔ مدینے سے امام حسینؑ کی رخصت
۹۔ حضرت زینبؑ کی سواری کی شان

یکم محرم ۹۲ ۱۳ھ۔ ۱۷ فروری ۷۲ ۱۹ء
(نشتر پارک کراچی)

# مجلس اول

## موضوع:۔ "توحید اور شرک"

**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو و الملا ئکتہ و اولوا العلم قائما بالقسط۔ لا الہ الا ھو العزیز الحکیم☆** (سورہ آل عمران آیت ۱۸)

"خدا نے خود اس بات کی شہادت دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور تمام فرشتوں نے اور صاحبان علم انبیاء و اولیاء جو عدل پر قائم ہیں یہی شہادت دی ہے کہ اس حکیم کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی عزیز و حکیم و غالب ہے۔"

ایک ہزار تین سو بیانوے ہجری ۱۳۹۲ھ کے آغاز پر۔ آج ہم پھر سے ایک مرتبہ تجدید عہد محبت و ولا کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اور اس اجتماع کا واحد مقصد یہ ہے کہ آغاز سال ہجری کے ساتھ ساتھ اس تذکر کو بھی باقی رکھیں۔ اس یاد کو بھی قائم رکھیں جو کہ تذکر اور جو یاد ہماری زندگی کا واحد سرمایہ ہے۔ اور ہمارا وہ وعدہ ہے جس کو ہم نے نسلا" بعد نسل پایا اور جس کو ہم نسلا" بعد نسل چھوڑ جائیں گے۔

پہلی مجلس نشترپارک کی اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ اس عنوان کی حامل ہے کہ صحیح طور پر ہم ایک درست اندازہ قائم کریں توحید اور شرک کا۔ اس عنوان کا اعلان کیا گیا اور یہاں کی ان مجلسوں کے لئے یہی عنوان قرار پایا۔ دونوں لفظ آپ کے لئے نئے نہیں ہیں۔ صرف اتنا ہی ہے کہ ایک' ایک کی ضد ہے۔ نور اور ظلمت کو سمجھنے والے۔ دن اور رات کو جاننے والے۔ بصارت اور بے بصیرتی کا اندازہ کرنے والے علم اور جہل کا فرق سمجھنے والے اور رات اور دن کی حقیقت کو جاننے والے توحید اور شرک کو پوری طرح سے جانتے ہیں۔ یاد صرف اس لئے دلانا پڑتا ہے کہ زمانے کا

تقاضا یہ ہے کہ یا توحید کی صحیح تعریف ہو جائے تاکہ شرک سمجھ میں آئے یا شرک کی صحیح تعریف ہو جائے تو توحید سمجھ میں آ جائے۔ کچھ حدود ایسے ہیں کہ جہاں یہ گفتگو تعریف کی متشابہ ہو رہی ہے اور وہ اس طرح سے کہ ہر منزل پر ہر عمل کو ہر عقیدے کو ہر فعل کو ہر فاعل کو شرک قرار دینے کی عادت۔ جہاں پیوست ہو جاتی ہے وہاں توحید کا مفہوم اتنا محدود ہو کر رہ جاتا ہے کہ انسان پھر سے اندازہ نہیں لگا سکتا کہ ہم صحیح معنوں میں اس اصطلاح سے کیا مراد لے رہے ہیں اور اس کا صحیح مفہوم کیا ہے۔ میں اس حقیقت کو پہلے سے واضح کر دوں کہ توحید فقط عقیدہ نہیں ہے توحید چاہتی ہے اطلاق' توحید کا تقاضا ہے انطباق' توحید کا منشا ہے (APPLICATION) توحید کا مقصد یہ ہے کہ یہ عقیدہ عمل پر اس طرح چھا جائے کہ وحدت الٰہی کی جو اس عقیدے کے انطباق سے وحدت افکار بھی پیدا ہو وحدت کردار بھی پیدا ہو اور انسان ایک ایسی وحدت فکر کے ساتھ زندگی بسر کرے جہاں انتشار عقائد میں اور انتشار اعمال میں نہ ہو۔ آپ پھر توجہ فرمائیں کہ یہ عقیدے کی حد تک توحید کو محدود رکھنے میں اسلام کی وہ نورانی صورت کہ جس کی نقشہ کشی دست پیغمبرؐ سے ہوئی تھی۔ وہ حجاب میں آ جاتی ہے پھر اسلام اسلام نہیں رہتا ہم آج وقت کے اس تقاضے کو پورا کرنا چاہتے ہیں کہ وحدت فکر ہو۔ وحدت عمل ہو۔ وحدت ملی ہو۔ مسلمان اس عقیدے کی وحدت کے ساتھ ساتھ اپنے افکار میں وحدت پیدا کریں اور جہاں جہاں عالم اسلام ہے وہ پھر غور کرے کہ منشاء توحید الٰہی کیا ہے کہ جس پر اتنی سختی سے حکم دیا گیا کہ ختمی مرتبتؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ "کسی نے مجھ سے پہلے اور میں نے بھی نبوت سے پہلے اس ترکیب کو نہیں پیش کیا تھا جس ترکیب کو میں کلمہ بنا کر پیش کر رہا ہوں کہ لا الہ الا اللہ" ایک عجیب بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے نہیں اسمٰعیلؑ نے نہیں کسی عربی بولنے والے پیغمبر کی زبان سے یہ جملہ نہیں نکلا اور قرآن میں کل

دو مقام پر یہ جملہ ہے۔ ایک ہے سینتیسویں ۳۷ سورہ میں اور سینتالیسویں ۴۷ سورہ میں۔ سورہ "صافات" اور سورہ "محمد" میں لا الہ الا اللہ ورنہ پورے قرآن پر ستر مقام سے زیادہ لا الہ الا ھو ہے مگر کلمہ کا یہ جزو اپنی تکمیل کے ساتھ کل دو مقامات پر ایک سورہ "صافات" میں جو سینتیسویں ۳۷ سورہ ہے ایک سورہ "محمد" میں جو سینتالیسویں ۴۷ سورہ ہے لا الہ الا اللہ سورہ "صافات" ابتدائی وحی کا دور ہے۔ سورہ محمد کا آخری زمانہ ہے مکہ کا کہ جب ہجرت ہو رہی تھی تو یہ سورہ آیا کہ آغاز لا الہ الا اللہ انجام لا الہ الا اللہ مگر یہ لا الہ الا اللہ اولین و آخرین میں کسی کی زبان پر نہیں آیا اور کسی کو زیب ہی نہیں دے سکا کہ بجز ایک انسان کے کہ جب اس نے کہا لا الہ الا اللہ تو قدرت نے آواز دی محمدؐ رسول اللہ ------ سورہ "صافات" اور سورہ محمدؐ میں ہے لا الہ الا اللہ دیکھئے تاریخ ہے لا الہ الا اللہ کی کہ ختمی مرتبتؐ سے پہلے کسی نبی کی زبان پر یہ جملہ نہیں آیا ہر نبی موحد تھا مگر لفظوں کی یہ ترکیب نہیں تھی خود نبیؐ فرماتے ہیں کہ نبوت سے پہلے میں نے نہیں کہا لا الہ الا اللہ مگر میں ہمیشہ یہ کہتا رہا ہوں خدا ایک ہے مگر نفی کے بعد اثبات یہ اس وحی کی بنا پر تھا کہ جہاں ختمی مرتبتؐ انتظار کر رہے تھے کہ میری ملت کے لئے اب کوئی ایسا جامع فرمان آئے کہ ملت اگر اس جملے کا ورد کرے تو نجات پا جائے۔ لا الہ الا اللہ اگر ملت پر طاری ہو جائے تو آگے بڑھتے ہوئے قدم پیچھے نہ ہٹیں لا الہ الا اللہ اگر ملت پر طاری ہو جائے تو خواص لا الہ الا اللہ انسان پر محیط ہو جائے صداقت ہی صداقت رہے نور ہی نور رہے روشنی ہی روشنی رہے۔ علم ہی علم رہے حیات ہی حیات رہے بشرطیکہ وہ کلمہ طاری ہو جو ختمی مرتبتؐ نے سورہ "صافات" اور سورہ "محمد" سے لیا لا الہ الا اللہ اور پورا ٹکڑا یہی قرآن میں آیا محمدؐ رسول اللہ **محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء و علی الکفار** (سورہ فتح آیت ۲۹) دوسری آیت ہے **فاعلم انہ لا الہ الا اللہ** (سورہ محمدؐ

آیت ۱۹)

یہ بھی پوری آیت ہے پوری آیت کا ٹکڑا ہے دونوں آیتوں کو ملایا تو کلمہ طیبہ بنا اب اگر کوئی (MATHEMATICIAN) یہاں موجود ہے اور یقیناً ہے پہلے غور تو کرے کہ مختلف (ENTITIES) کو جمع نہیں کیا جاتا یہ صحیح ہے کہ دو اور دو چار ہیں مگر یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ یہ دو کون ہیں؟ اور وہ دو کون ہیں؟ یہ حسابی اصطلاحات ہیں اور اس پر آئن شائن کی ایک بسیط بحث ہے کہ جب تک آپ (ENTITIES) کو معلوم نہ کریں اشیاء کی حقیقت کو معلوم نہ کریں اور جمع نہ کریں بلکہ ہر ایک کو اپنے مقام پر رکھیں۔ قرآن مجید میں ایک خواب کے سلسلے میں گفتگو کی۔ بہت آسانی سے یہ کہا جا سکتا تھا کہ تیرا ۱۳ نجوم سماء مجھے سجدہ کر رہے ہیں مگر چونکہ (ENTITY) میں فرق تھا اس لئے یوسفؑ نے یعقوبؑ سے کہا۔۔۔۔

**انی رایت احد عشر کو کبا و الشمس و القمر را یتھم لی ساجدین☆** (سورہ یوسف آیت ۴)

بابا میں نے دیکھا کہ گیارہ تارے آفتاب و مہتاب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ تارے اور ہیں' آفتاب اور ہیں' مہتاب اور ہیں' اس لئے الگ الگ کرنا پڑتا ہے کہ ستاروں میں کہیں مہتاب نہ آئے اسی لئے قرآن نے الگ کیا کہا گیارہ تارے آفتاب و مہتاب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ یعنی علیحدہ علیحدہ کر دیا بالکل اسی طرح کلمہ طیبہ میں ایک خالق کل ہے ایک مالک مطلق ہے ایک حیی حقیقی ہے۔ ایک قدیم لم یزل و لم یزال ہے ایک صاحب جادہ مطلقہ ہے ایک عین علم ہے' عین عدل ہے' ایک عین حق ہے' عین قدرت ہے اور دوسرے جملے میں عین عجز ہے عین انکسار ہے۔ وہاں وجوب ہے یہاں امکان ہے وہاں قدم ہے یہاں حدوث ہے۔ تو اس طرح سے چونکہ (ENTITIES) الگ ہو گئی تو اس طرح سے کلمے میں کوئی دو نام لے تو شرک نہیں ہے۔ تو اب آپ

نے دیکھا میں مقدمات پر بحث کر رہا ہوں۔ کوئی ہے مسلمان جو خود اپنے کلمے کو شرک کہے ------ نہیں ------ نہیں کیوں؟ اس لئے کہ وہاں ایک تذکرہ معبود کا ہے اور ایک گفتگو عبد کی ہے۔ اب یہ معبود سے پوچھو کہ اپنے نام کے ساتھ اپنے بندے کے نام کو متصل کیوں کر دیا تو معلوم ہوا کہ اتصال عبد بمعبود۔ معلوم ہوا کہ ذکر عبد معیت معبود میں یقیناً زیادتی ایمان کا باعث ہے اسلئے کلمہ پہلے تو خالق کل کی گواہی ہے پہلے اس قدیم حی و علیم وقدیر و لم یزل و لم یزال کی طرف اشارہ ہے اب پھر اس کے ایسے بندے کا ذکر ہے جو اس کی طرف سے صاحب پیغام ہو کر آتا ہے تو ظاہر ہے وہ بندہ عبد ہے اور وہ خالق کل معبود ہے معبود نے لازم جانا کہ میرے ساتھ میرے بندے کا نام رہے اب اگر کوئی معبود کا احترام کرے اور عبد کا احترام نہ کرے اب اگر کوئی معبود کے لئے تو دل میں محبت پائے اور عبد کے تصور کو توحید کے منافی جانے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے ہی اصول حقائق سے واقف نہیں ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ پیغمبرؐ اسلام نے جو فرما رہا ہے کہ **لا الہ** کوئی پرستش کے قابل نہیں ہے تو کس چیز کی نفی کی جب نفی کی لاج رکھی تو کس کی نفی ہوئی **الہ** کی نفی ہوئی خدا کی نفی ہوئی الہ کی نفی ہوئی **لا الہ** اب اس استثناء کے بعد اسم ذات جلی والم کا تذکرہ کیا کہ کوئی الہ نہیں مگر اللہ تو کلمہ نفی الہ سے شروع ہوتا ہے اور استثناء کے بعد اللہ پر ختم ہو جاتا ہے تو اگر کلمے کی قوت چاہتے ہو تو نفی کرو تم بھی نفی کرو۔ معبودوں کی نفی کرو۔ جن کی پرستش کی جا رہی ہے ان کی نفی کرو۔ جن کو خالق سمجھا جا رہا ہے ان کی نفی کرو۔ جن کی عبادت ہو رہی ہے ان کی نفی کرو۔ الہ کی نفی کرو۔ انسان کی نہیں۔ دیکھئے **لا الہ** ہے' میں چاہتا ہوں خصوصاً میرے نوجوان بھائی کہ جن کو میں بہت زیادہ عزیز رکھتا ہوں اور جو اس طرح سے شمع مجلس میں پروانہ وار آتے ہیں ان کے لئے لازم یہ ہے کہ وہ ایک ایک لفظ کو بہت غور سے سنیں۔ اس لئے کہ قیامت کی

ہوائیں تند ہو رہی ہیں۔ جھکڑ پہ جھکڑ آ رہے ہیں۔ کہیں قدم نہ "ڈوگے" کہیں تم مضمحل نہ ہو جاؤ۔

زندہ قوت تھی جہاں میں یہی توحید کبھی
آج کیا ہے فقط اک مسئلہ علم کلام

اور آخری شعر۔

قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے
اس کو کیا سمجھیں گے بیچارے دو رکعت کے امام

تو۔ توحید ایک قوت تھی۔ توحید کو اب بھی ایک قوت ہی رہنا چاہئے مگر شرط یہ ہے کہ توحید واضح ہو جائے کہ نفی کس کی ہے ہم کہیں دھوکے میں نہ چلے جائیں اور ذرا ذرا سی بات پر ہم کسی کا دامن نہ تھامیں۔ ذارذرا سی بات پر ہم کسی سے شکوہ نہ کریں دیکھئے یہ شرک ہو گیا۔ بھئی کہاں ہے شرک کہاں ہے یہ لا الہ ہے نہ "لا محمدؐ" تو نہیں ہے۔ خدا کوئی نہیں ہے مگر خدا۔ الہ کوئی نہیں ہے مگر اللہ۔ اور محمدؐ کے لئے تو نفی سے شروع نہیں کیا نہ دیکھئے کلمے میں تو نہیں شروع کیا۔ ممکن ہے کسی اور مقام پر جلال بندگی کو بتانے کے لئے کہا ہو و ما محمد الا رسول "نہیں ہے محمدؐ مگر رسول" کسی مقام پر ممکن ہے کہا ہو مگر کلمے میں نفی نہیں کی فقط اس لئے کہ کہیں قلب مریض کو دھوکا نہ ہو۔ کہ وہاں بھی نفی کی یہاں بھی نفی کی تو کہا نہیں ایک کلمہ اثبات ہی اثبات کے ساتھ کہ محمد اللہ کا رسولؐ ہے۔ لا الہ الا اللہ نہیں ہے کوئی الہ مگر اللہ' تو اب کلمہ طیبہ کے دو جز ہیں۔ ایک طرف توحید ہے۔ خالق کل۔ مالک علی الاطلاق اور دوسری طرف ایک بندے کا ذکر جو زمان و مکان کی حدوں سے کسی ایک مقام پر آیا جو ازل میں نہ تھا۔ جو ماضی میں کہیں نظر نہیں آیا۔ کسی مقام پر تاریخ نے اس کے چہرے سے نقاب کو اٹھانے کی کوشش کی اور پھر اس کے چہرے پر نقاب کو ڈال دیا

گیا۔ مگر کس نے اس کے نام کو باقی رکھا۔ کہ یہ ہے میرا بندہ جس کو قدیم ہونے کی ضرورت نہیں۔ جس کو "قادر کل" ہونے کی ضرورت نہیں جس کو مختار علی الا طلاق ہونے کی ضرورت نہیں۔ صرف مجھ سے نسبت ہے۔ مجھ سے نسبت ہے اور ایسی نسبت کہ پھر اتنا کوئی نزدیک نہیں ہے۔ اس لئے اس بندے کو مت بھولو اپنے کلمے میں ----- کیوں؟ آنے والی تقریروں میں یہاں بھی اور رات کو ۹ بجے خالقدینا ہال میں آپ ایک دوسرے عنوان کی صورت میں سنیں گے۔ ایک عجیب دقیق بحث یہاں شروع ہو جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اگر اعلان کیا جائے کہ **لا الہ الا اللہ** تو دل نے کہا' زبان نے کہا' اعضاء نے جوارے کے وجود نے کہا سراسر زندگی نے کہا **لا الہ الا اللہ** ۔ سننے والے کو تو یقین کر لینا چاہئے نہ کہ یہ کہہ رہا ہے یہ کہہ رہا ہے اور یہاں تک کہا کہ **من قال لا الہ الا اللہ** ----- کہ **لا الہ الا اللہ** کہے اور عارف ہو۔ اور رب نے کہا عارف ہے **لا الہ الا اللہ** کا تو جنت واجب ہے۔ معصوم نے کہا **لا الہ الا اللہ حسنی لا الہ الا اللہ** میرا قلعہ ہے جو میرے قلعے میں آئے عذاب سے بچ جائے گا تو اتنی اہمیت کے اس جملے کو متصل کر دیا۔ تاریخ کی ایک فرد سے۔ کہ تاریخ کے کسی گوشے میں کہیں آپ کے علم و فہم و دل و دماغ سے میں مستفسر ہوں۔ کہ یہ دونوں کا ربط کیا ہے؟ اس قدیم کو اس حادث سے۔ اس قادر کل کو اس عاجز سے وہ کیا ربط ہے کہ مالک نے یہ چاہا کہ میرے نام کے ساتھ یہ نام رہے اور پھر وہ جان توحید بنے۔ دیکھئے بہت اہم گفتگو ہے۔ جان توحید بنے۔ کلمے کو نہ سمجھنا ہی انسان کو ان دشواریوں میں مبتلا کرتا ہے کہ وہ شرک و توحید کے حدود کو آج تک نہ پہچان سکا۔ ذرا ذار سی بات۔ ذرا ذرا سی بات پر یہ کہہ دینا کہ یہ شرک ہے۔ جبکہ وہ کہہ رہا ہے کہ خدا ایک ہے اور خداوند علی اعلی کہتا ہے۔ ----- یہ آل عمران کی آیت ہے یہ عنوان ہے ان تقریروں کے لئے **شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو** "اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ ایک ہے"

بہت غور سے سنئے **و الملا ئکتہ و او لوا العلم قائما بالقسط لا الہ الا ہو العزیز الحکیم** "اور ملا ئکہ گواہی دیتے ہیں۔" **و اولوا العلم** اور صاحبان علم گواہی دیتے ہیں **قائما بالقسط** "جو عدل پر قائم ہے" اللہ کے نزدیک ایک ہونے کی گواہی یا وہ خود دے یا ملا ئکہ دیں۔ یا صاحبان علم دیں کہ جو عدل پر قائم ہیں۔ **اشہد ان لا الہ** ----- آسان نہیں ہے۔

خدا شہادت دے رہا ہے کہ وہ ایک ہے **و الملا ئکتہ** اور یہ ملا ئکہ گواہ ہیں **و اولوا العلم** اور صاحبان علم گواہ ہیں فقط یہی نہیں۔

علم کے ساتھ عدل کی شرط ہے۔ جو عالم و عادل کی گواہی دے اور خداوند علی اعلیٰ عزیز الحکیم ہے اور وہ شہادت دے رہا ہے کہ میں ایک ہوں یہ میری تقریر کے آخری اجزاء ہیں بات ختم کی وہ جو شہادت دے رہا ہے کہ میں ایک ہوں آل عمران میں تیسرے سورہ میں اور ترسٹھویں ۶۳ سورہ میں شہادت دے رہا ہے۔ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** شروع کیا جاتا ہے اللہ کے نام سے جو رحمان و رحیم ہے۔ **اذا جاء ک المنافقون** "جب تیرے پاس منافق آتے ہیں" **قالو** کہتے ہیں **نشہد انک لرسول اللہ** کہتے ہیں کہ "ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو اللہ کا رسول ہے۔"

**واللہ یعلم انک لرسولہ** اور "حالانکہ اللہ کو علم ہے کہ تو اس کا رسولؐ ہے" **واللہ یشہد** "لیکن خدا شہادت دے رہا ہے۔"

**ان المنافقون لکا ذبون** "کہ منافق جھوٹے ہیں" جو اپنی توحید کی شہادت دے وہ منافق کہ جھوٹے ہونے کی بھی شہادت دے۔ اب اس اہمیت کو دیکھئے کہ بحث کیا رہی کہ یا اب اپنی توحید پر گواہی دے یا یہ کہے کہ ہر ایک جو تجھ سے آکر کہے" سلسلہ تقریر آپ سمجھ گئے میں پھردھرا رہا ہوں یعنی خدا کی توحید پر شہادت دینے کے لئے عدل کی ضروت ہے یہ بحث تھی۔ **شھد اللہ انہ لا الہ الا ہو و الملا ئکتہ و اولوا العلم**

**قائما بالقسط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم** اور پیغمبرؐ کی رسالت پر گواہی دینے کے لئے زبان و دل کی اس ایک "یک رنگی" کی ضرورت ہے کہ جہاں جو زبان کہے وہ دل کہے منافق تیرے پاس آئے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔ **نشھد انک لرسول اللہ** "کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ تو اللہ کا رسولؐ ہے۔ اللہ کو علم ہے کہ تو رسول ہے۔ یعنی خدا یہ نہیں کہتا کہ اللہ بھی شہادت دیتا ہے۔ یہ نہیں کہتا کہ اللہ بھی شہادت دیتا ہے کہ تو رسول نہیں اللہ کو علم ہے کہ تو رسولؐ ہے۔ مگر میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ جھوٹے ہیں۔

**ان المنافقین لکاذبون** (سورہ منافقون آیت ۱)

یہ منافق جھوٹے ہیں یہ کس مقام پر گفتگو ہوئی۔ جہاں نبی کی شہادت تھی اپنی شہادت نبیؐ کی شہادت ایک تیسرا مقام آپ کے دل و دماغ پر زیادہ بار نہیں ہو گی یہ تقریر۔ تیسرا مقام سورہ توبہ نواں سورہ اور وہ ذکر یہ ہے کہ اللہ کا نام لے لے کے کلمہ پڑھ پڑھ کے ایک مسجد بنائی۔

**و الذین اتخذوا مسجد ضرارا و کفرا و تفریقا بین المومنین**☆ (سورہ توبہ آیت ۱۰۷)

"جن لوگوں نے ایک مسجد بنائی مگر رنج پہنچانے والی کفر پیدا کرنے والی سورہ توبہ کی آیتیں ہیں۔ یہ قرآن ہے---- حدیث نہیں ہے ---- وہ لوگ جنہوں نے مسجد بنائی ضرار جس میں کفر بھی ہے تفریق بھی ہے۔"

**و ارصادا لمن حارب اللہ و رسولہ من قبل**☆ اور اس مسجد کو ایک پناہ گاہ بنانے کی کوشش کی ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑ رہے ہیں۔ ایک مقام پر اپنی ذات کی گواہی دی۔ ایک مقام پر رسولؐ کے لئے گواہی دی کہ تجھ پر گواہی دینے والے جھوٹے ہیں۔ اب تیسرا مقام ہے۔

**و الذین اتخذوا مسجد ضرا را و کفرا و تفریقا بین المو منین و ارصا دا لمن حارب اللہ و رسولہ من قبل**☆ (سورہ توبہ آیت ۱۰۷)

وہ پناہ گاہ بنا رہے ہیں کمین گاہ بنا رہے ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ سے لڑنے والوں کے لئے۔

------ **ولیحلفن** ------

"اور قسم کھا کھا کر کہتے ہیں۔" **ان اردنا الا الحسنی** (سورہ توبہ آیت ۱۰۷)

"اور ہم نیکی کی طرف لے جا رہے ہیں۔" مسجد بھی بنائی نام اسی کا ہے کسی اور کا گھر نہیں ہے۔ مسجد بنائی ہے نام اس کا ہے عبادت کرنے کی نیت ہے اور کہتے ہیں قسم کھا کے

**و لیحلفن ان اردنا الا الحسنی و اللہ یشھد انھم لکا ذبون**☆ (سورہ توبہ آیت ۱۰۷)

خدا شہادت دے رہا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں اور یہ تیسری آیت استدلال میں کہ شہادت الٰہی اب دونوں کے دشمن کے لئے ہے ایک تو اپنی ذات کو شہید دوسرے نبیؐ کے لئے شہید کو جو شہادت دے رہا ہے وہ جھوٹی ہے۔ ذرا سا جملہ پر غور کیجئے۔ یعنی دوسروں کی شہادت پر شہادت دینا تو یہ جھوٹی شہادت ہے۔ یہ دوسری آیت اور تیسری آیت یہ کہ یہ مسجد بنا رہے ہیں کہ یہ کفرو تفرق و ارصاد ہے۔ اس لئے حبیبؐ **لا تقھم فیہ ا بدا** (سورہ توبہ آیت ۱۰۸) ادھر نہ جاؤ۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں مسجد کو گرا دینے کا حکم جو رسول کے نام سے نہیں بنی تھی۔ اللہ کے نام پر بنی تھی ------ اور اللہ نے حکم دیا کہ ڈھا دو۔ اور اس لئے ڈھا دو کہ جو تم سے بگڑ کے میرا گھر بنائیں جو تمہاری دشمنی کی بنیاد پر میرے گھر کی عمارت رکھے جو تم سے اعلان جنگ کر کے میرا نام لینا چاہے اس میں ضرر بھی ہے کفر بھی ہے اللہ اور اس کے رسولؐ سے دشمنی بھی ہے۔ تو اب آیئے کلمے کی طرف۔ اب کلمے کی بات آئی ہے تو ذرہ برابر بھی اگر محمدؐ رسول

اللہ سے دل میں کبیدگی ہے تو لا الہ الا اللہ کو منہ پر مار دیا جائے گا۔ اگر ذرہ برابر محمدؐ رسول اللہ سے دل میں کبیدگی ہے تو لا الہ الا اللہ کو رد کر دیا جائے گا کہ یہ قبول نہیں ہے لا الہ الا اللہ ازلی ہے۔ قدیم ہے وجوب ہے محمدؐ رسول اللہ حادث ہے ممکن ہے۔ مخلوق ہے مگر مخلوق کا اتنا پاس کہ اگر تیرا ذکر نہیں تو پھر ان کو حق نہیں ہے کہ میرا نام لیں۔ آپ سمجھ رہے ہیں' ہم نے مبادیات پر گفتگو کی ہے۔ یہ اہم ترین گفتگو ہے اسے یاد رکھئے ختمی مرتبتؐ سے اگر تعلق خاطر نہیں ہے ان کا احترام نہیں ہے۔ ان کی عظمت دل میں نہیں ہے۔ اگر ان کی حیات طیبہ پر نظر نہیں ہے اگر ان کے آثار پر ایمان نہیں ہے تو پھر ارشاد یہ ہوتا ہے کہ ان سے کہہ دو کہ وہ اپنے لئے کوئی اور خدا ڈھونڈ لیں۔ کہیں اور جائیں۔ ہماری رزاقیت سے نکل جائیں۔ ہماری خلاقیت سے نکل جائیں۔ کہیں اور جائیں اگر تم کو نہیں مانتے تو ہم کو تو ضرورت ہی نہیں ہے محمدؐ' کوئی مانے کہ نہ مانے۔ ہم کو تو ضرورت ہی نہیں۔ ان سے کہہ دو کہ وہ تم کو مانیں۔ تم کو مانیں گے تو خود ہم کو مانیں گے۔ اور اگر جیسے جیسے تمہارا احترام کریں گے۔ ویسے ویسے توحید کو سمجھیں گے۔ تو بندہ اس شان کا۔ بندہ اس شان کا ہے۔ میرانیس کہتے ہیں:۔

معراج میں جو شہؐ کو ملا رتبہ اعلیٰ
وہ رتبہ کسی اور پیمبر نے نہ پایا
اللہ سے جو قرب محمدؐ تھا کہوں کیا
قوسین کا ہے فرق جہاں رتبہ ادنیٰ
جبریل امین کو بھی نہ واں دخل کی جا تھی
یا احمد مختار تھے یا ذات خدا تھی

دیکھئے اس قرب سے پایا ہے۔ اس منزلت سے پایا ہے۔ یہ توحید کی تعریف ہے۔ یہ

توحید کی تعریف ہے کہ تو واحد و یکتا و یگانہ ہے۔ تیری احدیت کہ ظاہر ہے اس کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا۔ مگر مالک اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ احترام محمدؐ شرک بن جائے۔ اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اگر ختمی مرتبتؐ کی کوئی عظمت اگر بیان کرے تو دنیا سمجھے کہ حدود بندگی کو توڑ رہا ہے۔ کیا خیال ہے بھئی گواہی دی اپنی ذات پر ملا ئکہ گواہی دیں کہ وہ ایک ہے صاحبان علم گواہی دیں جو عدل پر قائم ہے وہ ایک ہیں۔ مگر ایک منزل آئی جہاں اپنا بھی نام لیا۔ ملا ئکہ کا بھی نام لیا۔ صاحبان علم کی جگہ صاحبان ایمان کا نام لیا۔ اور کہا

**ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنو صلو علیہ وسلمو تسلیما☆**
**(سورہ احزاب آیت ۵۶)**

اللہ اور اس کے ملا ئکہ نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ صاحبان ایمان تم بھی اس پر درود بھیجو۔ تو درود اگر مسلسل بھیجا جائے۔ اور اس شان سے بھیجا جائے کہ جہاں درود ختم ہو۔ کیونکہ نام آ رہا ہے پھر درود بھیجیں۔ اور اسطرح سے یہ سلسلہ مرتے دم تک بھی ختم نہ ہو تو وہ توحید ہے شرک نہیں ہے۔ گفتگو کہ خداوندا رحمت کو نازل کر۔ یہ سورہ احزاب کی آیت ہے آیہ درود سورہ احزاب میں ہے۔

**صلو علیہ وسلمو تسلیما**

تو اب احترام ختمی مرتبتؐ حیات مسلم ہے۔ مسلمان کی زندگی ہے جب تک دل میں وہ احترام نہ ہو۔ توحید کی طرف رخ نہ کرتا۔ توحید کی طرف رخ نہ کرتا آپ توحید کو نہ سمجھ سکیں گے آپ آنے والی تقریروں میں سمجھیں گے۔ کہ یہ احترام کیوں نازل ہوا۔ کس نے بتلایا کہ خدا ایک ہے۔ کس نے سمجھایا کہ خدا ایک ہے۔ کس نے کہا صفات ذات کیا ہیں۔ کس نے کہا "صفات حال" کیا ہیں۔ کس نے کہا کہ "صفات ثبوتیہ" کیا ہیں۔ کس نے کہا کہ صفات سلبیہ کیا ہیں۔ کس نے کہا وہ قدیم ہے۔ وہ

ازلی ہے وہ ابدی ہے۔ کس نے کہا وہ بے پرواہ ہے۔ تو اللہ نے کہا اے بندے تو نے میرا نام اس عظمت سے لیا ہے اس لئے حبیبؐ ہم نے تیرے ذکر کو بھی بلندی دے دی ہے۔ **رفعنا لک ذکر ک**

ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا۔ رفعت دے دی۔ تو مقام رفعت میں ہیں ختمی مرتبتؐ۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ مرکز عالم ہیں۔ مرکز کائنات ہیں۔ مرکز اہل ایمان ہیں۔ تو تم جب مرکز اہل ایمان ہو تو یقیناً مرکز آل محمدؐ بھی ہوں گے۔ مرکز آل محمدؐ بھی ہوں گے اور یہی وجہ ہے کہ جب ۶۰ھ رجب کی اٹھائیسویں تاریخ کو حسینؑ مدینے سے نکل رہے تھے۔

نانا کے روضے سے رخصت ہوئے ----!

ماں کی قبر پر آخری سلام کیا ----!!

اور اب تیاری تھی سفر کی -----!!!

تو پوری رات ۲۸ کی۔ تو پوری رات اٹھائیس کی یعنی پورا دن ستائیس کا گزرنے کے بعد پوری رات اٹھائیس کی حسین نے ناناؐ کے روضے میں گزار دی۔ ختمی مرتبتؐ مرکز ہیں آل محمدؐ کے۔ آپ نے روضے کو تھام کے آسمان کو دیکھ کے کہا۔

"پروردگار یہ تیرے نبی محمدؐ کی قبر ہے۔ میں تیرے نبیؐ کی بیٹی کا بیٹا ہوں۔"

"پروردگار وہ وقت آگیا ہے جس کا تجھے علم ہے۔"

پروردگار مجھے اس بات کے لئے پسند کر لے جس میں تیری خوشی ہو تیرے رسولؐ کی خوشی ہو۔ یہ کہہ کے ناناؐ کی ضریح پر رخسار کو رکھ دیا۔ اور آہستہ آہستہ کہنے لگے نانا۔ حسینؑ کو اپنا بچپن بھی یاد ہے۔ نانا حسینؑ کو آپ کا دوش بھی یاد ہے نانا جس طرح سے حسینؑ کو آپ لئے لئے پھرتے تھے وہ سب یاد ہے نانا کیا یہ اچھا نہ ہوگا کہ حسینؑ کو اس وقت بھی آپ اپنی قبر میں چھپا لیں۔ نانا کے لئے احترام کے کلمات بجا لاتے

ہوئے نانا پر سلام کرتے ہوئے۔ روتے ہوئے صبح کی نماز کے بعد جب اٹھائیس کو روضے سے باہر نکلے اور گھر میں پہنچے تو دیکھا کہ دروازے ہی پر زینبؑ کھڑی ہوئی ہیں کہا۔۔۔۔۔ بہن کیوں؟ یہ تمہاری آنکھیں سرخ کیوں ہیں؟ یہ تم کیوں ٹہل رہی ہو؟ کہا آقا رات بھر آپ تو باہر رہے۔ بھلا زینبؑ کو کیسے نیند آتی۔ اس انتظار میں تھی کہ بھائی کیا طے کریں گے۔ تو زینبؑ اختیار کامل تم کو ہے۔ اب ہم جائیں گے۔ اب تم انتظام سفر کرنا۔ ہم سے نہ پوچھو کہ کون چلے گا۔ کون رہے گا۔ ہم سے نہ پوچھو کیا ساتھ جاتا ہے اور کس چیز کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور یہ کہہ کر باہر آ کے کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ اور ادھر عباسؑ علمدار نے سواریاں حاضر کیں۔ سامان سفر بار ہوتا چلا۔ پہلے وہ ناقے آئے جس پر پانی سے بھری ہوئی مشکیں لدی تھیں۔ اور وہ ناقے آگے بڑھے۔ تو پھر وہ سواریاں آئیں کہ جن پر کنیزوں اور غلاموں کو سوار کیا گیا۔ پھر وہ سواریاں آئیں جن پر اصحاب اور اصحاب کے ناموس سوار تھے۔ پھر وہ ناقے آئے جن پر بنی ہاشم کی بیبیاں سوار تھیں اور آہستہ آہستہ ناقے آتے اور بیبیاں اور بچے سوار ہوتے اور وہ آگے بڑھ جاتے۔ سارے مدینے نے ہجوم کر رکھا تھا۔ کہ شاہ حجاز جا رہے ہیں۔ مدینے کا بادشاہ جا رہا ہے۔ محمدؐ کا نواسہ جا رہا ہے۔ اب کاہے کو پھر آئے گا۔ اب کاہے کو پھر آنا ہو گا۔ کہ ایسے میں ایک ناقہ قریب آیا۔ اسے بٹھایا گیا۔ محمل کے پردے کو کسی نے الٹا۔ کسی نے اپنے زانو کو تہہ کیا۔ ایک بی بی کنیزوں کے حلقے میں نکلی۔ جوان بیٹے نے بازو تھام لیا۔ ایک نے پردے کو اٹھایا۔ بی بی سوار ہوئی۔ لوگوں نے پوچھا کون۔ کہا ام لیلیٰ۔ مادر علی اکبرؑ۔ دوسرا ناقہ آیا۔ اسی شان سے ایک بی بی سوار ہوئی۔ پوچھا کون ہے۔ کہا حسنؑ کی بیوہ ام فروہ قاسمؑ کی ماں سوار ہو رہی ہے۔ تیسرا ناقہ آیا۔ ایک اور بی بی سوار ہوئی کہا کون ہے۔ کہا ام کلثومؑ فاطمہؑ کی بیٹی سوار ہوئی۔ یہ ناقہ بھی اٹھا آگے بڑھا۔ عباسؑ آئے اور حسین ابن علیؑ کے گوش

اقدس میں کچھ کہا۔ حسینؑ ابن علیؑ بہ نفس نفیس کھڑے ہو گئے۔ ناقے کے قریب آئے۔ پردہ محمل کو اپنے ہاتھ سے اٹھایا۔ ایک بی بی سات کنیزوں کے حلقے میں نکلی عباسؑ نے زانوں کو خم کیا۔ حسینؑ ابن علیؑ نے ایک ہاتھ سے بازو کو تھاما۔ علی اکبرؑ نے سر کو جھکایا۔ بی بی سوار ہوئیں۔ مدینے والوں نے کہا ایسا جلال ہم نے نہیں دیکھا۔ کہ یہ کون بی بی ہے۔ کہا محمدؐ کی بڑی نواسی۔ زینبؑ سوار ہو رہی ہے۔ یہ ۲۸ رجب کی سواری تھی اور گیارہ محرم کو یہی زینبؑ کھڑے ہوئے کربلا میں پکار رہی تھی۔
آؤ عباسؑ ——— آؤ علی اکبرؑ

ختم شد

# مجلس دوم

## "توحید اور شرک"

ا۔ سورہ توحید محکم ہے اس کے تیس نام ہیں۔
۲۔ متشابہات کی پیروی دلوں میں کجی کی نشانی ہے۔
۳ ید اللہ، جنب اللہ، اذن اللہ اور مکان سب نسبتیں ہیں، ان کو احد، صمد، لم یلد کی روشنی میں سمجھنا پڑے گا۔
۴۔ خدا ولی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ کسی اور کو ولی نہیں بنا سکتا۔
۵۔ آخری خطبے میں ولایت کا اعلان، ایک ولایت ظاہر دوسری غائب،
۶۔ حلت و حرمت کو بدلنے والا مجرم ہے۔
۷۔ حضرت امام حسینؑ سے ابن عباس کی ملاقات۔ اور امام کی مکہ سے روانگی۔

۲ محرم ۱۳۹۲ھ - ۱۸ فروری ۱۹۷۲ء
(نشتر پارک کراچی)

# مجلس دوئم

# موضوع:۔ توحید اور شرک

**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو۔ و الملا ئکتہ و اولو العلم قائما بالقسط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم☆** (سورہ آل عمران آیت ۱۸)

توحید اور شرک کے عنوان پر دوسری تقریر آپ سماعت فرما رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ اس موضوع پر جو اپنی اہمیت کے اعتبار سے منفرد ہے۔ اور کج مج بیاں کی باتیں چنداں اہم نہیں۔ مگر میں آپ کی حسنِ سماعت کا معتقد ہوں۔ کہ آپ نے یہ طے کیا کہ جو کچھ بھی کہا جائے اس کو توجہ سے سنیں اس پر غور کریں اور ----- اپنی حد تک اس اعلان کے ساتھ آج کی تقریر کو شروع کر رہا ہوں۔ کہ دل و دماغ میں کبھی کسی وقت بھی یہ آن واحد کے لئے خدشہ نہیں ہے۔ کہ کوئی چیز چھپائی جا رہی ہے۔ یعنی (MENTAL RESERVATION) نہیں ہے تحفظات دماغی سے گفتگو نہیں ہو رہی ہے۔ جو ایمان ہے وہ عیاں ہے۔ جو چھپا ہوا ہے وہ ظاہر ہے۔ جو دل میں ہے وہ زبان پر ہے۔ **لآ الہ الا اللہ** حیات مومن میں وجود مسلم ہے۔ حقیقت دین ہے۔ روح مذہب ہے۔ فقط یہی نہیں بلکہ ارصاد حصل کا واحد مدعا اور شرائع و نواہی سے الٰہی کے ہم تک پہنچنے کا واحد منشاء توحید الٰہی ہے۔ رسول آئے اس لئے کہ ہم اس کو ایک جانیں۔ کتابیں آئیں اس لئے کہ ہم اس کو ایک مانیں۔ لیکن گفتگو صرف یہی ہے کہ ہم کہیں توحید کی تعریف کرتے ہوئے اپنے آپ کو اتنا محدود نہ کر لیں کہ ہر گام پر اور ہر سانس پر ہم کو شرک کا دھوکہ ہو۔ اس لئے اس دھوکے سے بچنے کے لئے لازم ہے کہ بہت ہی واضح اور مبرم طور پر عقیدہ توحید آپ کے دل و

دماغ میں پیوست ہو جہاں کوئی آواز اگر کہیں سے بھی بلند ہو کہ دیکھو یہ شرک ہے۔ تو وہاں آپ پہچان سکیں جواب نہ دیں۔ آپ پہچان سکیں کہ کہنے والے کی نیت کیا ہے۔ کس چیز کو روکنا چاہتا ہے اور حقیقت توحید کیا ہے دنیا جانتی ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ ختمی مرتبتؐ کے تشریف لانے کا مقصد واحد یہ تھا کہ انسانیت موحد ہو۔ وہ مقصد پورا ہو گیا۔ یہ ہزاروں پتھر کی مورتوں کو پوجنے والوں سے اگر پوچھو کہ تمہارے اتنے خدا ہیں۔ تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ نہیں یہ اس ایک کے آثار ہیں۔ نصرانیوں سے پوچھو تمہارے تین خدا ہیں، تو وہ کہیں گے نہیں ---- (UNITY) ہے۔ (UNITY) میں (TRINITY) ہے۔ توحید ہے مگر توحید میں تثلیث ہے تو ایک ہی۔ یہودی، مجوسی، نصرانی یعنی چھوڑ کر ان کو جو منکر خدا ہیں چھوڑ کر ان کو جو صالح کے وجود ہی کو نہیں مانتے۔ کوئی ایسا نہیں ہے جو خدا کو ایک نہ مانے یعنی سراسر وجود بشر پکار رہا ہے۔ **لا الہ الا اللہ** کائنات کا ذرہ ذرہ آواز دے رہا ہے **لا الہ الا اللہ** مگر وہ کیا بات ہے کہ جہاں مسلم کو غیر مسلم پر امتیاز ہے۔ وہ توحید کا کون سا رخ ہے۔ جہاں مومن کو غیر مومن پر تفوق ہے وہ توحید کا کون سا پہلو ہے جہاں عارف اور غیر عارف دونوں کی تمیز ہوتی ہے۔ آپ نے توجہ کی ہم یہی گفتگو کر رہے تھے کل اور سلسلہ یوں آگے بڑھتا ہے کہ یہ سچ ہے کہ قرآن مجید میں بار بار یہ کہا کہ

**لیس لھم من دونہ ولی ولا شفیع**☆ (سورہ انعام آیت ۵۱)

"کہ اس کے سوا نہ کوئی ولی ہے نہ کوئی شفیع ہے۔" ایک اور مقام پر نفس انسانی کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد ہوا سورہ انعام میں۔

**لیس لھا من دون اللہ ولی ولا شفیع**☆ (سورہ انعام آیت ۷۰)

"اس کے لئے۔ نفس انسانی کے لئے نہ کوئی ولی ہے نہ کوئی شفیع ہے۔" سوائے اللہ کے اور سورہ کہف میں تو واضح کر دیا۔ واضح کر دیا گیا۔ کہ -----

ملھم من دونہ من ولی ولا یشرک فی حکمہ احدا☆ (سورہ کہف آیت ۲۶)

"نہ اس کے حکم میں کوئی شریک ہے نہ اس کے سوا کوئی ولی ہے۔" یہ آیتیں محکمات ہیں متشابہات نہیں ہیں۔ یعنی جو کہا حق کہا۔ متشابہ اس آیت کو کہیں گے جو ایک مرتبہ محکم منزل پر ہو احد لم یلد و لم یو لد' صمد ' و لم یکن لہ کفوا احد یہ محکم ہے توحید میں محکم محکمات سورہ اخلاص۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل ھو اللہ احد ۰ اللہ الصمد ۰ لم یلد و لم یو لد ۰ و لم یکن لہ کفوا احد

یہ سورہ جس کے تمیں نام ہیں۔ تمیں نام ہیں اس سورہ کے۔ ناموں کی کثرت خود بتلاتی ہے کہ اتنی فضیلتیں ہیں۔ اس سورہ میں واضح کر دیا احد کیا ہے؟ جو "صمد" ہے "صمد" کیا ہے؟ جو "لم یلد" ہے۔ "لم یلد" کون ہے؟ جو "ولم یو لد" ہے اور کیوں اس لئے کہ ولم یکن لہ کفوا احد ایک اور آیت نے دوسری آیت کی تشریح کر دی۔ یہ محکمات قرآن ہے۔ اور اسی طرح سے قرآن میں محکم بھی ہے اور متشابہ بھی۔ آل عمران۔

ھو الذ ی انزل علیک الکتاب منہ ایات محکمات ھن ام الکتاب و اخر متشا بھات☆ (سورہ آل عمران آیت ۷)

وہ ذات جس نے قرآن کو نازل کیا اس میں آیات محکمات بھی ہیں اور کچھ متشابہ بھی ہیں۔ متشابہ وہ ہیں جس کے معنی معین نہ ہوں۔ محکم وہ کہ جس کے معنی معین ہوں۔ متشابہ وہ جہاں شبہ ہو جائے۔ یہ ہے یا یہ ہے۔ محکم وہ کہ جہاں حکم محکم ہو۔ کہ نہیں یہی۔ اور ارشاد ہوا کہ

فا ما الذین فی قلو بھم زیغ☆ (سورہ آل عمران آیت ۷)

"کہ جن کے دلوں میں کجی ہے۔"

دیکھو پہلی بات تو یہ ہے متشابہات کی جن کی دلوں میں کجی ہے قرآن میں دونوں ہیں

محکم بھی متشابہ بھی۔

**ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ ایت مکحمات ھن ام الکتاب و اخر متشا بھات۔ فا ما الذین فی قلو بھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغا الفتنتہ و ابتغاء تا ویلہ☆**
(سورہ آل عمران آیت ۷)

"تاویل کو چاہنے کے لئے تاویل کو ڈھونڈھنے کے لئے یہ لوگ متشابہ کی پیروی کر رہے ہیں۔ دل میں کجی ہے۔" تو مالک یہ آیتیں نازل کیوں ہوئیں۔ قرآن ہی میں یہ محکم بھی ہے قرآن ہی میں متشابہ بھی ہے۔ ارشاد ہوا کہ پیروی محکم کی کرو۔ متشابہ کی طرف نہ جاؤ ابھی۔ ابھی وہاں واضح نہیں ہے آیت۔ ممکن ہے آئندہ علوم کی ترقی پھر کسی متشابہ کو محکم کر دے۔ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات قرآن کی پیروی کرتے ہیں۔ تو **قل ھو اللہ احد** کا سورہ محکم محکمات قرآن ہے توحید ہے اور تم یقین جانو متشابہ ہے۔ "خدا کا ہاتھ" ---- **ید اللہ فوق اید یھم☆** (سورہ فتح آیت ۱۰)

**ان تقول نفس یا حسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ☆** (سورہ زمر آیت ۵۶)

"نفس کہے گا ہائے میں اللہ کے پہلو میں کیا کمی کر رہا تھا۔" خدا کا پہلو متشابہ ہے۔ خدا کے لئے کان متشابہ ہے۔ خدا کا مکان متشابہ ہے۔ یہ نسبتیں ہیں۔ جہاں کہا دست خدا ---- تو یہ ہاتھ نہیں قدرت ---- جہاں کہا عین خدا آنکھ ---- تو یہ قوت باصرہ یا قوت دید نہیں ہے۔ بلکہ اس کا محیط ہونا کائنات پر اس کا احاطہ ہے۔ بالکل اسی طرح یہ کہا جائے

**فا ینما تو لو ا فثم وجہ اللہ☆** (سورہ بقرہ آیت ۱۱۵)

جہاں متوجہ ہو جاؤ روئے خدا موجود ہے۔ تو کیا اللہ کا چہرہ نظر آتا ہے۔ نہیں۔ **وجہ اللہ۔ عین اللہ۔ اذن اللہ۔ ید اللہ۔ جنبہ اللہ** یہ جتنے ارصاد ہیں یہ سب کے سب متشابہات ہیں۔ ان الفاظ کے معنی کر دیں گے۔ **احد۔ صمد۔ لم یلد و لم یولد**

کی روشنی میں۔ آپ کو متشابہات کے معنی کرنے پڑیں گے محکمات کی روشنی میں تب آپ کی سمجھ میں محکم اور متشابہ کا فرق یہ ہمیشہ یاد رکھئے۔ کہ قرآن میں کچھ محکم ہے۔ کچھ متشابہ ہے۔ جو متشابہ ہے اس کو دلیل نہ بناؤ۔ وہ لا مکان ہے۔ اگر مکان اس کا کوئی کہہ دے تو نسبت ہے تاکہ بیان رہے۔ اگر کوئی کہے اس کا گھر ہے تو ظاہر ہے اس کو گھر کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر یہ کہ عظمت چاہتا ہے۔ بالکل اسی طرح اگر کوئی کہے کہ وہ عرش پر ہے تو متشابہ ہے۔ کہیں ہے تو کیا کہیں نہیں ہے۔ کہیں ہے تو کیا کوئی جگہ خالی ہے۔ اب اگر ایسا نہیں ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ بھی ایک عظمت کی دلیل ہے۔ عرش و کرسی اس کے عظمت کی دلیلیں ہیں۔ اس کے لئے مکان و مکانیت' جسم و جسمانیت' اس کے لئے زمان و زمانیت کچھ نہیں ہے۔ اور پھر ایسی منزل۔ سوائے اس کے نہ کوئی۔ امر کا دینے والا ہے نہ کوئی حکم کا نافذ کرنے والا ہے۔ نہ کوئی ولی ہے نہ کوئی شفیع ہے۔ نہ کوئی خالق ہے۔ نہ کوئی معین ہے نہ کوئی علیم ہے۔ نہ کوئی محیط ہے۔ تو یہ آیت محکم ہیں قرآن کی کہ اس کے سوا کوئی ولی نہیں۔

لیس لھم من دونہ من ولی☆ (سورہ انعام آیت ۵۱)

"اس کے سوا کوئی ولی نہیں۔" اب عجیب بات یہ ہے کہ جس کو میں محکم کہہ رہا ہوں تو خدا ولی ہے۔ اب اسی لئے محکم کہہ رہا ہوں کہ اگر وہ ولی پھر کسی اور محکم آیت سے پھر کسی اور کو ولی بنا دے۔ کسی اور کو ولی بنا دے تو آپ انکار کر دیں گے۔ وہ شفیع کسی اور محکم آیت سے وہ کسی اور کو اختیار و شفاعت دے۔ کیا آپ منکر ہو جائیں گے؟ اس نے یہ کہا کہ

نفس بما کسبت لیس لھا من دون اللہ ولی☆ (سورہ انعام آیت ۷۰)

"نفس انسانی کے لئے اللہ تعالی کے سوا کوئی ولی نہیں" تو وہ کیوں کہتا ہے۔

انما ولیکم اللہ و رسولہ و الذین امنوا☆ (سورہ مائدہ آیت ۵۵)

"اللہ ولی ہے رسولؐ ولی ہے۔" سورہ مائدہ فقط یہی نہیں۔ **واللذین امنوا** "اور صاحبان ایمان بھی ولی ہیں" ولی۔ سہارا۔ ولی۔ قریب۔ ولی۔ نزدیک آنے والا۔ ولی آسرا بننے والا۔ ولی بچانے والا۔ ولی حمایت کرنے والا۔ ولی اولی بالتصرف۔ ولی مشکل میں کام آنے والا۔ تو آپ نے دیکھا۔ اگر ذات واجب اپنے ولایت کے اعلان کے بعد اپنے رسولؐ کو کہہ دے ولی اور اگر کوئی رسولؐ کی ولایت کا انکار کر دے تو اس طرح سے کیا اس نے ولایت الٰہی کا انکار نہیں کیا؟ آپ نے دیکھا توحید کی منزل یہ ہے کہ اگر اس کو مانتے ہو۔ تو فقط اس کلمے کو دہرانا کہ تو ایک ہے۔ تو ایک ہے۔ تو ایک ہے۔ تو نفس کے ساتھ ساتھ بھی اگر کلمے کا ورد ہو تو کام نہیں آتا۔ جب تک یہ نہ ہو کہ تو ہے ---- یہ تیرا حکم ہے۔ تجھے مانتا ہوں اسی لئے کہ تیرے حکم کو مانتا ہوں۔ تو نے کہا کہ میں ولی اس کے ساتھ ساتھ میرا رسولؐ ولی ----

**انما ولیکم اللہ و رسولہ**☆

"میں صرف رسولؐ کی منزل پر ہوں۔" آیت تو پوری یہ ہے کہ ----

**انما ولیکم اللہ و رسولہ و الذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و یوتون الزکوٰۃ و هم راکعون**☆ (سورہ مائدہ آیت ۵۵)

اگلے سلسلے میں گفتگو میں ہم پھر پہنچیں گے وہاں تک آج تو صرف اپنی کل کی بحث کو متصل کرنا ہے۔ اللہ ولی رسولؐ ولی۔ اللہ ولی محکم رسولؐ ولی محکم۔ رسولؐ ولی اپنی ذات سے نہیں۔ رسول ولی با اذن خدا۔ با توسط خدا۔ با واسطہ خدا۔ مگر ایسا واسطہ کہ رسولؐ کی ولایت تو نظر آئی۔ مگر اللہ کی ولایت کو نگاہ رسولؐ سے دیکھا۔ اللہ ولی ہے یہ رسولؐ نے بتلایا۔ ورنہ آپ پر تو وحی نہیں آئی تھی۔ رسولؐ نے بتلایا نہ خدا ولی ہے۔ تو آپ نے دیکھا کمال عبدیت میں کہ عبد معبود کی طرف اشارہ کرے۔ معبود عبد کو پہچنوائے۔ مجھے افسوس ہے کہ رات کو خالقدینا ہال کی تقریر کا ریلے آپ لوگ نہ سن

سکے۔ میں سلسلہ تقریر میں ایک ایسی منزل پر پہنچ چکا تھا کہ جہاں مجھے اقبال کے ایک شعر کو پڑھنا پڑا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ شاید تقریر کا یہ لمحہ اس شعر کا مطالبہ کر رہا ہے اس لئے آپ پھر سنیں اقبال کہتے ہیں

با خدا در پردہ گویم با تو گویم آشکار

اللہ سے چھپ کے کہوں گا۔ تم سے تو ظاہر بہ ظاہر کہوں گا۔

با خدا در پردہ گویم باتو گویم آشکار
یا رسول اللہ او پنہان تو پیدائے من

میں نے خدا کو دیکھا نہیں میں نے آپ کو دیکھا ہے۔ میں نے آپ کو مانا ہے۔ میں نے آپ کی وجہ سے اللہ کی کبریائی کو تسلیم کیا ہے۔ یہ ذمہ داری اقبال کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ سے پہلے "یا" کہا۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ کس منزل پر رہبری کر رہے ہیں۔ بہرحال ----- نظر آیا رسولؐ وہ غار حرا میں ہو یا ذوالعشیرہ میں۔ وہ ہجرت میں ہو کہ بدر میں وہ احد میں ہو کہ خیبر میں وہ خندق میں ہو کہ حنین میں وہ صلح حدیبیہ میں ہو کہ فتح مکہ میں اور پھر آگے بڑھ کر ----- وہ آخری گھڑیاں آئیں۔ حج آخر کے بعد خطبہ دیتے ہوئے نظر آئے۔ اور اس دن پوچھے کہ بتاؤ میں تمہارا ولی ہوں کہ نہیں ----- اس دن پوچھے احد میں نہیں۔ خیبر میں نہیں۔ خندق میں نہیں۔ ہجرت میں نہیں۔ بعثت کے وقت نہیں۔ بعثت کے وقت تو منوانا ہے۔

"انی رسول اللہ الیکم"

میں رسولؐ ہوں۔ میں رسولؐ ہوں۔ اور تئیس برس گزرنے پر امتحان لینا ہے۔ امتحان ----- "کیا میں مولا ہوں؟" تم نے مجھے دیکھا۔ تم نے مجھے پہچانا۔ تم نے میری باتیں سنیں۔ تم نے کلام الٰہی اور حدیث کے فرق کو دیکھا۔ میں نے حد فاصل کھینچا یہ اس کا

کلام یہ میرا کلام ــــــ کیسی عجیب بات ہے دیکھئے یہ اس نے پہچنوایا۔ یہاں تک خدا کا کلام یہ میرا کلام وہ حد فاصل نہ ہوتا تو اسی کو کہتے ہیں صادق اور امین کہ یہ اس کا کلام یہ میرا کلام اور اس طرح سے جب سبھوں نے دیکھا کہ یہ واقعی سچا ہے تو یہ بھی پوچھا' مگر بدل کر رخ کہ ــــــ

**فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلون**☆ (سورہ یونس آیت ۱۶)

"زمانہ نبوت سے پہلے تو مکہ میں ایک زمانہ میرا گزر گیا۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لو گے۔"

یہ نبوت سے پہلے کی زندگی ہے تم نے اس کو جانچا۔ دیکھا آپ نے نبوت پر قبل نبوت کی زندگی کو دلیل بنانے والا وحی پر قبل وحی کو دلیل بنانے والا۔ زمانہ ما قبل وحی کو اور ــــــ **لبثت فیکم عمرا من قبلہ افلا تعقلو ن**

ایک زمانہ تمہارے سامنے گزر گیا عقل سے کام نہیں لو گے تو انہوں نے کہا اس وقت بھی تو امین تھا آج بھی امین ہے۔ اس وقت بھی صادق تھا آج بھی صادق ہے۔ مگر ــــــ مگر اے مکے کے رہنے والے اے ام القریٰ کے بسنے والے اس ایک بات تو بتلا دے وہ بات یہ ہے کہ آج سے پہلے تو نے کبھی اتنی شدت کے ساتھ ہمارے خداؤں کی مخالفت نہیں کی تھی۔ وہ کیا بات ہے کہ اعلان رسالت اور تو اکیلا ابھی لشکر نہیں ہے۔ اور تیری یہ شجاعت کہ تو لات و منات و ہبل و عزیٰ کو برا کہے تو ہمارے سرداران قبائل کو برا کہے اور دوسری وحی میں آواز دے ــــــ **ولا تطع کل حلاف مھین**☆ (سورہ ن والقلم آیت ۱۰)

خبردار ــــــ ہر طغیان اٹھانے والے گناہ گار کی اطاعت نہ کرنا۔ خبردار حد سے بڑھنے والے کی اطاعت نہ کرنا۔ **مناع للخیر معتد اثیم**☆ (سورہ ن والقلم آیت ۱۲) جو نیکی سے روکے اس کی اطاعت نہ کرنا۔

عتل بعد ذالک زنیم☆ (سورہ ن والقلم آیت ۱۳)

"خبردار ----- بد کردار کی اور جس کا نسب صحیح نہ ہو اس کی اطاعت نہ کرنا۔" اکیلا انسان بغیر لشکر کے بغیر تلوار یہ گفتگو کر رہا ہے۔ اسی لئے جب کسی نے فاتح خیبر سے پوچھا کہ آپ نے اپنے سے برتر بھی کسی کو شجاع پایا تو کہا ----- ہاں ----- اگر مجھ سے بڑھ کر کوئی شجاع ہے تو وہ محمدؐ عربی ہیں۔ تو دیکھئے ----- مقصد گفتگو یہ ہے کہ صداقت و امانت اور دیانت کے سلسلے میں وحی آئی اور وحی آئی ----- تو کہا

انی رسول اللہ☆ "میں رسولؐ ہوں۔"

تو یہ نہیں پوچھا کہ کیا میں رسولؐ نہیں ہوں؟ کتنی عظیم منزل ہے۔ یہ نہیں پوچھا کہ کیا میں رسولؐ نہیں ہوں ----- نہیں ----- منوایا --- مانو --- اور ایک منزل آئی تبلیغ کے آخر میں کیا میں تمہارے نفوس سے اولیٰ و مولیٰ نہیں ہوں۔ **قالو بلا** سبھوں نے کہا ہاں اپنی ولایت کے متعلق سوال کیا۔ اگر اس دن کسی کے دل میں شک رہ گیا ہو ولایت رسول میں تو ظاہر ہے کہ وہ شک تاریخ کے دھارے پر بڑی دور تک جائے گا۔ تاریخ کے دھارے پر وہ شک بڑی دور تک جائے گا۔ اس لئے اس دن جلتی ریت پر بٹھا کر ایک ایک سے تفصیل سے پوچھ لیا۔ کیا میں ولی ہوں تمہارا۔ کیا میں تمہارے نفسوں سے اولیٰ اور مولیٰ ہوں۔ **قالو بلا** تو اب ایسے موقع پر ایک خدا اعلیٰ اور ایک خدا ولی تم سے رسول ولی اور اگر کوئی آدمی خدا کو ولی کہہ کر رسول کو ولی کہے تو توحید ہے۔ توجہ رکھئے ----- یہ توحید ہے یہ شرک نہیں ہے۔ بس صرف اتنی چیز کو سمجھانا چاہتا تھا اس طویل بحث میں کہ اللہ ولی ہے۔ رسولؐ ولی شرک نہیں ہے۔ یہ بھی ولی وہ بھی ولی۔ نہیں ----- شرک نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس کے اذن سے ولی اس کی اجازت سے ولی اس کے حکم سے ولی اس کے امر سے ولی۔ اس کے منشاء سے ولی۔

**انما ولیکم اللہ و رسولہ**

اللہ تمہارا ولی اور رسولؐ تمہارا ولی تو امر الٰہی سے ولی تو آپ نے دیکھا کہ اگر میں کہوں کہ خدا ولی رسول ولی تو یہ نہیں ہے کہ دو کی ولایت ہے۔ خدا کے لئے سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ یہ دو کی ولایت نہیں ہے۔ ولایت ایک ہی کی ہے مگر وہ ولایت پنہاں تو پیدائے من یا رسول اللہ ---- او پنہاں تو پیدائے من۔ اس کی ولایت چھپی ہوئی ہے تیری ولایت ظاہر ہے۔ تو پھر اس جملے کو ایک دفعہ دہرائیں گے۔ میں آپ کے اس جذبہ حسنِ سماعت کے لئے بے پناہ قدر کرتے ہوئے ایک مرتبہ اس جملے کو پھر دہراتا ہوں۔ کہ اگر کوئی یہ کہے کہ اللہ ولی پھر رسولؐ ولی تو کبھی دھوکہ نہ ہو کہ دو کو ولی کہا یہ شرک ہے ---- نہیں ---- اب اس کو الٹ دیجئے اگر کوئی اللہ کو ولی مان کر رسولؐ کو ولی نہ مانے تو اس نے کیا کیا۔ اس نے اللہ کے امر کے مقابل میں اپنے امر کو بلند کر کے اپنے آپ کو خدا سے ٹکرانے کی کوشش کی اور مشرک ہو گیا۔ تو آپ نے دیکھا اس منزل پر پہنچ کر تو پھر میرا وہی جملہ کل کا کہ ---- **لا الہ الا اللہ** کو مان کر اگر کوئی کمال توحید یہ سمجھے کہ جس زبان سے تیرا نام لے چکا اب اس زبان سے کسی اور کا نام کیوں لوں ---- اگر کوئی یہ کہے کہ **لا الہ الا اللہ** تو کہہ چکا اب آگے کیوں بڑھوں۔ تو آپ کو معلوم ہے ---- کیا ہو گا ---- پہلی منزل تو یہ ہے کہ وہ مسلم تو نہیں ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے قرآن مجید میں مسلم کی ضد کیا ہے۔ جیسے متقی۔ قرآن میں تقوی کی ضد کیا ہے؟

**ام نجعل المتقین کالفجار**☆ (سورہ ص آیت ۲۸)

"کیا متقی اور فاجر ایک ہیں" تو متقی کی ضد فاجر ----

**ام هل تستوی الظلمات و النور**☆ (سورہ رعد آیت ۱۶)

"کیا اندھیرے اجالے کے برابر ہیں۔" ظلمت کی ضد نور ہے ---- رات کی ضد دن

ہے ----

**هل یستوی الاعمی و البصیر** ☆ (سورہ رعد آیت ۱۶)

" اندھے کی ضد آنکھ رکھنے والا۔" اسی طرح سے مسلم کی ضد کیا ہے؟ ارشاد ہوا۔

**افنجعل المسلمین کالمجرمین** ☆ (سورہ ن والقلم آیت ۳۵)

"کیا مسلم اور مجرم ایک ہیں؟" کیا مسلم اور مجرم ایک ہیں۔ جو **لا الٰہ الا اللہ** پر رک جائے وہ مسلم نہیں مجرم ہے۔ وہ مجرم ہے مسلم نہیں۔ اور پھر اس نے جرم کیا کیا۔ اس نے جرم یہ کیا کہ اللہ کو ماننے کا دعویٰ کرکے اس کے امر کو ٹھکرا دیا۔ اس کی مشیت سے ہٹ گیا۔ اس کے منشاء سے ٹکرا گیا۔ اور اس کی خواہش کی تکمیل نہیں کی اس کی مرضی یہ تھی کہ اگر مجھے مانے تو تم کو بھی کو مانے ---- اور پھر ہاں ---- ہاں ---- احکام شریعت تم لاؤ گے۔ کسی نے معصوم سے پوچھا کہ آل محمدؐ کو قرآن میں کس آیت پر ناز ہے تو معصوم نے فرمایا۔ ہمارے لئے یہ ایک آیت ہے۔

**ما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نھا کم عنہ فانتھو** ☆ (سورہ حشر آیت ۷)

"جو رسولؐ لائے لے لو۔ جسے رسولؐ روکے رک جاؤ۔" یہ نہیں کہ میرا حکم ہے لے لو۔ اور یہ نہیں ہے جسے میں روکوں رک جاؤ۔ نہیں۔ جو رسولؐ لائے ہیں۔ جس سے رسولؐ روکیں رک جاؤ۔ مطلب یہ کے اس کو بھیج رہا ہوں جو میری مرضی کا نمائندہ ہے۔ اور اگر اس کو نہ مانا تو ---- اسی نمائندے کو نہ مانا تو۔ اس کا مطلب یہ کہ تم نے میری مرضی کو تسلیم ہی نہیں کیا۔ اور میری مرضی کو تسلیم نہیں کیا تو۔ تو نے اپنی انفرادیت کو میری وحدانیت سے ٹکرانے کی کوشش کی۔ اور اس طرح سے شرک ہو گیا۔ قرار دینے میں شرک ہوا۔ ایک تو خلقت میں شرک ہے کہ بہت سے خداؤں نے خاکم بدہن مل کے کائنات کو بنایا۔ مگر شرک یہ بھی تو ہے یہ تیرا حکم ہے یہ میرا حکم ہے۔ یہ تو نے حلال کیا تھا یہ میں حرام قرار دے رہا ہوں۔ اور یہ تو نے حرام

قرار دیا تھا۔ یہ میں حلال قرار دیتا ہوں۔ تو اگر کوئی حلت کو حرمت سے اور حرمت کو حلت سے بدل دے۔ تو ظاہر ہے کہ وہ مرضی الٰہی کو تسلیم نہیں کرتا۔ اور یہاں کسی تاریخ کے خاص دور کی گفتگو نہیں ہے۔ قیامت تک انسانی خدمت میں جب تک شیطنیت باقی ہے۔ برابر یہ ہی فکر ہوتی رہے گی کہ چلو چلو بدلے ہوئے حالات میں۔ اس حرمت کو حلت میں بدل دیں۔ اس حلت کو حرمت سے بدل دیں۔ تو آیہ وافی ہدایا کی خلاف ورزی اور حکم الٰہی کے عدم تعمیل کے جرم میں انسان مجرم ہو جاتا ہے۔ اور یہ بڑا جرم ہے۔ قانون آپ کو بتلائے گا کہ ملزم کون ہے۔ مجرم کون ہے۔ یہ فقط الزام نہیں ہے کہ بری ہو جائے۔ کہ بھئی الزام تھا بری ہو گیا۔ نہیں جرم ثابت ہے۔ اس لئے مجرم۔ اور یہ وہ منزل ہے کہ جہاں اختتام تقریر پر اللہ ملت اسلامیہ کو وہ توفیق عطا کرے کہ جہاں وہ وحدت الٰہی کے انطباق کلی کو سمجھ کر ملت میں اس وحدت کو ڈھونڈے جہاں وہ جانے کہ رسولؐ کے حکم کی عظمت کیا ہے۔ رسولؐ کے حکم کا احترام کیا ہے۔ رسولؐ کی باتوں کا پاس کس طرح کرنا چاہیے۔ رسولؐ کے ارشادات کیا ہیں۔ رسول کا آئین کیا ہے۔ اسکا دین کیا ہے۔ اس کی شریعت کیا ہے۔ اور اگر یہ ہے تو پھر۔ تو پھر ظاہر ہے کہ ہم آپ سے کچھ دور نہیں ہیں۔ ہم آپ سے کچھ الگ نہیں ہیں ہم آپ سے بہت قریب ہیں۔ اللہ نے رسول کو ایک بیٹی دی۔ اس بیٹی کو دیکھ کر کہا۔ مشکوۃ میں یہ حدیث بھی موجود ہے کہ یہ میرے دل کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔

**فاطمۃ بضعۃ منی من اذاھا فقد اذانی** ☆ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

جس نے مجھے اذیت دی اس نے خدا کو اذیت دی۔

بیٹی کے بیٹے کو دیکھ کر کہا۔

**حسین منی و انا من الحسین**

حسینؑ مجھ سے ہے میں حسینؑ سے ہوں۔ چلے۔ حسینؑ چلے مدینے سے سلسلہ کلام نانا کو خدا حافظ کہا ماں سے رخصت ہوئے۔ بھائی کو الوداع کیا۔ آثار مدینہ پر نظر حسرت

ڈالی۔ قافلہ روانہ ہوا۔ مکہ معظمہ پہنچا۔ دیکھا۔ لاکھوں آدمی حج کے لئے آ رہے ہیں۔ تیسری شعبان کو پہنچے مکہ اٹھائیس رجب کو مدینے سے نکلے تھے۔ تیسری شعبان کو پہنچے۔ شعبان کا پورا مہینہ رمضان' شوال' ذیقعد' ذی الحجہ کی آخری تک مکہ میں رہے اور اس کے بعد ایک دن حکم دیا کہ اب چلیں گے۔ ابن عباسؓ حاضر ہوئے۔ کہا مولا کیا حج کا ارادہ نہیں ہے تو کہا --- ہاں --- ہاں مگر مقصود کچھ اور ہے۔ عرض کیا مولا آپ کے جد جب آتے تھے قربانیاں ساتھ ہوتی تھیں۔ آپ کی قربانیاں کہاں ہیں۔ کہا ابن عباسؓ میری قربانیوں کو دیکھو گے۔ علی اکبرؑ یہاں آؤ۔ عونؑ و محمدؑ یہاں آؤ۔ قاسمؑ یہاں آؤ۔ ابن عباسؓ یہ میری قربانیاں ہیں۔ جو منیٰ کربلا میں پیش ہوں گی۔ کہا ابن عباسؓ مجھے جانا چاہئے۔ نانا بلا رہے ہیں۔ نانا بلا رہے ہیں۔ کیا تعلق خاطر ہے نواسے کو نانا سے۔ آخر وقت تک --- آخر وقت تک آپ دیکھیں گے جب کبھی حسینؑ نے پکارا ہے نانا کو آواز دی۔ جب کبھی حسینؑ کے گھر والوں نے پکارا ہے اللہ کے رسولؐ کو آواز دی ہے۔ ابن عباسؓ ہم جائیں گے۔ کہا فرزند رسولؐ کیا حکم ہے۔ کہا ابن عباسؓ۔ میں نے نانا کو خواب میں دیکھا ہے۔ کہا حسینؑ جلدی کرو تمہیں کربلا بلا رہی ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے حسینؑ جلدی کرو۔

اللہ نے یہی چاہا کہ تجھ کو اپنی راہ میں قتل کیا ہوا دیکھے۔ کہا فرزند رسولؐ آپ جائیں شہزادیوں کو نہ لے جائیں۔ پیغمبرؐ کی نواسیوں کو نہ لے جائیں۔ کہا نانا نے یہ کہا ہے کہ حسینؑ بہنوں کو لے جاؤ۔

اللہ نے یہی چاہا ہے کہ یہ اللہ کی راہ میں دربدر ہو جائیں۔ ابن عباسؓ نے پکار کے گفتگو کی پکار کے گفتگو کی --- ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ناقہ پر محمل تھی --- محمل میں ایک بی بی سوار ہو چکی تھی --- کہ اس بی بی نے پردہ محمل پر ہاتھ مارا۔ اور آواز دی ابن عباسؓ --- بہن کو بھائی سے جدا کرنا چاہتے ہو۔

ختم شد

# مجلس سوم

## "توحید اور شرک"

۱۔ خدا اور رسولؐ میں فرق کرنے والا کافر ہے۔
۲۔ اسلام میں رد و قبول کل کا ہوتا ہے۔ ناقص قابل قبول نہیں ہوتا۔
۳۔ لا الہ ایک رمز ہے جس میں الا اللہ پوشیدہ ہے۔
۴۔ کلام اقبال میں "لا الہ" تقریباً ۳۲ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
۵۔ شرک کو صنم خانوں میں نہیں اپنے دلوں میں تلاش کیجئے۔
۶ بناء لا الہ کا مطلب جو اپنے آپ کو بنیاد میں ڈال دے۔
۷۔ امام حسینؑ نے کربلا میں بد دعا کیوں نہیں کی۔
۸۔ امام حسینؑ کے چلو میں خون علیؑ اصغر۔

۳ محرم ۹۲ ۱۳ھ ۔ ۱۹ فروری ۱۹۷۲ء
(نشتر پارک کراچی)

# مجلس سوئم

## موضوع:۔ توحید اور شرک

**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو و الملا ئکتہ و او لو العلم قائما بالقسط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم☆** (سورہ آل عمران آیت ۱۸)

آپ کے بے پایاں شوق اور آپ کے اس پر اخلاص تعلق خاطر کا میں شکر گزار ہوں۔

آپ ---- اس عنوان پر گفتگو کو نہایت توجہ سے سماعت فرما رہے ہیں۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ کوئی تحفظ دماغی پیش نظر نہیں ہے۔ کوئی خاص مقصد نگاہ نہیں کہ گفتگو یہ ہو رہی ہے اور اس کے معنی یہ ہیں۔ جو کچھ کہا جا رہا ہے وہی حقیقت ہے وہی دل کی آواز ہے۔ اور کاوش بھی یہ ہے کہ نوجوان دل ودماغ کماحقہ اس فکر سے استفادہ کریں یہ نہیں کہ تقلید کریں۔ اصول میں ہے یہ مسئلہ مگر وہ سوچیں اور اپنی بنیاد فکر کو مستحکم کرنے کی کوشش کریں۔ گفتگو کا سلسلہ یہ ہے کہ یہ سچ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ سورہ کہف میں اور مختلف مقامات پر خداوند علی اعلی نے یہ اعلان کیا ہے کہ ----

**لیس لھم من دونہ ولی و لا شفیع☆** (سورہ انعام آیت ۵۱)

اس کے سوا کوئی ولی ہے نہ کوئی شفیع ہے۔ پھر ارشاد ہوا۔

**ما لھم من د ونہ من ولی و لا یشر ک فی حکمہ احد ا☆** (سورہ کہف آیت ۲۶)

"تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی ولی نہیں۔"

اور اس کے حکم میں وہ کسی کو شریک نہیں بناتا۔ تو ان احکام کی اور محکمات قرآن کی

موجودگی میں۔ یقیناً ہم کو قلباً" یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اللہ ہی ولی ہے اور اللہ ہی کے لئے حکم ہے اور وہی شفیع ہے اور اس کے علاوہ کوئی ولی نہیں کوئی شفیع نہیں۔ یہ کل گفتگو تھی اور ہم کچھ آگے بڑھ چکے تھے۔ حافظے پر ذرا سا بار تو ہو گا یاد کیجئے کل کی تقریر کو کہ اس حکم کو محکم ماننے کے باوجود ایک اور بھی حکم محکم نظر آتا ہے۔ اور وہ حکم یہ ہے ----- سورہ نساء کی آیت

**ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ** ☆ (سورہ نساء آیت ۱۵۰)

وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوںؑ سے کافر ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولؑ کا انکار کرتے ہیں کفر کرتے ہیں کیوں کرتے ہیں -----

**و یریدون ان یفرقو بین اللہ و رسلہ** ☆ (سورہ نساء آیت ۱۵۰)

وہ اللہ میں اور اس کے رسولؑ میں فرق پیدا کرتے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ یہ اتصال پیہم باقی رہے۔ آیت کی شان دیکھئے۔

انکا ارادہ یہ ہے کہ وہ اللہ میں اور اس کے رسولؑ میں فرق پیدا کریں ----- اور کہتے ہیں

**و یقولون نو من ببعض و نکفر ببعض** ☆ (سورہ نساء آیت ۱۵۰)

ہم بعض پہ ایمان لائیں گے اور بعض سے کافر ہو جائیں گے -----

اور ارادہ کرتے ہیں -----

**و یریدون ان یتخذو ا بین ذالک سبیلا** ☆ (سورہ نساء آیت ۱۵۰)

کہ کوئی درمیانی راستہ اختیار کریں یعنی وہ یہ چاہتے ہیں کہ کوئی ایسی صورت اختیار کریں کہ جس کو وہ مناسب سمجھیں ----- قرآن نے کہا -----

**اولا نک ہم الکافرون حقا** ☆ (سورہ نساء آیت ۱۵۱)

اگر پوچھتے ہو تو درحقیقت کافر یہ ہیں۔ کافر یہ ہیں کہ رسولؑ کو مانیں خدا کو مانیں مگر

دونوں میں فرق کریں۔ یہ آیت ہے سورہ نساء کی یہ بھی محکم آیت ہے ----- ذرا توجہ کیجئے -----

وہ جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے کافر ہو گئے کفر کرتے ہیں۔ کیا چاہتے ہیں۔
ان کا ارادہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ میں فرق ہو جائے۔ اب میں آپ کی و بہ چاہتا ہوں۔ فرق نہیں ہے۔ وہ قادر ہے یہ عادل ہیں۔ وہ قدیم ہے یہ حادث ہیں۔ وہ اہل علم ہے۔ انکا علم اس کے واسطے سے ہے اور پھر اس کے علاوہ وہ خالق ہے یہ مخلوق ہیں کیا فرق نہیں ہے -----؟ ہے ----- اس سے بڑھ کر کیا فرق ہو سکتا ہے کہ خالق اور مخلوق میں جتنا فرق ہے۔ مگر قرآن کہتا ہے کہ خبردار فرق نہ کرنا ----- خبردار فرق نہ کرنا -----

**یریدون ان یفرقوا بین اللہ و رسلہ☆** (سورہ نساء آیت ۱۵۰)۔
اور ارادہ کرتے ہیں کہ اللہ میں اور اس کے رسولوں میں فرق کریں -----
اور یہ کہتے ہیں کہ -----

**یقولون نو من ببعض و نکفر ببعض☆** (سورہ نساء آیت ۱۵۰)
بعض کو قبول کریں گے اور بعض کو رد کر دیں گے۔ تو اسلام نام نہیں ہے ایسی تسلیم کا کہ جہاں رد و قبول آپ کے اختیار میں ہو۔ اسلام اس تسلیم کا نام نہیں ہے جہاں رد و قبول آپ کی پسند پر ہو۔ اسلام نام ہے اس مکمل نظام کا کہ جہاں قبول کرنا ہو تو کل کو قبول کرو۔ اور رد کرنا ہو تو کل کو رد کرو۔ آپ کی مرضی سے کسی کو مانیں گے تو کسی کو چھوڑ دیں گے۔ تو درحقیقت یہی لوگ کافر ہیں۔
تو اب اس منزل پر پہنچ کر یہ آیت یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اللہ ولی ہے اللہ شفیع ہے۔

**لیس لھم من دونہ ولا شفیع☆** (سورہ انعام آیت ۵۱)

وہ شریک نہیں بناتا اپنے حکم میں کسی کو۔ آیت مسلم ہے اور اس کے ساتھ آپ کو یہی قرآن ہدایت کرے۔ اور سورہ نساء میں ----

**فلا وربک لا یومنون** ☆ (سورہ نساء آیت ۶۵)

تیرے رب کی قسم وہ مومن نہیں ہے۔ کیا قسم کھائی ہے دیکھئے۔ تیرے رب کی قسم ---- رسولؐ کو خطاب کیا ----

**حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم** ☆ (سورہ نساء آیت ۶۵)

جب تک کہ تجھے حکم نہ بنائے اپنے معاملات میں۔ وہ حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ وہ بھی محکم یہ بھی محکم۔

**فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم** ☆

**ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت و یسلموا تسلیما** ☆ (سورہ نساء آیت ۶۵)

اور جب تو فیصلہ کردے تو ان کے دلوں پر تیرا فیصلہ گراں نہ ہو۔ کتنی نزاکت ہے اس منزل پر اور اسلام کتنی اہمیت کے ساتھ اپنے اس رہبر کامل کی زندگی کے اس پہلو کو پیش کر رہا ہے کہ نہیں ---- نہیں ---- تیرے رب کی قسم نہیں ہے وہ صاحب ایمان جب تک تجھ کو حکم نہ بنائے۔ اور جب تو فیصلہ کردے تو ان کے نفسوں پر گراں نہ ہو۔

**لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت** ☆

تیری قضاوت سے ان کو تنافر نہ ہو اکراہ نہ ہو۔ **و یسلموا تسلیما**

اور تجھے تسلیم کرے جو حق ہے تسلیم کرنے کا۔ تو اب آپ نے دیکھا آیتوں کو خدا والی محکم

**انما ولیکم اللہ و رسولہ** ☆ (سورہ مائدہ آیت ۵۵)

اللہ ولی رسول ولی محکم خدا حاکم کل ہے۔ یہ بھی محکم ہے۔ اور تو جب تک تجھ کو حکم نہ بنائے وہ مومن نہیں ہے۔ اور پھر اے حبیبؐ وہ لوگ جو میرے اور میرے رسولوں کے درمیان فرق ڈالتے ہیں فرق تو ہے۔ مگر خالق و مخلوق کا فرق ہے۔ مگر فرق ظاہر میں امر میں حکم میں ارشاد میں تو یہ تو آپ کہہ رہے ہیں۔ یہ تو آپ کا منشاء ہو گا۔ یہ تو آپ کی خواہش ہے نہیں۔ میرا نبیؐ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتا۔ اور اس طرح سے یہ فرق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ رسولوں میں اور اللہ میں اور کہتے ہیں بعض کو اور بعض کو نہیں مانیں گے۔ اور ارادہ کرتے ہیں۔ بہت غور سے سنئے گا۔ ارادہ کرتے ہیں کہ کوئی درمیانی راستہ اختیار کریں۔ میں اسی درمیانی راہ کو دیکھ رہا ہوں۔ گیارہ ہجری میں ۱۳۹۲ھ میں یہ درمیانی راہ کونسی ڈھونڈی جا رہی ہے۔ کہ کچھ مذہب رہے کچھ ہماری مرضی رہے۔ کچھ قرآن رہے۔ کچھ ہماری بات بھی رہ جائے۔ تو دین و دیانت میں اپنی اضافت سے گفتگو کرنا۔ دین و دیانت میں اپنے تعلق سے گفتگو کرنا۔ قرآن کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے۔ رسولؐ بھی کہہ رہا ہے۔ تو وہ اللہ ہی کا حکم ہے۔ اس کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہے اس کا منشاء اللہ کا منشاء ہے۔ اس کی قضاوت اللہ کا فیصلہ ہے۔ پھر فرق کرنے کا کوئی مقام نہیں ہے۔ اس لئے اسلام کی تعریف یہ ہے کہ جب آپ کے سامنے اسلام کو عرض کیا جائے تو (TAKE IT AS WHOLE REJECTED AS WHOLE) اس کو لینا ہو تو اس کے کل کو قبول کرو۔ رد کرنا ہو تو اس کے کل کو رد کرو۔ یہ بات آپ کے پسند آئی وہ لے لیا۔ یہ بات نہ پسند ہوئی اسکو قبول نہ کیا۔ اور قبول نہ کرکے یہ کہا کہ اسلام کا منشاء وہ نہیں ہے جو لیا جا رہا ہے۔ بلکہ میں نے جو اپنی پسند و ناپسند کا اظہار کیا ہے یہ اسلام ہے۔ ہوا کا رخ یہ ہے کہ جہاں مسلسل یہ احساس پیدا ہو رہا ہے۔ ہم میں سے اور آپ میں سے افراد وہ بھی ہیں جو اپنی مرضی کے مطابق زندگی

بسر کریں۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ یہ اسلام نہیں ہے تو یہ ثابت کرنے کی کوشش کریں گے کہ یہ اسلام ہے۔ تو اس مقام پر اب بحث یہی چھڑ جاتی ہے کہ ایک تو وہ اسلام ہے جو قرآن میں ہے۔ ایک وہ اسلام ہے جو ہمارے رسم و رواج کی نظر میں ہو کر رہ گیا ہے۔ تو اب ایک دوسرے سے جب یہ متصادم ہوں گے تو اللہ کی مرضی تمہاری مرضی سے ٹکرائے گی۔ اور ایسے موقع پر دو امر ہوں گے۔ دو ارادے ہوں گے۔ دو منشا ہوں گے تو اکائی کا تصور باقی نہیں رہے گا۔ توحید باقی نہیں رہے گی تو آپ شرک کو بتوں میں نہ دیکھئے۔ اپنے دلوں میں دیکھئے۔ شرک کو بت خانوں میں دیکھ رہے ہیں شرک کو صنم خانوں میں دیکھ رہے ہیں۔ وہ وقت جا چکا۔ نبیؐ ای کے آنے کا مقصد پورا ہو گیا۔ **الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الا سلام دینا☆** (سورہ مائدہ آیت ۳) سے واضح ہو گیا کہ دنیا اب بتوں کی طرف وہ توجہ نہیں رکھتی جو پہلے تھی۔ اس لئے کہ ساری دنیا یہی کہہ رہی ہے۔ یہ سب خدا کے مظاہر ہیں۔ شرک کو تو ڈھونڈو اپنے فیصلوں میں اپنی قضاوت میں اپنے تصفیوں میں کہیں تم مد مقابل تو نہیں بن رہے ذات واجب کے۔ اور اسی منزل پر چند باتیں دلچسپ ہیں غور طلب ہیں۔ آدمی کبھی کبھی ان راہوں سے گزرتا ہے جہاں بے اختیار وہ یہ کہنا چاہتا ہے دیکھئے غلطی ہو گئی۔ یہ دیکھئے غلطی ہو گئی۔ یہ چند مثالیں ہیں ------

پورا جملہ ہے ------

**لا حول ولا قوۃ الا باللہ**

"نہیں ہے کوئی طاقت کوئی قوت سوائے اللہ کے" تو اب ہمارے علماء نے (SYMBOLIST) کرنے کے لئے اس کی اشاریت و رمزیت باقی رکھنے کے لئے اس کے پہلے دو لفظ لے لئے۔ جیسے مولانا روم نے کہا۔ کہ:۔

**"ہر ان گر لا حول ہا در ہر زمان"**

ہروقت ہر آن لاحول کا ورد رہے۔ ہر آن ہر زمان لاحول کا ورد رہے تو سننے والا سمجھ جاتا ہے کہ یہ اشارہ لاحول کا پورے جملے پر ہے۔

**لا حول و لا قوۃ الا باللہ** اب یہ موشگافی کی گئی۔ کہ وہ موشگافی یہ تھی کہ لا حول کہا یعنی اب قوت ہی کا انکار کر دیا۔ یعنی وہ استثناء ذہن میں نہیں ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ پورا کلمہ آنا چاہئے تھا۔ صرف لا حول کہا تو دیکھئے الا باللہ کو چھوڑ دیا ہے اس لئے یہ منکر قوت ہے۔ منکر طاقت ہے۔ میں سمجھا نہیں سکا اور پانچ برس پہلے ہم کو اس دور سے اس دور کے اقتدار سے آرڈر آیا تھا کہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی یہ رباعی ریڈیو پاکستان سے نہ پڑھی جائے اور رباعی یہ تھی -----

شاہ ہست حسینؑ بادشاہ ہست حسینؑ     دین ہست حسینؑ دین پناہ ہست حسینؑ

سر داد نہ داد دست در دست یزید     حقا کہ بناء لا الہ ہست حسینؑ

اس پر اعتراض یہ کیا کہ لا الہ کہا یعنی کوئی خدا ہی نہیں ہے۔ اس لئے یہ کفر ہے۔ آپ نے دیکھا ڈھونڈنے والے کی باریکیاں۔ وہ تو یہاں تک چلے جائیں کہ شعراء کے کلام کی رمزیت کو وہ کفر کہہ دیں۔ مگر اپنے دلوں کی تاریکی میں نہ دیکھیں کہ کہاں کفر ہے کہاں شرک ہے۔ تو کہا کہ **لا الہ الا اللہ** کلمہ توحید ہے نہ جس پر بحث ہو رہی ہے۔ **لا الہ الا اللہ** نہیں ہے۔ کوئی خدا مگر خدا۔ نہیں ہے کوئی لا الہ مگر اللہ اب ان کا کہنا یہ ہے کہ اگر آپ لا الہ پر رک گئے ---- تو اس کے معنی یہ کہ آپ نے الہ کی بالکلیہ نفی کر دی جس میں اللہ بھی شامل ہے۔ یعنی یہ تو دہریت کا جملہ ہو گیا۔ جو خدا کو نہیں مانتا کہ کہے لا الہ خدا نہیں ہے۔ تو یہ زور ٹوٹا اس رباعی پر اور کہا کہ اس کو بند کیا جائے اسٹیج سے ظاہر ہے کہ حکم کی تعمیل لازم تھی اس کو روک دیا گیا۔ اس وقت بھی اور آج بھی' ہمارے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ اس وقت بھی ہم نے واضح کیا تھا کہ فکر نے غلطی کی آج بھی ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ لا الہ رمز

ہے یعنی اس میں الا اللہ پوشیدہ ہے اور اب چونکہ آپ نے یہ کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی ایسا نہیں کر سکتے تھے یہ الحاق ہے الحاق کے معنی تو آپ سمجھتے ہیں کہ کسی کا کلام ہو اور کسی کی طرف منسوب کر دیا جائے۔ تو اس کو کہیں گے الحاق ہے۔ رباعی ان کی نہیں ہے الحاق ہو۔ ظاہر ہے کہ ان کو دنیا سے رخصت ہوئے بہت دن گزر گئے۔ مگر اللہ کا فضل یہ ہے کہ مسلسل ہر سال ہزاروں کی تعداد میں اقبال کا کلام شائع ہو رہا ہے۔ بانگ درہ بھی "ارمغان حجاز" بھی "پیام مشرق" بھی "ضرب کلیم" بھی۔ "بال جبریل" بھی "جاوید نامہ" بھی یہ ساری چیزیں اس وقت پیش نظر ہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ ------

"پس چہ باید کرد" (صفحہ ۸۵)

اور اس کے بعد اب ذرا اقبال کی کیفیت کو دیکھئے کہ جس کے پیغام آپ ساری دنیا میں پہنچا رہے ہیں۔ وہ بے اختیار کہتے ہیں۔ کہ

قوت سلطان و میراز لا الہ ہیبت مرد فقیر از لا الہ

لا الہ سے مراد فقیر کی ہیبت ہے۔ اب میری گذارشات سنتے جایئے۔ اب میں جتنے اشعار پڑھوں لا الہ پر سب کو دیوان سے نکالتے جایئے۔ جہاں جہاں لا الہ ہے اس لئے کہ میں اس وقت وکالت نہیں کر رہا ہوں خواجہ اجمیری کی۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ وکالت کر رہا ہوں فقط اس لئے کہ اس میں میرے حسینؑ کا نام آیا ہے۔ دنیا ہزاروں کروٹیں بدلے گی وہ رباعی اپنے مقام پر ہے ---- تو ہیبت مرد فقیر از لا الہ اور آگے بڑھ کر اقبال نے کہا مرد سپاہی ہے وہ جس کی زرہ لا الہ سایہ شمشیر میں اس کی پناہ لا الہ

مرد سپاہی ہے وہ جس کی زرہ لا الہ سایہ شمشیر میں اس کی پنہ لا الہ

نکال دیجئے اس شعر کو بھی کہ یہ کفر ہے۔ انکار کر رہا ہے دہریت ہے۔

سایہ شمشیر میں اس کی پنہ لا الہ　　　مرد سپاہی ہے وہ اس کی زرہ لا الہ

اور آگے بڑھئے۔ بہت غور سے سنئے۔

می گویم مسلمان تم بہ ترسم　　　کہ دانم مشکلات لا الہ

جب میں کہتا ہوں کہ مسلمان ہو تو ڈرتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ لا الہ کی مشکلات کیا ہیں۔ ارے طاقتوں کا انکار کرنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔

چہ می گویم مسلمانم بہ ترسم　　　کہ دانم مشکلات لا الہ

اور آگے ایک منزل انہوں نے کہا بہت غور سے سنئے گا مگر نکالنا پڑے گا اب آپ یہ تسلیم کریں بگڑیں نہیں۔

قبائے لا الہ خونیں قبائے است　　　کہ بر بالائے نامرداں دراز است

لا الہ کی قبا پر خون کے دھبے پڑے ہیں۔ خون سے آلودہ ہے یہ قبا۔ قبائے لا الہ نامرد اسے نہیں پہن سکتا۔ یاد رکھیں گے قبائے لا الہ ----

جیسے کوئی مانگے کا پیرہن پہن لے اور وہ ڈھیلا ڈھالا نظر آئے اور دنیا کہے کہ یہ تیرا پیراہن نہیں ہے۔ لا الہ کی قبا پہنا آسان نہیں ہے۔ اس قبا کو تو خون آلودہ ہونا چاہئے۔ اور آگے اب جہاں مستقل یہی فکر آئے گی۔ دیکھنا یہ ہے کہ اب پوری پوری نظم کو یہاں کی نکالنا پڑے گا۔ اب تو ظاہر ہے کہ بحث آگئی ہے۔ تو یہ بحث کی جائے کہ کیا نکالیں:۔

اسی سرور میں پوشیدہ موت بھی ہے تیری
تیرے بدن میں اگر سوز لاالہ نہیں

سلسلے سے دیکھتے جائیے اور آگے ---- اور آگے ---- اب بڑی اہم فکر ہے۔ اقبال نے کہا:۔

فقر مقام نظر' علم مقام خبر
فقر میں مستی ثواب' علم میں مستی گناہ
علم کا موجود اور' فقر کا موجود اور
اشھد ان لا الہ ' اشھد ان لا الہ

تو رباعی کے ایک مصرع پر بگڑنے والے اور ریڈیو پاکستان کو ہدایت دینے والے کہ یہ رباعی نکال دی جائے۔ یہ اقبال کی بحث ہے۔ اور ایک مقام پر نہیں بلکہ "پس چہ باید کرد" میں شروع سے لیکر آخر تک بیالیس مقامات پر اقبال نے لفظ "لا الہ" کا استعمال کیا ہے۔ "رموز خودی و بے خودی" اس اصطلاح سے بھری ہوئی ہے۔ دنیا اقبال کی تفضیلت کو جانتی نہیں۔

اقبال بھی یہی چاہتے ہیں مولانا روم بھی یہی چاہتے ہیں' خواجہ معین الدین چشتی بھی یہی چاہتے ہیں کہ پہلے آپ "نہیں" کی عادت ڈالیے۔ یہ مسلم کی خودی ہے توحید نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں کھاتے۔ ہم یہ نہیں پیتے۔ ہم یہ نہیں پہنتے۔ یہ نہیں نہیں نہیں کہہ کر پچھانے تو لگے نہ۔ کہاں تک جذب ہوتے رہو گے۔ یہ جملے خالقدینا ہال کی تقریر کے ہیں۔ میں وہاں سے ربط نہیں دینا چاہتا۔ انسان کوشش اس امر کی کرے کہ اپنے آپ کو منوائے' اپنی خودی کو منوائے۔

حریم تیرا خودی غیر کی ! معاذ اللہ
دوبارہ زندہ نہ کر کاروبار لات و منات

وہ خیبر شکن' بتوں کو توڑ گیا۔ اس میں بھی رمزیت تھی۔ میں لات و منات کو توڑ رہا ہوں۔ لیکن تم اپنے دلوں سے نکالو لات کو منات کو۔ میری فکر میں معصوم کے پیغام کو آپ تک پہنچا رہا ہوں۔ قرآن یہ کہہ رہا ہے کہ اللہ ولی' رسول ولی' اللہ شفیع ہے' اللہ حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا مگر رسول سے کہا گیا حکم تمہارا ہے۔ آپ کی یہ

مگر کہ کوئی اللہ کے کاموں میں شریک نہیں ہے۔ اور جب آپ نے یہ کہا کہ نبیؐ بھی نہیں تو لات و منات پھر زندہ ہو گئے۔

ڈاکٹر اقبال نے اس مسئلے کو بھی حل کر دیا نہیں معلوم ان کے پیش نظر کیا امور تھے۔ ایک عجیب بات کہہ دی۔

مسلم از سر نبیؐ بیگانہ شد
باز ایں بیت الحرم بت خانہ شد

مسلمان نبیؐ کے راز سے بیگانہ ہو گیا۔ یہ مسلمان کا دل پھر بت خانہ ہو گیا۔ اب اقبال خود ہی اپنے دفاع کا انتظام کریں۔

از منات و لات و عزیٰ و ہبل
ہر یکے دارد بتے اندر بغل

یہ مسلمان تو وہ ہیں جو آج بھی منات' لات' عزیٰ اور ہبل کو بغلوں میں چھپائے ہوئے ہیں۔

شیخ ما از برہمن کافر تراست
زانکہ اورا سومنات اندر سراست

برہمن تو کافر ہے ہی مگر "شیخ ما از" کے سر میں پورا سومنات ہے۔ نفس امارہ کے ساتھ یہ بت تراشے گئے ہیں۔

اور اب اقبال نے ذات رسالت کی طرف خطاب کیا۔

اے فروغت صبح اعصار و دہور
چشم تو بینندۂ ما فی الصدور

پیغمبرؐ کو آنی فانی سمجھنے والے ہشیار' تیری آنکھیں سینوں میں اتر رہی ہیں اور تو ہر دور میں دیکھ رہا ہے۔ اب یہ غلو سہی اقبال کی ذمہ داری۔

کہنا یہ تھا کہ ایک رباعی میں لا الہ کے ٹکڑے پر اعتراض ہے اور جہاں ستر جگہ لا الہ ہے اس کو صبح و شام نشر کیا جاتا ہے۔ اس کو تو نشر کرنا ہی تھا اس لئے کہ یہاں حسینؑ کا ذکر نہیں آیا۔ "شاہ ہست حسینؑ" اور "بادشاہ ہست حسینؑ" یہ حصے پریشان کر رہے ہیں۔ ورنہ لا الہ نے اتنا پریشان نہیں کیا۔ رباعی میں حسینؑ کا ذکر ہے اس لئے لا الہ کو اعتراض بنا کر پیش کیا گیا ہے۔

شاہ اور بادشاہ اور ایسا شاہ اور بادشاہ جو بے تخت و تاج ہے۔ "دین ہست حسینؑ" حسینؑ خود دین ہیں' ـــــ دین پناہ ہست حسینؑ" اور ظاہر ہے کہ تیسرے مصرع سے بہت تکلیف پہنچی ہو گی۔

سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بناء لا الہ ہست حسینؑ

یہ رمزیت ہے۔ بناء ہے' عجیب بات یہ ہے کہ یہ نہ سوچ سکے کہ بناء میں اور بانی میں کچھ فرق ہے۔ بناء جو اپنے کو صرف کر دے' بناء جو اپنے کو بنیاد میں ڈال دے۔ بناء رکھی ہے' کیا اردو بھی بھول گئے۔ گھبرا گئے کہ حسینؑ دین کے بانی ہیں' نہیں ـــــ ذرا سی بات نہ سمجھ سکے۔ بانی نہیں "بناء" ہے۔ اپنے کو اس منزل پر قربان گاہ محبت میں پہنچا کر لا الہ کی بناء ہوئے۔ اپنی ذات کو فدا کر دیا۔ اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ لا الہ کے لئے۔

تقریر کو اسی مقام پر ختم کر رہا ہوں۔ ۱۰ دس ہجری میں بدر' احد' خندق' خیبر' حنین' فتح مکہ کے بعد ـــــ مباہلہ ۱۰ دس ہجری میں ہے۔ یہ منزل جس میں اگر یہ بد دعا کریں ـــــ اب اس مباہلے میں حسینؑ تو تھے نہ' وہ حسینؑ جو سات برس کی عمر میں اس تقرب کی منزل پر ہوں کہ اگر بد دعا کریں تو کائنات الٹ جائے تو کیا ستاون برس کی عمر میں حسینؑ اس موقف میں نہیں ہوں گے۔

اور وہ حسینؑ بس اتنا کہہ کر چپ ہو جائے' "پروردگار میرا بچہ ناقہ صالح سے کم نہیں تھا۔" مگر بد دعا نہ کرے۔

ابراہیم طالقانی نے حسینؓ ابن روح سے پوچھا' یہ تیسرے نائب ہیں' یہ پوچھا کہ حسینؓ ابن علی نے بد دعا کیوں نہیں کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ حسینؓ کے لئے آسان تھا بد دعا کرنا ----- میں چاہتا ہوں یہ پیغام نوجوان یاد رکھیں ----- میرا تو اب یہ حال ہے نہیں معلوم صبح بھی ہو گی یا نہیں ----- حسین ابن روح جن کے نام پر آپ عریضے بھیجتے ہیں ----- انہوں نے جواب دیا حسینؓ نبیؐ کے نواسے تھے۔ نبیؐ سے نزدیک اتنا کوئی نہیں تھا جتنا حسینؓ تھے۔ اگر چاہتے تو بد دعا کر سکتے تھے۔ کسی اور نے یہ دعوی نہیں کیا تھا کہ میں نبی کا نواسہ ہوں۔ اور حسینؓ بندگی میں کسی سے کم نہ تھے۔ مناجات میں کسی سے کم نہ تھے۔ اگر حسینؓ بد دعا کرتے تو فرات کا پانی ابل کر صحرا تک آ جاتا۔ اگر بد دعا کرتے تو طبقہ ارض کربلا الٹ جاتا۔ اگر بد دعا کرتے تو سیاہ آندھیاں چلتیں۔ مگر سنو اے طالقانی ہوتا یہ کہ ابھی ابھی بتوں کو چھوڑ کر آنے والے ایک مرتبہ یزید کو چھوڑ کر حسینؓ کے قدموں سے لپٹ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو ہی خدا ہے۔

اگر عذاب آتا تو یہ بتوں کو چھوڑ کر آنے والے کہتے حسینؓ خدا ہیں۔ خدا نے حلول کیا ہے -----

حسینؓ نے توحید کو بچا لیا۔ بد دعا نہ کرکے۔ حسینی دل چاہئے وہ کلیجہ درکار ہو گا ----- بچے کو ہاتھوں پر لے کر کہا۔ یہ ناقہ صالح سے کم نہیں ----- بد دعا نہیں کی ----- خون کو چلو میں لیا چاہا کہ آسمان کی طرف پھینک دیں ----- آواز آئی قیامت تک پانی نہ برسے گا۔ اب چاہا کہ زمین کی طرف پھینک دیں آواز آئی پھر قیامت تک دانہ نہ اگے گا۔ بے اختیار حسینؓ نے کہا:۔

انکار آسمان کو ہے راضی زمین نہیں
اصغرؓ تمہارے خوں کا ٹھکانہ کہیں نہیں

ختم شد

# مجلس چہارم

## "توحید اور شرک"

۱۔ صاحب اختیار کو صاحب امر بنانے کا اختیار ہے۔
۲۔ توحید کے حقیقی معنی
۳۔ رسولؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت۔
۴۔ مرزا مہدی پویا مرحوم کی کتاب (Fundamentals of Islam)
۵۔ بلندیوں پر جانے کے لئے پستیوں کو چھوڑنا ہے۔
۶۔ میں تمہاری طرح بشر ہوں لیکن تم میری طرح بشر نہیں ہو۔
۷۔ علیؑ کے معنی بلندی کے ہیں۔
۸۔ علیؑ مجھ سے ہیں، میں علیؑ سے ہوں
۹۔ شہادت حسینؑ کے بعد عبداللہ ابن جعفر سے حضرت زینبؑ کی ملاقات۔

۴ محرم ۱۳۹۲ھ ۔ ۲۰ فروری ۱۹۷۲ء
(نشتر پارک کراچی)

# چوتھی مجلس

## موضوع:۔ توحید اور شرک

آپ یہ چوتھی تقریر سماعت فرما رہے ہیں۔ سلسلہ کلام کل یہ تھا کہ ایک ایسی بحث کو کہ جو یقیناً دور اندیشی کا نتیجہ نہ تھی چھیڑ دیا گیا۔ اور یہ کہنے کی کوشش کی گئی کہ کہو تم **لا الہ الا اللہ** پوری طرح کہو **لا الہ** نہ کہو اور میں نے عرض کیا اس کی وجہ بنیاد میں جو تھی۔ وہ یہ تھی کہ خواجہ اجمیری کی رباعی جو مشہور ہے۔ اس کے آخری دو مصرعے یہ تھے کہ

سر داد نہ داد دست در دست یزید۔ حقا کہ بنائے لا الہ ہست حسینؑ

تو کہنے والے نے یہ کہا کہ **لا الہ** کہنا۔ خدا کا انکار کرنا ہے۔ دہریت کا اعلان کرنا ہے۔ خدا ناشناسی کی گفتگو ہے۔ جب تک **الا اللہ** نہ ہو۔ تو میں مسلسل کل یہ گفتگو کر رہا تھا کہ مولانا روم نے سنائی نے عطار نے اور آخر میں اقبال نے بہت سے مواقع پر صرف **لا الہ** کو استعمال کیا اور اقبال کا دعویٰ تو یہ ہے کہ پیش غیر اللہ لا گفتن حیات۔ غیر خدا کے سامنے لا کہنا ہی زندگی ہے۔ وہ جو **لا الہ** پر رک رہا ہے یا جو **لا الہ** پر ٹھہر رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں غیر اللہ کو دیکھ کے کہہ رہا ہوں کہ جن طاقتوں کو میں تسلیم نہیں کرتا۔ پیش غیر اللہ لا گفتن حیات۔ تازہ از ہنگامہ او کائنات۔ اسی ہنگامے سے یہ کائنات میں تازگی پائی جاتی ہے اور اگر اس میں **لا** کی عادت کو ختم کر دیا جائے اور انسان صرف **الا اللہ** میں رہ جائے تو بہت سے چیزوں کی نفی نہ ہو سکے گی۔ بہت سی چیزوں کو روکا نہ جا سکے گا۔ بہت سے چیزوں کو منع نہ کر سکیں گے۔ تو "پیش غیر اللہ لا گفتن حیات" اپنی انفرادیت کو اگر باقی رہنا ہے تو نہیں۔ نہیں۔

حریف نکتہ توحید ہو سکا نہ حکیم
نگاہ چاہئے اسرار لا الہ کے لئے

وہ رمز شوق جو پوشیدہ لا الہ میں ہے
طریق شیخ فقیہانہ ہو تو کیا کہئے

پیام نکتہ توحید آ تو سکتا ہے
تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہئے

توحید کے تصور میں فقط یہی نہیں کہ آپ ہو اور حق کے نعرے لگائیں۔ توحید کا تصور فقط یہ نہیں کہ رات بھر لا الہ الا اللہ کی ضربیں کلیجوں پر پڑتی رہیں۔ بلکہ توحید کے حقیقی معنی یہ ہیں کہ جس کو ایک جانا جس کو ایک مانا اس کے حکم پر بھی تو عمل ہو۔ اس کے اشارات پر بھی عمل ہو۔ اس کی باتوں کو بھی سمجھنے کی کوشش کرے۔ آپ کی فکر وہیں آپ کو روک رہی ہے۔ کہ اقتدار ایک کے لئے ہے۔ اختیار ایک کے لئے ہے۔ حکم ایک کے لئے ہے۔ امر ایک کے لئے ہے۔ بالکل سہی بالکل سہی۔ مگر وہی ایک اگر کسی کو یہ اقتدار دے دے۔ وہی ایک اگر کسی کو یہ اختیار دے دے اگر وہی ایک کسی کو صاحب امر بنا دے —— تو آپ نے دیکھا اس وقت کیا گفتگو ہو گی۔ ظاہر ہے کہ خدا کا ہاتھ اور ہے۔ رسولؐ کا ہاتھ اور ہے۔ یہ گفتگو میں آپ سے ایک ایسے موقع پر کر رہا ہوں جب آج ہی میری نظر

(FUNDAMENTALS OF ISLAM) پر گئی۔ اور یہ آیت اللہ سرکار ملت مہدی پویا کا ایک شاہکار ہے۔ جو انگریزی میں انہوں نے حقائق اسلام کے متعلق لکھا ہے۔ جو بازار میں دستیاب ہے۔ ہر انگریزی پڑھنے والے کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ اس کتاب کو اپنے پاس رکھے اور اپنے بچوں کو پڑھائے۔ بعض مقامات پر بہت اعلیٰ ترین قابلیت رکھنے والوں کے لئے بھی اس میں سرمایہ ذکر ہے۔ اگر وہ سمجھانا چاہے تو

اپنے بچوں کو سمجھا سکتے ہیں۔ وہیں سے اس ذکر کو لے رہا ہوں کہ جہاں یہ بحث چھڑتی ہے کہ اللہ کا ہاتھ اور ہے اور رسولؐ کا ہاتھ اور ہے۔ اور کبھی میں نے یہ کہا کہ یا رسولؐ اللہ یہ تو آپ کا ہاتھ نہیں ہے یہ تو اللہ کا ہاتھ ہے۔ تو کیا آپ اس کو شرک کہیں گے؟ یہ آپ کا ہاتھ ہے یہ اللہ کا ہاتھ ہے شرک کہیں گے؟ نہیں کہہ سکتے اس لئے کہ خود اللہ نے کہا ----

**ان الذین یبا یعونک انما یبا یعون اللہ☆** (سورہ فتح ۴۸۔ آیت ۹ تا ۱۰)

جب تیرے ہاتھ پہ بیعت کر رہے ہیں وہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں۔
کہاں ہے وہ خشک دماغی جس کو ہمیشہ یہ فکر رہتی ہے کہ توحید کے تصور میں فقط اللہ اللہ ہی ہو۔ یہ غفلت ہے ---- غفلت ہے ---- اللہ جس کو اختیار دے۔ اللہ کا ہاتھ اور ہے رسولؐ کا ہاتھ اور ہے۔ مگر رسول کے ہاتھ پر بیعت اللہ کے ہاتھ پر بیعت فقط یہی نہیں ---- یہی نہیں تکرار ---- تو نے وہ مٹھی مٹی نہیں پھینکی ----

**ما رمیت اذ رمیت و لا کن اللہ رمی☆** (سورہ انفال ۸۔ آیت ۱۷)

تو نے وہ سنگریزے نہیں پھینکے تھے۔ ہم نے ان سنگریزوں کو پھینکا تھا۔ تو رسولؐ کے عمل کو جو اپنی ذات سے نسبت دے۔ جو یہ کہے کہ میری محبت کا دعویٰ بے سود ہے کیوں پریشان ہو رہے ہو۔ کیا محبت کر سکو گے۔ بھلا تم اور میرا عشق ---- تم اور میرا عشق کوئی تصور ہے کوئی تصور ہے۔ کہ اس عشق کی کیا صورت ہو گی۔ مگر ہم بھی نے جا رہے ہیں ---- ایسے عشاق بھی جیتے ہیں دنیا میں جن کو عشق ہے اللہ سے مگر قرآن پڑھنے والے تو اس عشق کو تسلیم نہیں کرتے۔ جب تک اس آیت پر عمل نہ ہو۔

**قل ان کنتم تحبون اللہ فا تبعونی یحببکم اللہ☆** (سورہ آل عمران ۳۔ آیت ۳۱)

"اگر اللہ سے محبت کا دعویٰ ہے میری پیروی کرو میری۔" اور قل تم کہو حبیبؐ کہ اگر

اللہ کی محبت کا دعویٰ ہے تو میری پیروی کرو۔ رسولؐ نے حکم دیا۔ رسولؐ نے اشارہ کیا یہ کام ہونا ہے۔ خواہ وہ خبر کو بھیجنا ہو یا کسی کو علم دینا ہو۔ خواہ وہ بستر پر سلانا ہو یا برات کی آیتیں دینا ہوں۔ قرآن نے کہا

**من یطع الرسول فقد اطاع اللہ** (سورہ نساء۵۔ آیت ۸۰)

" جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی" ـــــ دیکھئے جملے ایک مرتبہ پھر دیکھئے۔ اگر آپ کی باتیں درست ہوں۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اللہ کی اطاعت کرو رسولؐ کی اطاعت ہو جائے گی۔ جس نے رسولؐ کی اطاعت کی ۔ اطاعت کے لئے حکم کا لینا ہے۔ اطاعت کے لئے صاحب امر کو دیکھنا ہے۔ اطاعت کے لئے صاحب امر کی زندگی کو سامنے رکھنا ہے۔ اطاعت کے لئے اس اسوہ حسنہ پر ساتھ ساتھ آگے بڑھنا ہے۔ پہلے رسولؐ کا نام لیا ـــــ

**من یطع الرسول فقد اطاع اللہ** (سورہ نساء۴۔ آیت ۸۰)

"جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی" اب اسی طرح کل جس آیت سے استدلال کر رہا تھا وہ آیت اب بھی آنکھوں کو کھولے۔

**فلا و ربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت و یسلموا تسلیما☆** (سورہ نساء آیت ۶۵)

"تیرے رب کی قسم وہ صاحب ایمان نہیں ہے جب تک کہ تجھ کو اپنے معاملات میں حکم نہ بنالے تجھ کو ـــــ تجھ کو ـــــ

**یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا☆** اور پھر **مما قضیت و یسلموا تسلیما** ـــــ

"اور جب تو فیصلہ کردے تو ان کے دلوں پر گراں نہ گزرے۔"

**یسلموا تسلیما**

"اور تسلیم کریں جو حق تسلیم کرنے کا ہے۔" حکم بناؤ ---- سورہ نساء کی آیت ---- اور اس سے پہلے یہ آیتیں گزریں۔ کیا وہ آنکھ کھولنے والی آیت نہیں ہے۔

**الم تر الی الذین یز عمون انھم امنوا بما انزل الیک و ما انزل من قبلک**☆ (سورہ آل عمران ۳۔ آیت ٦٠)

"تونے دیکھا ان لوگوں کو جن کو یہ زعم ہے یہ لفظ تو دیکھئے ---- جن کو یہ زعم ہے کہ وہ ایمان لائے جو تجھ پر نازل ہوا ہے۔" اور ایمان لائے ان صحیفوں پر جو تجھ سے پہلے آئے ---- یہ ان کو دیکھا تو نے جن کو زعم ہے اور کیا چاہتے ہیں ----

**یریدون ان یتحا کموا الی الطاغوت**☆ (سورہ آل عمران ۳ آیت ٦٠)

"اور تجھے حکم نہیں بنا رہے وہ طاغوت کو حکم بنا رہے ہیں۔" اور حالانکہ

**و قد امرو ان یکفر وا بہ و یرید**☆ (سورہ آل عمران ۳ آیت ٦٠)

حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ طاغوت سے پہلے کافر ہو جاؤ۔ تو آپ نے دیکھا توحید کی منزل پر ایک انتہا ہے کہ پہلے کافر تو بنو یہ میری گفتگو ہے ---- نہیں ---- یہ قرآن ہے۔

"جو طاغوت سے کافر ہو اور اللہ پر ایمان لائے وہی متمسک ہے حبل متین کا عروہ وثقی کا تو پہلے باطل کو دل سے نکال لو۔" یہ عجیب بات ہے کہ باطل پر بھی ایمان حق پر بھی ایمان ---- یہ کیسے چلے گا۔ آپ جس کو ناحق سمجھ رہے ہیں اس کے لئے بھی آپ نے کہا **سمعنا و اطاعنہ** اور جس کو آپ حق سمجھ رہے ہیں اس کے لئے بھی آپ نے کہا **سمعنا و اطاعنہ**۔ اپنے جس کو خدا سمجھا کہا رہنے دو۔ رہنے دو یہ اسی کے جلوے ہیں۔ جس کو اچھا جانا اس کے لئے یہ کہا کہ اسی کا ایک رخ ہے۔ تو برے اور اچھے کی جہاں تمیز اٹھ جائے جہاں نیک و بد کی تمیز اٹھ جائے جہاں حق و باطل میں یہ آمیزش ہو کہ سب میاں کے جلوے ہیں تو میں اس جذب کو کیا کہوں۔ میں اس

اطمینان کو کیا کہوں۔ کیا لفظ ہے آپ کے پاس؟ اس وجدانی کیفیت کے لئے کہ سب میاں اس کے جلوے ہیں۔ نہیں یہ غلط ہے اگر یہ قرآن واقعی اس لئے آیا کہ آپ اس پر ایمان رکھیں۔ تو ہر باطل سے آپ کنارہ کش ہو جائیں۔ ہر ناحق سے آپ کنارہ کش ہو جائیں۔ حق کی طرف آئیں تو اسی وقت آئیں جب ناحق نہ رہے۔ باطل نہ رہے۔ نیکی کی طرف آئیں جب آپ بدی کو (ILLIMIT) کریں۔ آپ نیکی کو کیسے پہچانتے ہیں۔ ہٹایئے یہ نیکی نہیں۔ یہ نیکی نہیں تو نیکی خود بخود ابھرے گی۔ بالکل اسی طرح ---- یہ شر ہے ---- یہ شر ہے ---- یہ شر ہے۔ تو خیر ابھرے گا۔ مگر یہ کیسی باتیں ہیں کہ دل ایک اور اس میں دونوں خیر و شر بھی حق و باطل بھی۔ نیک و بد بھی اور خطرہ دونوں اور پھر اس کے بعد ---- توحید ---- تو اس سے بڑھ کے بھی کوئی شرک ہے۔ اس سے بڑھ کر بھی کوئی شرک ہے۔ حق کو مانو ناحق کو بھی مانو۔ اور بھی کوئی شرک ہے۔ یہ کیا بات ہے خیر کو بھی مانو شر کو بھی مانو اور بھی کوئی شرک ہے۔ جھگڑا تو یہی تھا نہ کہ **اہر من و یزداں** ایک نیکی کا خالق ہے ایک بدی کا خالق ہے۔ جھگڑا تو یہی تھا کہ اچھائی کہیں سے ہے برائی کہیں سے کہا شرک ہے ---- شرک ہے ---- یعنی صحیح معنی میں یہ تصور ہی نہیں ہے کہ انسان بلندیوں پر جاتا کس طرح سے ہے۔ بت عجیب گفتگو ہے۔ بلندیوں پر کیسے جاتا ہے؟ آپ معمولی سیڑھیاں چڑھتے ہیں کسی بلند مقام پہ تو آپ کچھ چھوڑ کر جاتے ہیں۔ جتنا بلند ہوتے جائیں گے آپ چھوڑتے جائیں گے یہاں تک کہ

میں اشتیاق دوست میں بڑھتا چلا گیا
چھٹتے گئے زمین کہیں آسماں کہیں

تو ظاہر ہے کہ اگر بلندیوں پر جانا ہے تو پستیوں کو چھوڑنا پڑے گا۔ پستیوں کو چھوڑنا پڑے گا۔ پستیوں سے بھی محبت اور بلندی کی بھی ہوس اور بھی ہے کوئی شرک۔ اب

آپ نے دیکھا اس منزل پر پہنچ کر بے اختیار کلام مجید رہبری کرتا جاتا ہے۔

**الطاغوت و قد امرو ان یکفر وا بہ**☆ (سورہ آل عمران آیت ۶۰)

ہر آن کافر ہوتے جاؤ طاغوت سے نہیں ----- نہیں ----- نہیں ----- میں کل رات بھی عرض کر رہا تھا خالقدینا ہال کی تقریر میں۔ حفاظت ذات یہی ہے۔ تقوی یہی ہے۔ حفاظت ذات یہی ہے۔ اپنی اصلاح و فلاح اسی میں کہ ہم اپنے آپ کو منوائیں۔ دفع سے جذب سے آپ منوا نہیں سکتے۔ جذب سے آپ منوا نہیں سکتے کہ جس نے آپ کو آواز دی چلے۔ آپ ادھر ----- آپ جذب ہو گئے ----- جذب ہو گئے اب وہ اپنے لئے جو نام آپ تجویز کرلیں۔ اپنے لئے جو نام تجویز کرلیں کہ بھئی ہم تو روا دار ہیں ہو تو ہر ایک سے میل جول رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم تو ہر چیز کو اچھا سمجھتے ہیں۔ سب چیزوں کو اللہ نے پیدا کیا ہے اگر یہ کیفیت ہے تو جذبہ فلاح ہے۔ قانون حیات قانون جذبہ دفع ہے۔ دفع کرو تاکہ جذب کرسکو پانی جذب کرنے کے لئے ہے۔ پتھر دفع کرنے کے لئے ہے۔ مگر جذب کرنے کی جگہ اگر دفع اور دفع کرنے کی جگہ اگر جذب ہو جائے تو جی نہ سکو گے ----- کسی اور سے گلہ نہ کیجئے۔ کسی اور سے شکایت نہ کیجئے ہم کو تو عادت ہی ہے فلک پیر سے گلے کی۔ فائدہ کیا ہے۔ ان سے گلہ کرنے کا فائدہ کیا ہے۔ پہلے اپنے جذب و دفع کی طاقتوں کو تو دیکھو کہ ہم نے کس کو جذب کیا کس کو دفع کیا جس کو دفع کرنا ہے اگر آپ نے اس کو جذب کرلیا۔ اور جس کو جذب کرنا ہے اس کو دفع کر دیا تو پھر بندگی کہاں ہے۔ اور پھر کیا آپ کے اختیار میں نہیں تھا کہ آپ کس چیز کو جذب کریں کس چیز کو دفع کریں۔ آپ کے اختیار میں نہیں تھا ----- بلکہ -----

**ما کان اللہ لیذر المو منین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب**☆

(سورہ آل عمران آیت ۱۷۹)

"اللہ نہیں چاہتا ہے اور نہیں چھوڑتا ہے صاحبان ایمان کو اس حالت میں کہ خبیث اور طیب کو وہ پہچان نہ سکیں۔" اللہ صاحبان ایمان کے لئے خبیث اور طیب کو واضح کر دیتا ہے۔ مگر اس طرح سے نہیں کہ ہر بندے کے کان میں آ کر ملک کہہ دے۔ یہ حرام ہے یہ حلال ہے۔ یہ نجس ہے یہ پاک ہے۔ یہ طاہر ہے یہ غیر طاہر ہے۔ فرشتے نہیں کہتے -----

اور پھر یہ کہ وہ یہ کہتا ہے -----

**ما کان اللہ لیذر المو منین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیب☆** (سورہ آل عمران آیت ۱۷۹)

اور نہ تم کو غیب کا علم بتائے کہ تم خود بیٹھے بیٹھے کہو یہ پاک ہے یہ ناپاک ہے۔

**لا کن اللہ یجتبی من رسلہ من یشا ء☆** (سورہ آل عمران آیت ۱۷۹)

"خدا رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے مجتبیٰ کر دیتا ہے۔" وہ کہتا ہے یہ خبیث ہے یہ طیب ہے پاک ہے یہ ناپاک ہے یہ حرام ہے یہ حلال ہے۔ تو آپ کی پسند پر حرام و حلال نہیں ہے۔ آپ کی پسند پر نہیں ہے۔ یہ پسند اس کی ہے جو رسولوں میں مجتبیٰ ہو اور وہ طے کرے ---- وہ طے کرے ---- بھئی کیا بات ہے مسلمان غور کیوں نہیں کرتے۔ کسی نبی نے یہ دیکھا ---- کوئی ہے ---- نہیں ------

"جسے محمدؐ حرام قرار دے وہ قیامت تک حرام ہے۔ جسے محمدؐ حلال قرار دے وہ قیامت تک حلال ہے۔" تو آپ نے دیکھا ----- یہ بنیادی امور ----- یہ بنیادی امور ہیں ----- مسئلے کا تقاضا یہ ہے کہ آپ اس کے ہر پہلو پر نظر ڈالیں۔ ہر پہلو پر نظر ڈالیں ----- ظاہر ہے وہ ایک ہے ---- وہ ایک ہے ----- صمد ہے ---- احد ہے۔

لم یلد ہے ولم یو لد ہے ----- اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ کوئی مثال نہیں ہے اور وہ ایک ہے ----- وہ قادر کل ہے۔ وہ ایک سب کچھ ہے۔ مگر وہ ایک جس ایک

کو مستثنیٰ کر دے۔ وہ ایک جس ایک کو مجتبیٰ بنا دے۔ کیا اس کی فکر کو شرک بناؤ گے۔ اور اگر ایسا ہو گا تو کلمے کو پڑھتے ہوئے پہلا ہی جملہ پڑھو۔ فقط پہلا ہی جملہ لا الہ الا اللہ اگر توحید کو یوں سمجھتے ہو کہ بس اللہ ----- اللہ ----- اللہ توحید ہے تو لا الہ الا اللہ پر تو اس توحید میں نہیں ہے کوئی لا مگر الہ اور بڑے بڑے مفکرین بھی آ جائیں۔ حالانکہ توحید کا عقیدہ فکر کی تخلیق نہیں ہے۔ عقیدہ توحید خود خدا ایک ہے۔ تو یہ بحث نہیں خدا ایک ہے۔ افلاطون نے کہا تھا۔ ارسطو نے کہا تھا۔ سقراط نے کہا تھا۔ کس نے کہا تھا خدا ایک ہے اگر آپ سمجھ سکیں تو یہ قرآن ہے ----- تو یہ آیتیں پڑھ رہا ہوں۔ ظاہر ہے کہ ان آیتوں کو سنئے۔ ثواب ہے تلاوت قرآن میں بھی ----- ترجمے کے سننے میں بھی اور ترجمے سے فائدہ اٹھا لوں یہ سورہ انبیاء کی آیتیں ہیں ----- ارشاد ہوا-----

ان الذین سبقت لھم منا الحسنی اولئک عنھا مبعدون☆ (سورہ انبیاء آیت ۱۰۱)

لا یسمعون حسیسھا و ھم فی ما اشتھت انفسھم خالدون☆ (سورہ انبیاء آیت ۱۰۲)

وہ لوگ جن کو ہماری طرف سے نیکیاں بڑھ کے گھیر لیتی ہیں وہ شور محشر سے دور رہتے ہیں۔

لا یسمعون حسیسھا☆ (سورہ انبیاء)

وہ شور محشر ان کے کانوں تک نہیں جائے گا جن کو ہماری طرف سے نیکیاں بڑھ کر گھیر لیں۔

سبقت لھم منا الحسنی☆ (سورہ انبیاء)

ہماری طرف سے جن کو نیکیاں مل گئی ہیں۔ اور یہ وہ منزل ہو گی۔

و ھم فی ما اشتھت انفسھم خالدون☆ (سورہ انبیاء)

وہ مصیبت کا دن ان کو محزون نہیں کرے گا۔ ان کو پریشان نہیں کرے گا جن کو ہماری

طرف سے نیکیاں بڑھ کر گھیر لیں۔ ان کو وہ دن پریشان نہیں کرے گا۔

**و تتلقا ھم الملا نکتہ** ☆ (سورہ انبیاء آیت ۱۰۳)

اور ملا نکہ ایسے انسانوں کے پاس آئیں گے ملاقات کے لیے اور کہیں گے **ھذا یو مکم الذی کنتم تو عدون** (سورہ انبیاء آیت ۱۰۳)

"یہ آج کا دن تو آپ ہی کا ہے۔"

**یو مکم ------ مالک یو م الدین**

اور اب نگاہوں میں وسعت تو دیجئے۔ کہ دینے والا جب اختیار دے تو لینے والا انکار کیوں کرے۔

**ھذا یو مکم الذی کنتم تو عدون**☆

"یہ آج آپ ہی کا دن ہے۔" اسی کا آپ سے وعدہ تھا۔ آپ گھرائیں کیوں پریشان نہ ہوں۔ آپ کو نفخ صور سے کچھ نقصان نہیں ہو گا آپ کو ذرہ محشر کی آواز نہیں آئے گی۔ نفخ صور سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا ---- نہیں، بیئے آگے بڑھ کے ---- آج کا دن آپ کا دن ہے اسی کا وعدہ تھا۔ وہ کیسا دن ہے۔

**یو م نطو ی السماء کطی السجل للکتب**☆ (سورہ انبیاء آیت ۱۰۴)

وہ دن وہ ہو گا جب کہ ہم سماوات کو آسمانوں کو اس طرح لپیٹ دیں گے جیسے کاغذ کے طومار کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔

**کما بدا نا اول خلق نعیدہ**☆

جیسے کہ اول خلق کی ہم نے ابتدا کی تھی ہم اس کو اسی طرح سے پلٹا دیں گے۔

**کما بد انا خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین**☆ (سورہ انبیاء آیت ۱۰۴)

ہم ایسا ہی کریں گے ---- **انا کنا فاعلین** ---- ہم ایسا ہی کریں گے ---- پھر ---- ظاہر ہے ---- ظاہر ہے کہ جب ہم ایسا کریں گے پھر ہم نے اس کے ساتھ

ہی یہ اعلان کیا ہے کہ ------

**و لقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یر ثھا عبادی الصالحون** ☆ (سورہ انبیاء آیت ۱۰۵)

"اور ہم نے زبور میں یہی جواب دے دیا ہے کہ ہماری زمین کے وارث ہمارے صالح بندے ہیں۔"

**ان فی ھذا لبلغا لقوم عابدین** ☆ (سورہ انبیاء آیت ۱۰۶)

اس میں ایک پیغام ہے عبادت کرنے والی قوم کے لئے۔" اگر قرآن کے ------

**و ما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین** ☆ (سورہ انبیاء آیت ۱۰۷)

"نہیں بھیجا تم کو مگر عالمین کے لئے رحمت ------ وہ رحمن ہے۔ وہ رحیم ہے۔ رحمانیت اور رحیمیت جمع ہو تو رحمت ہے۔ رحم کے دو جذبہ ہیں یا رحمانیت یا رحیمیت ہے جہاں رحیمیت ہو رحمانیت ہے جہاں خصوصیت ہو رحیمیت ہے مگر تو رحمت ہے کبھی رحمن ہے کبھی رحیم ہے۔ پہلو میں کسی کو جگہ دے دے رحمن ہے یہ جذبہ رحمانیت ہے ------ سلمان سے کہا **من اھللبیت** یہ رحیمیت ہے۔

میں یہ مسلسل آیتیں پڑھ رہا ہوں۔ سورہ انبیاء سے اب جو گفتگو ہے وہ یہ ہے۔

**قل انما انا بشر مثلکم** ☆ (سورہ کہف آیت ۱۱۰)

"اب کہہ دو کہ تم رحمت بن کر آ رہے ہو۔ اول خلق اسی طرح سے لوٹایا جائے گا تم کو ساری بزرگیاں ایک مگر یہ کہیں گھبرا نہ جائیں۔ یہ نہ گھبرا جائیں ------ ابھی ابھی ایک کو بیٹا بنا کر آ رہے ہیں ------

**انا بشر مثلکم یوحی الی** ☆ (سورہ کہف آیت ۱۱۰)

"میں تمہاری طرح بشر ہوں مگر وحی کے ساتھ۔" تم جیسے حیران ہو مگر عقل کے ساتھ تم جس طرح حیران ہو عقل کے ساتھ۔ میں تمہاری طرح بشر ہوں وحی کے ساتھ۔

**یوحی الی**

"میری طرف وحی ہوئی۔" کیا وحی ہوئی کہ یہ حلال ہے یہ حرام ہے۔ کیا وحی ہوئی ---- تم مکہ چھوڑ کر مدینے آ جاؤ ---- نہیں ----

**انما الاھکم الہ واحد** ☆ (سورہ کہف آیت ۱۱۰)

میری طرف وحی ہوئی کہ "خدا ایک ہے۔" ---- یہ افلاطون کی فکر نہیں ہے۔ یہ بقراط کی فکر نہیں ہے۔ یہ ارسطو کی فکر نہیں ہے۔ یہ توحید وحی ہے ---- وحی ہے جیسے خود ایک نے کہا کہ میں ایک ہوں۔

**شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو** ☆ (سورہ آل عمران آیت ۱۸)

وہ خود شہادت دے رہا ہے کہ وہ ایک ہے۔ ظاہر ہے کہ جیسے جیسے گفتگو آگے بڑھے گی اور میں اس مقام پر اس جملے کو تشنہ چھوڑ جاؤں تو میں ظاہر ہے کہ میں اپنی تقریر کو ناکام سمجھوں گا اس موقع پر وضاحت کی حد تک ---- ایک عجیب بات ہے --

**انا بشر مثلکم** ☆

"میں تمہاری طرح سے بشر ہوں۔" میں تمہاری طرح سے بشر ہوں ---- صاحب وحی تمام قرآن میں دیکھئے کہیں کسی مقام پر یہ کہا تم میری طرح بشر ہو ---- میں تمہاری طرح بشر ہوں تم میری طرح بشر نہیں ہو ---- اگر کسی سے یہ کہتے کہ تم میرے طرح بشر ہو تو وحی باطل ہو جاتی۔

**انا بشر مثلکم** ☆

"میں تمہاری طرح بشر ہوں۔" تم میری طرح نہیں ہو ---- تم میری طرح نہیں ہو ---- میری اس منزلت پر آنے کے لئے بہت سی ---- پستیوں کو چھوڑنا پڑے گا ---- بلندی ---- پھر بلندی ---- پھر بلندی ---- ایسی بلندی کہ علیؑ ہو جائے۔

رفعت ہی رفعت - اوج ہی اوج

اس انسان کو تو کہہ سکتا ہوں۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری یقیناً ہمارے شکریے کے مستحق ہیں۔ صحیح بخاری شریف نے اس مشکل کو آسان کر دیا اس فضیلت کو لکھ کے کہ کسی اور کے لئے نہیں کہا ---- کسی اور کے لئے نہیں کہا ---- یہ کہا کہ انتا منی تو مجھ سے ہے۔ سمجھ میں آنے والی بات ہے ۔ چچا کا بیٹا ہے۔ بیٹی کا شوہر ہے۔ نواسوں کا باپ ہے۔ میرے نام سے سلسلہ ہے لیکن ----

"میں تجھ سے ہوں" یہ کسی اور کے لئے نہیں ہے۔ انا منک----

انا بشر مثلکم کی منزل پر ساری کائنات ہے۔ انتا منی و انا منک منزل پر ایک ہے ---- ایک ہے۔ اور ایسا کہ جس میں بلندی ہی بلندی --- اوج ہی اوج --- رفعت ہی رفعت ہے اس ذکر میں پستیوں سے منہ موڑا۔ اور یہ بتلانے کی کوشش کی کہ جو رسولؐ نے کہا تھا اسی پر عمل ہو گا اسی پر عمل ہو گا ---- میں مصلحتوں کی اطاعت نہیں کرتا میں رسالتؐ کی اطاعت کرتا ہوں۔ میں مفاد وقت کی اطاعت نہیں کرتا۔ میں مرضی مولا کی اطاعت کرتا ہوں۔ تو آپ نے دیکھا اس طرح سے ----- اس طرح سے باپ کو روشناس کیا۔

انت منی و انا منک پھر بیٹے کو روشناس کیا۔ حسین منی انا من حسین "حسینؑ مجھ سے ہے میں حسینؑ سے ہوں۔" اور یہ حقیقت ہے ---- حقیقت ہے ---- آپ کا یہ اجتماع خود گواہ ہے کہ ذکر حسینؑ نے آپ کو ذات رسالتؐ سے کتنا نزدیک کر دیا ہے۔ یہ اجتماع گواہ ہے کہ یاد حسینؑ نے آپ کو کہاں تک اتباع رسولؐ کی منزل پر پہنچایا ---- آپ کہاں تک حق بین و حق گو ---- حق آگاہ ہیں۔ اس کا اندازہ خود آپ کا دل دے گا۔

اور دیکھنے والے خود یہ اندازہ لگائیں گے کہ کہاں تک ---- کہاں تک یہ ذکر مفید ہو

گا حسینؑ ---- حسینؑ اللہ کا ایک بندہ ہے۔ حسینؑ محمدؐ کا نواسہ ہے۔ فاطمہؑ کا بیٹا ہے۔ نبی نہیں ہے۔ اتفاق سے آج ہی اخبار میں بیان دیکھ رہا تھا۔ یہاں کے کرسچن لیڈر کا مسٹر لوبو کا انہوں نے مناہیات کے متعلق بہت کچھ ہمدردیاں ظاہر کی ہیں کہ محرم میں بھی شراب خانے بند نہیں ہوتے اور تعشیات جاری ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ آواز ہر مسلمان کی آواز ہے۔ انہوں نے بھی یہ آواز لگائی ہے اور ---- اور ہم ہر مجلس میں تقریباً یہی عرض کر رہے ہیں کہ دیکھو جذب کرنے کی جگہ دفع نہ کرو۔ دفع کرنے کی جگہ جذب نہ کرو۔ جذب و دفع کے قانون میں یہ ساری بحث آ چکی۔ لیکن انہوں نے آخر میں ایک جملہ لکھا جس کے متعلق میں یہی کہنا چاہتا تھا کہ کرسچن حسینؑ کو نبی نہیں جانتے۔ تو ذرا سا شاید ان کو دھوکا ہو گیا۔ ہم بھی نبی نہیں جانتے۔ مسلمان حسینؑ کو نبی نہیں سمجھتے۔ مسلمان نہیں سمجھتے۔ شیعہ نہیں سمجھتے۔ نبوت ختم ہو گئی۔ نبوت ختم ہو گئی ---- مگر ضرورت اس سلسلے کی ہے۔ جو اس حکم نبوت کو ہر دور میں محکم کرتا جائے۔ ضرورت اس سلسلے کی ہے جس کے لئے رسولؐ کہے "انا من حسینؑ" میرا نام اس سے ہے میرا پیغام اس سے ہے۔ میری ہستی اس سے ہے۔ میرا وجود اس سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہٹا لو کربلا کو تاریخ اسلام سے۔ اشارے کو آپ سمجھے ہٹا لو کربلا کو تاریخ اسلام سے۔ تو رہے گا کیا؟ ---- ہٹا لو کربلا کو تاریخ اسلام سے تو رہے گا کیا؟ ---- وہی عیاشی ---- وہی مے نوشی ---- یہی ہے نہ جس کا آج گلہ کیا جا رہا ہے۔ دوسرے مذاہب کی طرف سے بھی صحیح ہے۔ مگر کربلا نے بتلایا کہ دیکھو ---- اگر اقتدار وقت کسی چیز کو حلال کر دے اور اگر محمدؐ عربی اس کو حرام قرار دیں تو جب تک ہم یا ہماری اولاد باقی ہے تو حکم پیغمبر باقی رہے گا۔ تو حکم پیغمبر باقی رہے گا۔ تو اب یہ کہ زد پر ہم آ جائیں اب یہ ہم تیر و پیکان کا نشانہ بنیں۔ اب یہ کہ جب ہم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے ہم حاضر ہیں ہم تیار ہیں ہم

پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ اور اگر واقعی دنیا یہ چاہتی ہے کہ کربلا کو سمجھے اور اس کے پاس کوئی ذریعہ نہ ہو سمجھنے کا تو آپ کے خدمت گار یہ اسی لئے یہاں جمع ہیں کہ اس پیغام کو عام کریں۔ بتلائیں کہ کربلا کیا ہے۔ کربلا کیا ہے ---- یگانہ چنگیزی نے کہا تھا ---- "ڈوب کر پار اتر گیا اسلام آپ کیا جانیں کربلا کیا ہے" ---- آپ کیا جانیں کربلا کیا ہے ---- حسینؑ مظلوم ---- حسینؑ مظلوم اور آواز بلند ہو رہی ہے کوئی ہے میری مدد کرنے والا۔ کوئی ہے میری مدد کرنے والا۔ صرف دو چار جملے مجھ میں طاقت نہیں۔ ہے کوئی میری مدد کرنے والا۔ بہن نے بھائی کی آواز کو سنا اور ایک مرتبہ تڑپ گئیں ---- تڑپ گئیں اور فضہ سے کہا فضہ کیا میرے بچے نہیں ہیں۔ کیا میرے بچے آقا کے سامنے نہیں ہیں۔ کہا بی بی ہیں۔ اور بچوں نے کمریں کس لی ہیں۔ نیچوں سے سجے ہوئے ہیں۔ ہتھیار ساتھ ہیں مگر جب بھی بچے قدموں پر سر جھکاتے ہیں آقا کے تو آقا بچوں کو اٹھا کر سینے سے لگاتے ہیں کہتے ہیں ارے بہن کی نشانیاں ہیں ---- بہن کی نشانیاں ہیں ---- عبداللہ ابن جعفر طیار مکہ تک آئے تھے چھوڑنے کے لئے۔ ان کے پیر اس قابل نہیں تھے کہ وہ کھڑے ہو سکیں۔ وہ اپنے پاؤں کو زور نہیں دے سکتے تھے۔ ان کے لئے کرسی کا انتظام تھا۔ آقا کے قریب آئے بمشکل کھڑے ہوئے۔ غلاموں نے سہارا دیا۔ آقا نے کہا عبداللہ بیٹھ جاؤ۔ کہا نہیں آقا ---- آپ کھڑے ہیں میں نہیں بیٹھوں گا۔ بچوں کو حوالے کرکے کہا تھا ان کو صدقے کر دیجئے گا فرزند رسولؐ میں نہیں رہوں گا یہ بچے رہیں گے۔ آقا ان بچوں کو نہ روکئے۔ ارے رہ گئے تاریخ مقتل حسینؑ میں دو بچے یہ۔ آٹھ اور نو برس کے دو بچے تاریخ مقتل حسینؑ میں رہ گئے۔ اور جب قافلہ لٹ کے آیا اور ---- زینبؑ اپنے گھر نہیں گئیں اور عبداللہ ابن جعفر طیار روز آ کے بیٹھتے عابدؑ بیمار کی مزاج پرسی کرتے ایک دن عابدؑ بیمار نے کہا کیوں عبداللہ کچھ کہنا ہے تو عرض کیا فرزند رسولؐ آخر

وہ شہزادی کا گھر ہے نہ کیا بی بی وہاں نہیں آئیں گی۔ حضرت سید سجادؑ پھوپھی کے پاس
آئے کہا۔ پھوپھی اماں آپ اپنے گھر کیوں نہیں جاتیں۔ تھوڑی دیر کے لئے جائیے۔
عبداللہ کو آپ کا انتظار ہے۔ تو رو کے کہا جس کا گھر اجڑ جائے۔ جس کا گھر نہ رہے۔
بھائی بھی مر گیا اب کیا کروں جا کے۔ کہا نہیں پھوپھی اماں جائیں۔ کہا اچھا تم امام ہو
جاؤں گی۔ جناب زینبؑ گئیں۔ عبداللہ ابن جعفر نے بڑی حسرت سے بی بی کو دیکھا
اور کہا۔ شہزادی اب آپ پہچانی بھی نہیں جاتیں۔ اب تو آپ پہچانی بھی نہیں جاتیں۔
فرمایا۔ عبداللہ —— عبداللہ —— جس کا بھرا گھر اجڑ جائے اس کو کیا پہچانو گے۔
عبداللہ تم نے مجھے کیوں بلایا ہے۔ یہ پوچھنے کے لئے بلایا ہے کہ بچوں کا کیا ہوا؟
عبداللہ نے منہ پر طمانچے مارے۔ کہا نہیں بی بی غلاموں کا کیا ذکر۔ شہزادی خوش ہو
گئیں۔ خوش ہو گئیں کہ باپ نے اس ذکر کو مناسب نہ جانا۔ کہا عبداللہ تم یہ کہنے
کے لئے یہ پوچھنے کے لئے بلا رہے تھے کہ کیوں زینبؑ تم دربار میں گئی تھیں۔ کیوں
زینبؑ تیرے بازوؤں میں رسی بندھی تھی۔ کہاں نہیں بی بی —— نہیں بی بی اس
لئے بھی نہیں بلایا —— کہا تو پھر کیا بات ہے؟ کہا بی بی فقط اتنی سی بات ہے ——
کہ میرا امام بڑا غیور تھا۔ بڑا شجاع تھا۔ بی بی فقط اتنا بتلاؤ کہ میرا سردار کربلا میں لڑا
کیسے۔

ختم شد

# مجلس پنجم

## "توحید اور شرک"

۱۔ توحید کی گواہی نہ جاہل دے سکتا ہے اور نہ ظالم
۲۔ اللہ ظالم کو پسند نہیں کرتا اور جاہل کو ولی نہیں بناتا۔
۳۔ ملک کفر کے ساتھ تو رہ سکتا ہے مگر ظلم کے ساتھ نہیں۔
۴ کسی کو مہلت ملے تو اسے رحمت نہ سمجھو' شیطان کو مہلت ملی ہے۔
۵۔ قبر پرستی نہیں بلکہ قبر کا احترام ہے۔ احترام اور عبادت میں فرق ہے۔
۶۔ اللہ کو ایک جاننا اور ہے اس کا حکم ماننا اور ہے۔
۷۔ احترام رسولؐ عبادت رسولؐ نہیں ہے۔
۸۔ شہادت حضرت علی اکبرؑ۔

۵ محرم ۹۲ ۱۳ھ ۔ ۲۱ فروری ۱۹۷۲ء
(نشتر پارک کراچی)

# مجلس پنجم

# موضوع :۔ توحید اور شرک

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو و الملا ئکتہ و او لوا العلم قائما بالقسط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم ☆ (سورہ آل عمران آیت ۱۸)
آل عمران کی اس آیت کی تلاوت مسلسل آپ سماعت فرما رہے ہیں۔ کہ توحید الہٰی پر پہلا شاہد خود خدا ہے۔ اور پھر گواہی دیتے ہیں اس کے ایک ہونے کی ملا ئکہ۔ اور پھر گواہی دیں گے صاحبان علم جو عدل پر قائم ہیں۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جو غالب حکیم ہے۔ لا الہ الا اللہ کا کہنا کچھ اور ہے۔ لا الہ الا اللہ پر گواہ بننا کچھ اور ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ لا الہ گویا ہے۔ ہر ایک مخلوق لا الہ کہہ رہی ہے مگر جہاں سراسر وجود شہادت دے۔ جہاں علم۔ عمل۔ ذات۔ نفس۔ خواہش ہر شے گواہی دے۔ شعور۔ عقل۔ فکر۔ تحقیق۔ جہاں ہر صفت گواہی دے وہ منزل' منزل علم ہے کہ صاحبان علم گواہی دیتے ہیں۔ جو عدل پر قائم ہیں کہ خدا ایک ہے یعنی اس کا مفہوم یہ ہوا کہ جاہلوں کی گواہی قابل قبول نہیں ہے اگر صاحبان علم گواہی دیں اور وہ بھی جو عدل پر قائم ہے تو وہ گواہی قابل قبول ہے اور اس بلندی پر ہے وہ گواہی جہاں رتبہ بعد از رتبہ یوں آئے۔ اللہ ۔ ملا ئکہ صاحبان علم اور وہ صاحبان علم جو ظلم نہ کریں۔ جہاں ظلم آیا وہاں لا الہ الا اللہ کی گواہی صحیح نہیں ہے۔ ظالم لا الہ الا اللہ پر گواہ نہیں ہو سکتا ہے کہ خدا ایک ہے۔ نہ ظالم کی گواہی قابل قبول ہے نہ جاہل کی گواہی قابل قبول ہے۔ اس لئے کہ عہدہ جلیلہ قیادت و ہدایت کے لئے تو واضح کر دیا گیا۔ قرآن مجید میں۔ ابرہیمؑ سے کہا کہ

**ان جاعلک للناس اماما قال و من ذریتی۔ قال لا ینال عھد الظالمین☆** (سورہ بقر آیت ۱۲۴)

جب ان کو وہ عہدہ جلیلہ سرفراز ہوا تو ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ کیا یہ میری ذریت میں بھی ہے تو کہا ظالم کو یہ عہد نہیں دیں گے۔ تو قیادت وہدایت میں وہ بھی ظالم کے لئے نہیں ہے۔ اور اسی لئے نہیں ہے کہ ظالم **لا الہ الا اللہ** پر گواہ نہیں بن سکتا۔ اس کی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔ زبان سے ہزار مرتبہ کہہ دے اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے **لا الہ الا اللہ** مگر فطرت میں ظلم ہے۔ فطرت میں اگر ظلم ہے تو یاد رکھو۔

**و اللہ لا یحب الظالمین☆** (سورہ آل عمرن آیت ۵۷)

"خداوند علی اعلی ظالمین کو پسند نہیں کرتا۔"

**انا اللہ لا یتخذوا جاہلا و لیا☆**

نہ خدا جاہل کو ولی بناتا ہے نہ ظالم کی گواہی قبول ہے نہ جاہل کو ولی بناتا ہے اب اگر کوئی جاہل ---- آپ سمجھیں کہ وہ جاہل ہے۔ جاہل ہے مگر یہ کہ پہنچا ہوا ہے۔ یہ فکر آپ کی ہوگی۔ یہ فکر قرآنی نہیں ہے۔ یہ فکر شعوری نہیں ہے۔ یہ فکر آپ کی ہوگی' اس کی چھوڑو جاہل ہے مگر یہ کہ جذب کے عالم میں ہے۔ یہی فکر بڑھتے بڑھتے جب نبوت تک پہنچتی تو آدھی دنیا نے یہی کہا۔ یہی کہا کہ نبیؐ ---- نبیؐ خاکم بدہن یہ کیسے اپنی زبان سے کہوں بہرحال کہا گیا کہ پڑھنا لکھنا کچھ نہیں آتا تھا مگر نبیؐ ہو گئے ---- مگر نبیؐ ہو گئے تو وہ اسی لئے کہا تھا تاکہ یہ سطح برابر رہے ---- تو آپ نے دیکھا ورنہ جس کو مالک و مختار بنائے جس کے حلال کو قیامت تک حلال رکھے جس کے حرام کو قیامت تک حرام رکھے جن کی تعریف یوں کی گئی ---- کہ وہ ہے ----

**یحل لھم الطیبات و یحرم علیھم الخبائث☆** (سورہ اعراف آیت ۱۵۷)

جو تم پر طیب چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے جو تمہارے لئے خبیث چیزوں کو حرام قرار

دیتا ہے جس کی تعریف یہ کی گئی۔

**ما اتا کم الرسول فخذوہ وما نہا کم عنہ فا نتھوا**☆ (سورہ حشر آیت ۷)

سورہ حشر ------ "کہ جو لائے رسولؐ لے لو۔ جسے رسولؐ منع کرے رک جاؤ تو جس کی تعریف یہ ہوئی۔"

**فلا و ربک لا یو منون حتی یحکمو ک فیما شجر بینھم ثم لا یجد وا فی انفسھم حرجا مما قضیت و یسلمو ا تسلیما**☆ (سورہ نساء آیت ۶۵)

"تیرے رب کی قسم وہ صاحب ایمان نہیں ہے۔ جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھ کو حکم نہ بنائیں۔ تو قضاوت کرے جو فیصلے کرے جو احکام نافذ کرے۔ جو قانون الٰہی لائے جس کے قلب پر وحی آئے ------

**نزل بہ روح الامین؛ علی قلبک** (سورہ شعراء آیت ۱۹۴)

تیرے دل پر روح امین نازل ہوتے ہیں تو آپ آسانی سے یہ کہہ سکتے تھے کہ اس کو کسی دنیا والے نے نہیں پڑھایا تھا۔ آپ یہ آسانی سے کہہ سکتے تھے کہ اس نے کسی دنیا والے کے سامنے زانوئے ادب تہہ نہیں کیا تھا۔ مگر آپ یہ کیوں نہیں کہتے ہیں کہ اس کو مبدء فیاض نے علم دیا تھا۔ آپ یہ کیوں نہیں کہتے کہ اس کو عالم حقیقی نے نور کے ساتھ علم عطا کیا تھا۔ وہ عقل اول بھی ہو۔ وہ صبح اول بھی ہو۔ وہ نور اول بھی ہو۔ وہ ساجدین کی پیشانی میں بھی ہو۔ وہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ بھی منتقل ہو اور قیامت تک اس کا نام اللہ کے نام کے ساتھ جائے دنیا یہ سمجھے کہ وہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ تو یہ وہ غلطی ہے کہ جس غلطی کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ امی کے معنی اگر یہ لیتے ہیں کہ اس کو کسی نے نہیں پڑھایا نہیں لکھایا ------ بالکل صحیح ہے ------ بالکل صحیح ہے۔ اس کو ضرورت نہیں تھی کہ کوئی پڑھائے کوئی لکھائے مگر یہ کیوں نہیں کہتے کہ دینے والے نے علم دیا تھا۔ اس لئے تاکہ وہ شہید رہے **لا الہ الا اللہ** کا

خدا گواہی دیتا ہے کہ وہ ایک ہے۔ ملائکہ گواہی دیتے ہیں کہ وہ ایک ہے۔ اور صاحبان علم جو عدل پر قائم ہیں وہ گواہی دیتے ہیں کہ خدا ایک ہے۔ یہ ضروری ہے کہ شہادت توحید کے لئے کوئی انسان عدل پر رہے۔ شہادت توحید الٰہی کے لئے یہ ضروری ہے کہ کوئی انسان عدل پر قیام کرے۔

**بالعدل قامت السماوات و الارض☆** (حدیث رسولؐ)

عدل ہی سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ اور ختمی مرتبتؐ کا یہ ارشاد قیامت تک یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ارشاد فرمایا۔

**الملک یبقا نم الکفر و لا یبقا ما الظلم ☆**

"ملک کفر کے ساتھ تو رہ سکتا ہے مگر ظلم کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔" ظلم کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ بقائے ملک کفر کے ساتھ ممکن ہے ظلم کے ساتھ ممکن نہیں ہے۔ تو ظلم کے معنی یہی ہیں کہ انسان اپنے حدود کو توڑ دے۔ اور جو اپنے حدود کو توڑتا ہے وہ سرتابی کرتا ہے۔ اور سرتابی وہی کرتا ہے جو یہ جانے کہ میرا کوئی دیکھنے والا نہیں۔ مجھ پر کوئی نگراں نہیں۔ میرا کوئی پرسش احوال کرنے والا نہیں۔ عادل وہ ہے جو ہر آن جانے کہ کوئی حاضر و ناظر ہے کوئی دیکھ رہا ہے کوئی نگراں ہے کسی کے حضور میں ہوں۔ اس لئے ملائکہ جانتے ہیں ان حدود کو، صاحبان علم و عدل جانتے ہیں ان حدود کو اس لئے سرتابی ممکن نہیں۔ وہ گواہی دیتے ہیں کہ خدا ایک ہے تو اب آپ نے دیکھا مسلسل جو گفتگو ہو رہی تھی وہ یہی ہے کہ اس ایک واحد۔ احد۔ فرد۔ صمد۔ **لم یلد و لم یو لد** وہ کہ جس کی الوہیت۔ جس کی جباریت۔ جس کی قاہریت جس کی ہر ایک حالت و کیفیت قیود و حدود سے مبرا و منزہ ہو جو قیود سے منزہ و مبرا ہو وہ **یقیناً** توحید ہے اور توحید کا تصور ہی یہ ہے کہ جہاں حد نہ ہو۔ جہاں قید نہ ہو جہاں (LIMITATTIONS) نہ ہوں۔ توحید کا تصور یہ ہے جہاں ماہیت ذہن میں نہ

آئے۔ ہر شے کے لئے ماہیت ہے۔ اس لئے کہ اس شے کی ایک حد ہے مگر جہاں ماہیت نہیں وہاں حد نہیں "ھو" ہے۔ وہاں حد نہیں ھو ہے اس لئے کہا **لا الہ الا ھو** وہ ھو ہے **العزیز الحکیم** وہ غالب ہے وہ حکیم ہے وہ ایک ہے۔ اگر میری بحث مسلسل ذہن میں ہے اور آپ سمجھ رہے ہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں تو میں کہتا ہوں کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اسی توحید پر گواہ ہے ----- اسی توحید پر گواہ ہے مگر سوال یہ ہے کہ شیطان موحد تھا کہ نہیں تھا خدا کو ایک مانتا تھا کہ نہیں مانتا تھا روز خلقت آدم شیطان موحد تھا کہ مشرک تھا۔ کبھی تو غور کیجئے۔ برسوں صدیوں ہزاروں برس پہلے آدم سے بنا ہے۔ سجدے پر سجدے کئے ہیں اس کی ایک بارگاہ میں' سجدے پر سجدے کئے ہیں

**احدا قیوم ولم یذل لا یزال** کو' مگر اس عقیدے کے بعد کہ وہ ایک ہے اور وہی سجدے کے قابل ہے کوئی اور نہیں ہے۔ کیا بات ہو گئی کہ حکم ہوا -----

**فا خرج منہا فا نک رجیم ☆ و ان علیک اللعنۃ الی یوم الدین☆** (سورہ حجرات آیت ۳۵)

جاؤ ----- جاؤ یہاں سے جاؤ تم راندہ بارگاہ ہو تم پر لعنت ہے ہماری یوم دین تک۔

اس نے کہا۔ **رب فانظر نی الی یوم یبعثون** (سورہ حجرات آیت ۳۶)

قیامت تک مہلت تو دے دے ----- کہا -----

**الی یوم الوقت المعلوم ☆** (سورہ حجرات آیت ۳۸)

مہلت بھی دے دی جا۔ مہلت بھی دے دی۔ رجیم ہے۔ رجیم ہے۔ لعنتی ہے۔ قرآن مجید کے حکم کے مطابق راندہ درگاہ ہے۔ رحمت الٰہی سے دور ہے۔ مگر مہلت یافتہ ہے۔ آپ سمجھتے ہیں مہلت کو اب آپ سمجھ گئے یعنی کسی کو مہلت ملے تو اسے رحمت نہ سمجھو ----- کسی کو مہلت ملے تو وہ یہ نہ سمجھے کہ رحمت الٰہی نے گھیر لیا۔

سب سے بڑی مہلت تو اس نے پائی۔ اس نے پائی کہ جس کی توحید میں تو شک نہیں ہے۔ ایک مانتا ہے۔ اور ایسا ایک ------ کہ اس کو سجدے کئے ہے۔ لاکھوں برس سجدے کئے۔ بقول شیخ ابراہیم ذوق کہ مگر جہاں مارا گیا وہاں ایک سجدہ نہیں ہوا کہ سجدے تو اب تک ہوئے اب سمت سجدہ کو بھی دیکھ رخ سجدہ کو بھی دیکھ۔ قبلہ نما کو بھی دیکھ "منافی توحید نہ تھا وہ حکم" آدم کو سجدہ کر۔ منافی توحید نہیں تھا۔ فقط رخ کا متعین کرنا تھا۔ سمت کا معین کرنا تھا کہ اس سمت سے سجدہ ہو گا۔ بات سمجھ رہے ہیں تو اس طرح سے اس پیغام کو یاد رکھنے کی کوشش کیجئے کہ جس دن سمت کا تعین ہوا جس دن یہ طے ہوا کہ آج سے رخ سجدہ یہ ہے تو ایک کو ایک ماننے والا وہ موحد جس نے ہزاروں سال سجدے کئے تھے اس کو نکال دیا گیا اس بناء پر کہ سجدہ تو تیری ذات کو واجب ہے ادھر کیوں؟ اور وہاں ذات واجب امتحان کائنات پر تلی ہوئی کہ اب دیکھیں ہم کو ایک ماننے والے ہمارے حکم کو بھی مانتے ہیں یا نہیں ------ ایک ماننا آسان ہے حکم کو ماننا مشکل ہے۔ اور وہ تم کو بھی مانے جو علم کے ساتھ عدل پر ہو۔ تو کیا آپ کے نزدیک غلطی ہے اس قدیم موحد کی کیا غلطی ہے۔ جس نے برسوں۔ صدیوں۔ ہزاروں سال اللہ کو ایک مانا ہے۔ اور جب ایک مرتبہ آواز آئی۔ **فلذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین** (سورہ ص آیت ۷۲) تو **فقعوالہ** جمع کا صیغہ تھا۔ جمع کا صیغہ تھا۔ ملا ئکہ توحید الٰہی کے گواہ تھے۔ اب ملا ئکہ نے فوراً سجدہ کیا۔ اس لئے کہ جو ایک مانے وہ حکم کو بھی مانے۔ **الا ابلیس** مگر ابلیس۔ یعنی جو حکم نہ مانے وہ ابلیس۔ یہ قرآن ہے یہ ہمارے ناموں میں سے دیا ہوا نہیں ہے۔ ہماری آپ کی اصطلاحات نہیں ہیں۔ جس نے انکار کیا سجدے کا وہ ابلیس ------ اس لئے ------ اس کو ایک جاننا اور ہے اس کے حکم کو ماننا اور ہے۔ اور یہیں پہچانا جاتا ہے اسی منزل پر کہ تسلیم کہاں ہے اور ابلیسیت کہاں ہے۔ تو ارشاد ہوا جاؤ یہاں

سے جاؤ۔ اس نے کہا مہلت تو مل گئی کچھ اختیار بھی دے دے۔ کہا خالق ہم ہیں۔ مالک و مختار ہم ہیں۔ بندہ کو عقل کی دولت بھی دی ہے۔ پھر نبی پہ نبی بھیجیں گے۔ ہادی پر ہادی آئیں گے۔ رسولؐ پر رسولؐ آئیں گے۔ اختیار مانگتا ہے جا جا ---- شریک ہو جا ان کے اموال و اولاد میں۔ ان کے رجل و خیل میں ان کے پیادوں میں ان کے لشکروں میں شریک ہو جا۔ اور جس طرح سے چاہے بہکا دے ---- تو اس نے کہا نہیں ---- اب جب اختیار ملا تو کسی گوشے میں کسی کونے میں کسی گاؤں میں کسی قریہ میں نہیں بیٹھوں گا ---- بلکہ ----

**لا قعدن لهم صراطک المستقیم**☆ (سورہ اعراف آیت ۱۶)

تیرے صراط مستقیم پر بیٹھوں گا۔

**لا قعدن لهم صراطک المستقیم**

تیرے سیدھے راستے پر جا کے بیٹھوں گا۔ ان کو بہکانے کے لئے۔

**ثم لا تینهم من بین ایدیهم و من خلفهم و عن ایمانهم و عن شمائلهم**☆ (سورہ اعراف آیت ۱۷)

کبھی سامنے سے حملہ کروں گا۔ کبھی پیچھے سے حملہ کروں گا۔ کبھی داہنے سے حملہ کروں گا۔ کبھی بائیں جانب سے حملہ کروں گا۔

**ولا تجد اکثرهم شاکرین**☆ (سورہ اعراف آیت ۱۷)

یہاں تک کہ تو ان کی اکثریت کو شکر گزار نہیں پائے گا۔ ان کی اکثریت کو شکر گزار نہیں پائے گا۔ تو ادھر سے یہ جواب نہیں ملا ارے میری اکثریت کو لے جائے گا۔ ارے میری اکثریت کو لے جائے گا۔ پھر مجھے کون پوچھے گا۔ کہا نہیں لے جاؤ ---- لے جاؤ ---- اس لئے کہ ---- **قلیل من عبادی الشکور** ☆ (سورہ سباء آیت ۱۳)

"بہت کم بندے میرے شکر گزار ہیں۔"

**قلیل من عبادی الشکور**

میرے بہت کم بندے شکر گزار ہوں گے۔ وہی کافی ہیں لے جاؤ۔ اکثریت کو لے جاؤ۔

**ولا تجد اکثر ھم شاکرین☆** (سورہ اعراف آیت ۱۷)

"ان کی اکثریت کو تو شکر گزار نہیں پائے گا۔" میں بیٹھوں گا صراط مستقیم پر اور اس صراط مستقیم پر جہاں پانچ وقت تیرے ماننے والے کہتے رہیں گے۔

**اھدنا الصراط المستقیم**

صراط مستقیم کی ہدایت کر۔ تو وہاں وہ بھی بیٹھا ہوا ہے۔ وہاں وہ بھی بیٹھا ہوا ہے۔ کیسے گزرو گے ---- کیسے گزرو گے ---- لڑائی ٹھنی ہوئی ہے بڑی طاقت سے۔ ازلی دشمن ہے۔ تمہارے آباؤ اجداد کا دشمن ہے۔ ابو البشر کا دشمن ہے۔ صراط مستقیم پر بیٹھا ہوا ہے۔

**لا قعدن لھم صراطک المستقیم**

راستے پر بیٹھ گیا۔ ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی قرض کا وصول کرنے والا راستے پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس انتظار میں اب تو آئے گا۔ اور چاہتا یہ ہے کہ بہکا لے جائے۔ تیاری آپ کے پاس کیا ہے؟ آپ کے پاس کیا ہے؟ توحید ہمارا سرمایہ۔ مگر حکم کی بھی تو تعمیل ہو۔ حکم کی بھی تو تعمیل ہو۔ توحید' توحید' حق' حق' اور ھو ھو کے نعرے بغیر عمل ---- بغیر عمل آن واحد میں کہیں اس دائرے سے اس دائرے میں نہ پہنچا دیں۔ بشریت سے شیطنت زیادہ دور نہیں ہے۔ تو اس طرح سے ہم نے ایک دشمن جاں کو پایا جو اتنا قریب ہے۔ اتنا قریب ہے ---- کہ نفس کے ساتھ ہے۔ روح کے ساتھ رگوں میں دوڑ رہا ہے۔ لہو بن کے۔ مگر اتنا عقیدہ شیطان پر رکھنے والے کہ اتنی نزدیک سے بہکا رہا ہے۔ ارے اس کو بھی ڈھونڈیں کہ جو اتنا نزدیک ہو کہ جو ہدایت کرے۔ کوئی

اتنا نزدیک ہو جو ہدایت کرے۔ اس لئے ہم اس منزل پر پہنچ کر اس کے حکم کو دیکھتے ہیں۔ اس کے حکم کو دیکھتے ہیں ----- دنیا کہتی ہے۔ ارے توحید کرتے ہو۔ یہ قبر پرستی کیوں؟ یہ قبر پرستی کیوں؟ یہ شرک ہے۔ خدا گواہ ہے کہ قبر پرستی شرک ہے۔ خدائے قیوم **و لم یزال لا یزال** گواہ ہے کہ قبر پرستی شرک ہے۔ مگر تنہا قبر پرستی کیوں؟ زر پرستی بھی شرک ہے۔ جہاں پرستی بھی شرک ہے۔ اقتدار پرستی بھی شرک ہے۔ اب پرستی کے ساتھ جتنی ترکیبوں کے الفاظ ملیں سب شرک اگر پرستی کے یہی معنی ہیں کہ پرستش ہو رہی ہے تو زر پرستی' ہوس پرستی' نفس پرستی' جہاں پرستی' وقت پرستی' مصلحت پرستی' اقتدار پرستی' قوت پرستی کیا یہ توحید ہے؟ یعنی سب کو لا کے مار دیا۔ قبر کی حد تک۔ سب کے رخ پھیر لئے قبر کی حد تک ----- اب تو اسکو بھی میں مان رہا ہوں۔ اگر زر پرستی بھی قبر پرستی ہے۔ اگر ہوس پرستی بھی قبر پرستی ہے۔ ظاہر ہے یہ قبر پرستی ہے۔ مگر میں ایک آیت پڑھوں اور آج کی تقریر ختم کروں۔ وہ جس نے ابلیس کو حکم دیا تھا کہ سجدہ کر۔ اس نے جلال کے عالم میں کہا۔ سورہ آل عمران میں **و ما محمد الا رسول** (آیت نمبر ۱۴۴) اس آیت کے جلال کو دیکھئے۔

**لا الہ الا اللہ ----- و ما محمد الا رسول** (آل عمران آیت ۱۴۴)

نہیں ہے محمدؐ مگر رسولؐ ----- نہیں ہے محمدؐ مگر رسولؐ۔ اس کے معنی یہ کہ توحید سے رسالت کو الگ کر کے جتنی اہمیت توحید کو دی تھی اس کے برابر' برابر اہمیت اس نے اس بندے کو دے دی کہ جہاں نفی شروع کر کے اثبات تک پہنچایا۔ نہیں ہے محمدؐ مگر رسولؐ۔ بھئی اب ذرا قبر پرستی کو دیکھئے۔

**افا ءن ما تا او قتل انقلبتم**

اگر یہ مرجائے یا قتل کر دیا جائے۔

**افا ءن مات او قتل انقلبتم علی اعقا بکم ☆ و من ینقلب علی عقبیہ☆** (سورہ آل

عمران آیت ۱۴۴)

تو تم جس راستے سے آئے تھے اسی راستے پر واپس بدل کر منقلب ہو کر پلٹ کر چلے جاؤ گے۔ مر جائے یا قتل ہو جائے تو تم چلے جاؤ گے۔ تو کیا کریں یا اللہ ---- ارے وہ تو مر گیا نہ ---- وہ تو مر گیا ---- آل عمران ----

**او قتل انقلبتم علی اعقابکم☆ و من ینقلب علی عقبیہ**

"اگر یہ محمد مر جائے یا قتل ہو جائے تو تم راہ بدل دو گے۔ تم اپنی پچھلی ایڑیوں پر واپس جاؤ گے۔"

**اعقابکم** اس کا صحیح ترجمہ ---- اور اس کی اردو یہ ہو گی

"اور جو اس طرح سے راستہ بدل کر واپس جائے۔"

**فلن یضر اللہ شیا☆** (سورہ آل عمران آیت ۱۴۴)

"اللہ کا نقصان نہیں کرے گا۔" دیکھئے کس منزل پر میں کہاں سے کہاں ربط دے رہا ہوں۔ اس نے کہا۔ کہ ------ **لا قعدن صراطک المستقیم**

"تیرے صراط مستقیم پر بیٹھوں گا۔"

**و لا تجد اکثر ھم شاکرین**

"ان کی اکثریت کو تو شکر گزار نہیں پائے گا۔" اتنا بھکاؤں گا۔ اتنا بھکاؤں گا کہ اس کی اکثریت کا پتہ نہیں چلے گا۔ کہا جا ---- جا ڈراتا ہے کس کو جا لے جا تو اکثریت کو ---- اور یہاں ارشاد ہوا۔

**قد خلت من قبلہ الرسل☆** (سورہ آل عمران آیت ۱۴۴)

اس سے پہلے بھی رسول گزرے ہیں۔ مگر ان رسولوں کے لئے نہیں کہا تھا یہ کہ وہ مر جائیں یا قتل ہو جائیں تم ایک مرکز پر رہو۔ نہیں۔ یہ ایک ہے ایسا۔ یہ ایک ہے ایسا۔

**افاء ن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم ☆**

اگر یہ مرجائے یا قتل ہو جائے تو تم واپس جاؤ گے۔ اسی راہ پر واپس جاؤ گے۔

**فلن یضر اللہ شیا**

اور جو واپس جائے وہ اللہ کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

**و سیجزی اللہ الشاکرین ☆** (سورہ آل عمران آیت ۱۴۴)

"اور خدا شکرگزار بندوں کو بدلہ دے گا۔" جو واپس نہ جائے وہ شکرگزار بندہ ہے۔ اور جو واپس چلے جائیں وہ ناشکرے۔ تو اب ایسی منزل پر پیغمبر کی زندگی کا ذکر نہیں ہے۔ میری گفتگو یہی ہے۔ پیغمبر کی زندگی کا ذکر نہیں ہے۔ قبر پرستی کا ذکر ہے۔ اگر یہ مرجائے یا قتل ہو جائے تو خبردار واپس نہ جانا۔

**افاء ن مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم☆** (سورہ آل عمران آیت ۱۴۴)

اگر یہ مرجائے یا قتل ہو جائے تو تم واپس چلے جاؤ گے۔ اور جو واپس جائے گا وہ اللہ کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور اللہ شکرگزار بندوں کو صلہ دے گا۔ تو پیغمبرؐ کی زندگی کے متعلق گفتگو نہیں ہے۔ ہدایت ہو رہی ہے مرنے کے بعد۔ کہ دیکھو دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اگرچہ وہ مرجائے دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اگرچہ وہ مرجائے۔ اس کے احکام کی مخالفت نہ ہو۔ اگرچہ وہ مرجائے۔ اس کی راہ سے منہ نہ موڑو اگرچہ وہ مرجائے۔ جس کو وہ دوست رکھے اس کو تم دوست رکھو اگرچہ وہ مرجائے۔ جسے وہ دشمن رکھے اسے دشمن رکھو اگرچہ وہ مرجائے۔ تو اس ربط بیان کو آپ نے سمجھا کہ کیوں محدود کیا ہے قبر پرستی کی حد تک ظاہر ہے کہ "پرستیدن غیرا و" اس کے علاوہ ہر ایک کی پرستش نہ ہو اور اگر کوئی قبر کے پاس جائے یہ کہتے ہوئے کہ خدا تو ہے۔ یہ کہتے ہوئے کہ تو نے مجھے بنایا یہ کہتے ہوئے کہ ہمارے احوال یہ ہیں تو یقیناً آپ تنہا نہیں ہیں۔ ہماری بھی آواز یہی ہے کہ شرک ہے۔ مگر عبادت کو احترام سے تو الگ

کرو۔ عبادت کی تعریف کرو احترام کی تعریف کرو۔ توحید پر جو کتابیں آج بازار میں ہیں پہلا (CHAPTER) اس کا یونہی جا رہا ہے کہ قبر پرستی شرک ہے۔ میں پوچھتا ہوں کیا قبر پر جانا شرک ہے۔ کیا فاتحہ پڑھنا شرک ہے اور اگر یہ ہے تو اس کراچی کی سرزمین میں ـــــ ہر آنے والے ذمہ دار سیاح کی حکومت کی طرف سے رہبری ہوتی ہے کہ پہلے ادھر چلئے جس نے بنایا ہے۔ احترام ہے۔ یہ احترام ہے۔ عبادت نہیں ہے۔ احترام و عبادت میں فرق کیجئے۔ احترام عبادت نہیں ہے۔ احترام پرستش نہیں ہے۔ بیٹا باپ کا احترام کرے۔ شاگرد استاد کا احترام کرے۔ محکوم حاکم کا احترام کرے۔ چھوٹا بڑے کا احترام کرے۔ جواں ضعیف کا احترام کرے۔ احترام میں آنکھیں جھک جائیں۔ سر خم ہو جائے۔ گردن میں کجی آئے اور اگر کوئی دوڑ کے کسی کے قدموں سے لپٹ جائے تو سجدہ نہیں ہے اب آپ نے سمجھا بہرحال یہ گفتگو بڑی اہم ہے دیکھئے آپ تشنہ نہ رہیں۔ اس نے کہا میں سجدہ نہیں کروں گا۔ سجدہ نہیں کروں گا۔ تو وہ اس بات پر اڑ گیا تھا نہ کہ جسے عادت ہو تجھے سجدہ کرنے کی ـــــ وہ تیرے غیر کو کیوں سجدہ کرے۔ مگر اس نے یہ خیال نہیں کیا کہ وہاں حقیقت سجدہ نہیں بدلی۔ فقط سمت سجدہ کو بدل دیا۔ رخ سجدہ کو بدل دیا۔ بتلایا کہ اب قبلہ نما بنا ہے۔ اب رخ یہ ہے تاکہ توجہ ادھر رہے۔ یہ آدم وہ خاتم جس کے متعلق کہا کہ

**و ما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین** ☆ (سورہ انبیاء آیت ۱۰۷)

"نہیں بھیجا تجھ کو مگر عالمین کے لئے رحمت بنا کر۔" عالمین کے لئے رحمت بنا کر تیئس برس کی زندگی کو عالمین کے لئے کوئی رحمت کہتا ہے۔ تیئس برس کی زندگی کو نبوت کی عالمین کے لئے کوئی رحمت سمجھتا ہے۔ عالمین کا STAND کیا ہے۔ عالمین کی وسعت کیا ہے۔ کتنے کروڑ برس ہو چکے کتنے کروڑ برس باقی ہیں۔ کرۂ کائنات میں۔ لیکن اگر یہ قرآن ہے تو عالمین کے لئے رحمت ہے۔ تو اس کو شرک نہ جانو۔ اگر

اپنے کو رب العالمین کہہ کر اپنے بندے کو رحمتہ للعالمین کہے تو شرک نہیں۔ وہ جس کو جو چاہے دے دے۔ بہر حال یہ فکر رہے ہم آگے بڑھیں گے۔ ختمی مرتبتؑ احترام چاہتے ہیں۔ ختمی مرتبت کا احترام لازم ہے ان کے احکام کی تعمیل لازم ہے ان کے احکام کی روگردانی اللہ سے روگردانی ہے۔

**من یطع الرسول فقد اطاع اللہ** ☆ (سورہ نساء آیت ۸۰)

"جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی" اور اس کے بعد

**و من یشاقق الرسول** ☆ (سورہ نساء آیت ۱۱۵)

اور جو رسولؐ سے بگڑ کے چلے۔

**من بعد ما تبین لہ الھدیٰ** ☆ (سورہ نساء آیت ۱۱۵)

ہدایتوں کے آنے کے بعد۔

**و یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی و نصلہ جھنم و ساءت مصیرا** ☆ (سورہ نساء آیت ۱۱۵)

اور صاحبان ایمان کے راستے سے اگر ہٹ جائے۔

**فاولا ءک ماواھم جھنم و ساءت مصیرا** ☆ (سورہ نساء آیت ۹۷)

جدھر منہ موڑ کے جاتا ہے ہم بھی جانے دیتے ہیں کہ جاؤ۔ جاؤ۔ یہاں تک کہ۔ جہنم تک پہنچا دیتے ہیں۔

کیا برا مقام ہے کروڑوں جہنم میں جائیں تو خدا کی خدائی میں کیا فرق آئے گا۔

• تو احترام ختمی مرتبتؑ ـــــ احترام ختمی مرتبتؑ عبادت نہیں ہے۔ عبادت نہیں ہے۔ اس جملے پر ختم کروں تاکہ یہیں سے کل گفتگو شروع ہو۔ احترام ختمی مرتبتؑ چاہیئے اس لئے کہ اختیار کل لے کر آ رہا ہے۔ مختار کل بن کر آ رہا ہے۔ اور وہ

اختیار کر شہید امت ہے۔ امت پر گواہ ہے۔ امت کے اعمال پر گواہ ہے۔ یہ احترام جب دل سے اٹھ گیا یہ احترام جب دل سے اٹھ گیا تو پھر یہ بھی احترام دل سے اٹھ گیا کہ یہ گھر کس کا ہے۔ تو پھر یہ بھی احترام دل سے اٹھ گیا کہ اس گھر کی کیا عزت ہے۔ پھر یہ بھی احترام دل سے ختم ہوا کہ مباہلے والے کون ہیں۔ پھر یہ بھی احترام دل سے ختم ہوا کہ چادر تطہیر کے رہنے والے کون ہیں۔ نہیں ---- پھر یہاں تک احترام کم ہوا کہ ایک نبیؐ کی صورت تھی۔ نبیؐ کی شکل تھی۔ سرتاپا شبیہ نبیؐ تھا۔ تاریخ آپ پڑھیں اتفاق یہ ہے کہ تاریخ آدم و عالم میں تین ہستیاں ایسی ہیں جو ایک دوسرے کی شباہت رکھتیں تھیں۔ ختمی مرتبتؐ حسن ابن علیؑ اور علی اکبرؑ۔ حسن ابن علیؑ بڑا نواسہ نانا کے مشابہ تھا۔ علی اکبرؑ اپنے جد کے مشابہ تھے۔ چنانچہ انکو شبیہ رسولؐ کہتے ہیں۔ ہمشکل رسولؐ کہتے ہیں۔ محرم کی پانچویں تاریخ بنی ہاشم سے جب آغاز ہو گا تو پہلے شہید اول کی گفتگو ہو گی۔ قتیل اول کی گفتگو ہو گی۔ بیٹے کی صورت دیکھی لشکر کو دیکھا۔ سارے عزیزوں کو دیکھا۔ صبر حسینی مقام وفا میں کامیاب و کامران ہو رہا تھا۔ ایک دفعہ کہا تقدم و للدی بیٹا آگے چلو۔ چلو آگے سب کے سب کانپ اٹھے حکم امام تھا یعنی مطلب یہ کہ اگر میں نانا کا نمائندہ ہوں تو یہ میرا نمائندہ ہے۔ اگر میرے نانا پر کوئی وقت آتا تو سب سے پہلے میں جان دے دیتا۔ اس لئے اب مجھ پر وقت آیا ہے تو سب سے پہلے میرا بیٹا مجھ پر جان دے۔ خوشی میں جھوم کر بیٹے نے پکار کے قدموں پر سر کو رکھا سر کو اٹھا کر پیشانی کا بوسہ لیا۔ کہا علی اکبرؑ میں نے تو اجازت دے دی اب اماں سے اجازت لے لو۔ علی اکبرؑ ماں کی خدمت میں آئے سلام کیا ماں کے قدموں پر سر رکھ دیا ام لیلیٰؑ نے کہا بیٹا میں سمجھ گئی اب مجھ کو سمجھاؤ نہیں۔ علی اکبرؑ نے کہا۔ نہیں اماں سمجھانا نہیں ہے۔ آپ فاطمہؑ کی بہو ہیں۔ آپ کو کیا سمجھاؤں مگر اماں قیامت کے دن اگر میری دادی پوچھیں کیوں ام لیلیٰؑ میرے بیٹے

پر ایسا وقت آ گیا تھا پھر تو نے اپنے بچے کی جان کیوں عزیز کی تھی تو اماں کیا جواب دو گی؟ ----- ایک مرتبہ کہا جاؤ میرے لال ----- جاؤ اللہ کے حوالے۔ علی اکبرؑ جاؤ ----- خوشی خوشی ----- خوشی خوشی ----- ماں سے لپٹ کر ----- ماں کے قدموں پر سر رکھ کر باہر آئے بڑے خوش تھے مگر ڈر بھی تھا۔ بڑے خوش تھے۔ باپ نے دیکھا جوان بیٹا مسکرا رہا ہے۔ کیوں میرے لال ----- کہا ----- اماں نے اجازت دے دی۔ اماں نے اجازت دے دی۔ مگر حسینؑ چپ تھے۔ حسینؑ چپ تھے۔ بیٹے نے کہا بابا! آپ افسردہ کیوں ہیں۔ کہا میرے لال ماں نے نہیں پالا تھا۔ ماں نے نہیں پالا تھا۔ علی اکبرؑ ----- پھوپھی نے پالا تھا ----- کہا بابا پھر کیا ہو گا ----- پھر کیا ہو گا۔ میں تو نہیں جا سکتا پھوپھی کے سامنے۔ کہا میرے لال میں جانتا ہوں۔ میں جانتا ہوں تمہیں اجازت نہیں ملے گی۔ ایک مرتبہ جلال کے عالم میں بیٹے کا ہاتھ تھاما۔ خیمے کا پردہ اٹھایا۔ خیمے میں شہزادی زینبؑ کے گئے۔ بہن نے بھائی کو دیکھا بھائی نے بہن کو دیکھا اور بے اختیار شہزادی زینبؑ نے کہا علی اکبرؑ میں سمجھ گئی ----- میں سمجھ گئی تم اپنے لئے سفارش لائے ہو۔ حسینؑ ابن علیؑ نے کہا بہن۔ صرف ایک بات ایک بات اور وہ یہ ----- اور وہ یہ کہ جب سے ماں کا انتقال ہوا تھا تو تم میرے لئے والدہ گرامی کی جگہ تھیں۔ تم نے جو حکم دیا میں نے مانا۔ میں بڑا بھائی تھا۔ آج حسینؑ کی ایک خواہش مان لو۔ آج حسینؑ کی ایک بات مان لو۔ عرض کیا کیا ہے۔ کہا بی بی اب علی اکبرؑ کو رضا دو۔

ختم شد

# مجلس ششم

## "توحید اور شرک"

۱۔ قرآن میں ۳۳۲ مقامات پر لفظ "قل" آیا ہے۔
۲۔ نبیؐ کی وفات ہوئی لیکن واسطہ باقی رہا۔
۳۔ نبیؐ کی روحی و عقلی حیات قیامت تک ہے۔
۴۔ قرآن میں ۴۷ مرتبہ اللہ نے اپنے نام کے ساتھ رسولؐ کا ذکر کیا ہے۔
۵۔ جو شخص مکے جائے اور مدینے نہ جائے اس نے رسولؐ کو اذیت پہنچائی۔
۶۔ قبر رسولؐ پر سلام' اذان میں اللہ کے نام کے بعد رسولؐ کا نام' یہ دین کی حفاظت ہے۔ رسالت کے حصار کی وجہ سے۔
۷۔ احتراماً بوسہ لینا شرک نہیں ہے۔
۸۔ اسلام مجرد' محمد مجسم ہیں۔
۹۔ خدیجہؑ کی دولت اور بنی ہاشم کی دولت۔
۱۰۔ فقر کی تعریف اور فقر رسولؐ و علیؑ۔
۱۱۔ کلام اقبال میں فقر کا تذکرہ۔
۱۲۔ شہادت حضرت علی اکبرؑ

۶ محرم ۱۳۹۲ھ ۔ ۲۲ فروری ۱۹۷۲ء (نشتر پارک، کراچی)

# مجلس ششم

## موضوع :۔ توحید اور شرک

**بسم اللہ الرحمن الرحیم☆ شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو و الملا ئکتہ و الوا العلم قا ئما بالقسط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم☆** (سورہ آل عمران آیت ۱۸)

توحید اور شرک کے عنوان پر چھٹی تقریر آپ سماعت فرما رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ گفتگو گزشتہ تقریر سے مسلسل ہے۔ جو بھی عرض کیا جا رہا تھا کہ فریب شرک اگر یہ ہے کہ ہر احترام شرک ہو جائے فریب شرک اگر یہ ہے کہ کسی کی عظمتوں کا احساس شرک ہو جائے۔ کسی کی بزرگیوں کا ذکر اگر شرک ہو جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ قرآن مجید کو سمجھنا تو چھوڑیئے ترجمے کے ساتھ پڑھنے کی بھی کوشش نہیں کی گئی۔ اور یہی کہ تیئس برس کے ایک مختصر سے عرصے کو جہاں قرآن عالمین کے لئے رحمت بنا۔ اور اس ذات گرامی کو خداوند علی اعلیٰ کچھ ایسے القاب سے یاد کرے کہ جہاں اگر کسی فریب خوردہ ذہنیت کے بچنے کا امکان ہے تو یہی رہ جاتا ہے کہ قرآن میں تعمق نہ کرو۔ قرآن کی صرف تلاوت کر لیا کرو۔ اس کے معنی و مفاہیم پر غور نہ کرو۔ یہ نہ پوچھو اور یہ نہ دیکھو کہ خطاب کس سے ہے مخاطب کون ہے اور کس کو دائرہ وجود میں مرکز بنایا گیا ہے۔ کل جن آیتوں کی تلاوت کی گئی ان کو آج نہیں پڑھنا لیکن چونکہ آپ سب قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہے ہے اس لئے وحی ربانی کی ایک کیفیت کے ذکر سے آج تقریر ہو کہ جہاں ذات واجب یہ کہے کہ "وہ ایک ہے۔" جہاں ذات واجب یہ کہے کہ "اسی سے پناہ مانگی جائے۔" جہاں ذات واجب یہ کہے کہ "کافروں کا معبود اور ہے تسلیم کرنے والوں کا معبود اور ہے۔" یہ سب آپ کو سورے یاد ہیں۔

میں نے صرف ایسے الفاظ استعمال کئے تاکہ آپ غور کر سکیں۔

**ھو اللہ احد ' اعوذ برب الناس ' اعوذ برب الفلق ' یا یھا الکافرون۔**

تو ان تمام مقامات کو دیکھئے کہ خطاب کے اور مخاطب کے درمیان کون آیا خطاب کے اور مخاطب کے درمیان کون آیا۔ کیا ضرورت تھی قرآن میں یہ کہنے کی کہ "تم کہو کہ خدا ایک ہے۔" تم کہو خدا ایک ہے۔ دو حرفوں کا ایک مختصر سا لفظ ---- قل ---- قل ---- ہٹا دیجئے تو آپ کو گویا ملزم بنایا جائے گا تحریف قرآن کا ---- کیا ضرورت ہے اب ---- مگر قرآن مجید میں تین سو بتیس (۳۳۲) مقامات پر یہ لفظ قل آیا ہے۔ تین سو بتیس (۳۳۲) مقامات پر ۔ تم کہو۔ تم کہو۔ تم کہو۔ تم کہو۔ کیوں مالک؟ کیا بغیر اس لفظ کے آیت شروع نہیں ہو سکتی تھی۔ درمیان میں یہ کیوں رہے ان کو فقط تیئس (۲۳) برس کے لئے رہنا ہے۔ قرآن مجید کو قیامت تک کے لئے ایک وجود علی عطا کیا گیا۔ اور یہاں تیئس (۲۳) برس کا زمانہ کچھ مکہ کی نذر کچھ مدینے کی نذر اور اس نے واسطہ بنایا نبی کو ---- تو نبیؐ تو مر گئے مگر واسطہ باقی رہا۔ اب اگر کوئی نماز آپ اس طرح سے پڑھیں کہ وہ تو نہیں ہے۔ **بسمہ اللہ الرحمن الرحیم** ☆ **ھو اللہ احد** ۔ آپ کو معلوم ہے کہ نماز باطل ہے۔ اگر وہ لفظ خطاب نہ رہے۔ تین سو بتیس (۳۳۲) مقامات پر کہا قل ---- قل تم کہو ۔ تم کہو۔ حالانکہ مسلمانوں کو کہنا چاہئے۔ ہر مسلمان کو کہنا چاہئے۔

**یا یھا الکافرون ☆ لا اعبد ما تعبدون ☆**

نہیں تم کہو۔ ہر مسلمان کو کہنا چاہئے۔

**اعوذ برب الناس ☆ ملک الناس ☆ الہ الناس ☆**

نہیں تم کہو۔ تم ان سے کہو۔ اے مالک کل اے مختار کل واسطہ بیچ میں یوں آئے اور وہ واسطہ قیامت تک کے لئے باقی رہ جائے۔ وہ حیات نوری۔ وہ

حیات روحی۔ وہ حیات عقلی قیامت تک رہ جائے۔ اور مسلمان اسی فکر میں رہے کہ اگر اللہ کے ساتھ کسی انسان کا نام آجائے تو یہ شرک ہے۔ اس فکر میں۔ تو اب اور آگے۔ کتنی آیتیں آئیں ہیں قرآن میں جہاں خدا نے جہاں اپنا نام لیا۔ وہاں نبیؐ کا نام لیا۔ جہاں اپنا نام لیا نبیؐ کا نام لیا۔ چوہتر(۷۴) آیتیں ستر(۷۰) پر چار (۴) آیتیں خصوصاً تواں سورہ سورہ توبہ ----- جہاں کافی ہے کہ اللہ کا نام ---- مگر نہیں -------

**براءۃ من اللہ و رسولہ** (سورہ توبہ)

اللہ بھی بری رسولؐ بھی بری۔ پروردگار وہ تو چلے جائیں گے نہ۔ وہ تو تئیس (۲۳) برس کے لئے آیا ہے نہ۔

**براءۃ من اللہ و رسولہ الی الذین عھد تم من المشرکین☆** (سورہ توبہ آیت ۱)

اللہ بری رسولؐ بری۔ اللہ تو نظر نہیں آیا رسول ہوئے بری۔ رسولؐ ہوئے بری تو رسولؐ جب بری ہوئے تو دنیا کو خیال کرنا پڑا کہ رسولؐ کے ہٹ جانے میں یقیناً یہ بات پوشیدہ ہے کہ اللہ بھی بری ہے۔ دوسری آیت

**اذان من اللہ و رسولہ☆** (سورہ توبہ آیت ۳)

اللہ کی طرف سے اذاں اس کے رسولؐ کی طرف سے اذاں۔ حج اکبر کے لئے ۔ تیسری آیت۔

**ان اللہ بری ء من المشرکین☆** (سورہ توبہ آیت ۳)

پھر تکرار۔ کہ مشرکین سے اللہ بھی بری ہے رسولؐ بھی بری ہے۔ اللہ بھی بری رسولؐ بھی بری مشرکین سے تو فریب خوردہ ذہنیت اب تو اندازہ کرے کہ اللہ 'رسولؐ' مشرکین' یعنی مشرکین جائیں کہ اللہ اور اس کا رسولؐ تم سے بری ہیں ----- تم سے بری ہیں۔ نام بندے کا ساتھ لیا اپنے اور کہا کہ میں اور میرا بندہ دونوں بری ہیں اور آگے بڑھئے ------ ارشاد ہوا کہ منافق یہ کہتے ہیں کہ -----

**ما وعدنا اللہ و رسولہ الا غرورا☆** (سورہ احزاب آیت ۱۲)

"آج اللہ اور اس کے رسولؐ دونوں نے دھوکا دیا۔" منافق کہتے ہیں۔ تو منافق بھی کم از کم اس وقت اتنا جانتے تھے۔ منافق بھی اس وقت اتنا جانتے تھے کہ اللہ کا کہا ہوا کچھ سنائی نہیں دیتا۔ رسولؐ نے وعدہ کیا تھا کہ جنگ احزاب فتح ہو گی۔ تو منافق بھی یہ کہتا ہے کہ رسولؐ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا۔

**ما وعدنا اللہ و رسولہ☆** (سورہ احزاب آیت ۱۲)

اور پھر آگے یہی سورہ۔ ارشاد ہوا۔ اور صاحبان ایمان نے کہا ــــــ

**ھذا ما وعدنا اللہ و رسولہ ☆** (سورہ احزاب آیت ۲۲)

یہ ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کا وعدہ۔ اور پھر کہا ــــــ

**صدق اللہ و رسولہ ☆** (سورہ احزاب آیت ۲۲)

"اللہ بھی سچا رسولؐ بھی سچا۔" اللہ بھی سچا رسولؐ بھی سچا۔

اللہ نے سچ کہا۔ صدق اللہ اور اس کے رسولؐ نے بھی سچ کہا۔ اور اسی سورہ میں آیتیں ہیں۔ یہ کیوں دشمنی تھی ــــــ کہا ــــــ

**ما نقموا الا ان اغنھم اللہ و رسولہ☆** (سورہ توبہ آیت ۷۴)

"یہ دشمن اسی بات پر ہو گئے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے ان کو دولت مند بنایا۔" اب ان کا پیٹ بھر گیا ہے۔ اب یہ دشمنی کر رہے ہیں۔ تو دولت کس نے دی؟ جنگ کیسے فتح ہوئی؟ مال غنیمت کیسے بٹا؟ فقراء مکہ مدینہ کیسے دولت مند ہو گئے۔ مگر کہا ــــــ کہ

**ما نقموا الا ان اغنھم اللہ و رسولہ ☆** (سورہ توبہ۔ آیت ۷۴)

مگر یہی کہ اللہ اور اس کے رسولؐ نے ان کو غنی کر دیا۔ اللہ اور اس کے رسولؐ نے ان کو دولت مند کر دیا تھا تو اب دیکھتے جایئے اللہ کے ساتھ رسولؐ ــــــ اللہ کے

ساتھ رسولؐ ـــــ

**انما ولیکم اللہ و رسولہ** ☆ (سورہ مائدہ آیت ۵۵)

"اللہ بھی ولی رسول بھی ولی۔"

**من یطع الرسول فقد اطاع اللہ** ☆ (سورہ نساء آیت ۸۰)

"جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔" یہ ستر (۷۰) پر چار (۴) مقامات ہیں قرآن میں کہ جہاں اپنے نام کے ساتھ رسولؐ کا نام لیا۔ آج اس فکر کو ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانا چاہئے کہ اگر بار بار کوئی ختمی مرتبتؐ کا نام لے تو آپ یہ نہ کہیں کہ اللہ کا نام کیوں نہیں لیتا۔ اللہ کا نام' نام ختمی مرتبتؐ کا راز ہے۔ نام ختمی مرتبتؐ کی روح ہے۔ نام ختمی مرتبتؐ کے لئے سر خفی ہے کنز مخفی ہے۔ دونوں میں اتنا ربط ہے۔ اور پھر یہی سورہ کہ جہاں ارشاد ہوا کہ ان لوگوں نے مسجد بنائی۔ (تین دن پہلے بھی یہ آیت پڑھی تھی مگر یہ بحث نہ تھی اس وقت کسی اور منزل پر گفتگو ہو رہی تھی۔) یہ وہ لوگ ہیں جو مسجد بنا رہے ہیں۔

**و الذین اتخذ وا مسجدا ضرارا و کفرا و تفریقا بین المومنین** ☆ (سورہ توبہ آیت ۱۰۷)

یہ کیوں بنا رہے ہیں۔ دیکھئے پھر اپنے نام کے ساتھ رسولؐ کا نام لیا۔

**لمن حارب اللہ و رسولہ** ☆ (سورہ توبہ آیت ۱۰۷)

پناہ گاہ بنا رہے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے لڑیں۔ کس کی مجال ہے جو اللہ سے لڑے ـــــ کس کی مجال ہے جو اللہ سے لڑے۔ کوئی ہے وہ دیوانہ جو غیر مرئی طاقت کے مقابل میں لشکر آراء ہو۔

نہیں ـــــ کہا ـــــ رسولؐ اگر تجھ سے لڑتا ہے تو اپنا نام ہم پہلے لیں گے ـــــ کہ ہم سے لڑتا ہے جو رسولؐ سے لڑتا ہے۔ اور پھر دونوں کو جمع کیا۔ کہ یہ مسجد کہیں

گاہ ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے لڑتے ہیں۔

**حارب اللہ و رسولہ** ☆ (سورہ توبہ آیت ۱۰۷)

اب اور آگے یہ تین منزلیں ہیں۔ سورہ احزاب۔ سورہ احزاب کی دو آیتیں ایک آیت کے بعد دوسری آیت ایک آیت میں تو نبیؐ کو مرکز بنا کر اپنے کو بھی ----- اپنے کو بھی ---- اس مرکز کے لئے ----- اس مرکز کے لئے وقف سے ارسال رحمت بنایا ----- گفتگو سمجھ میں آئی ----- نبی درمیان میں اللہ درود بھیجتا ہے۔ ملا ئکہ درود بھیجتے ہیں۔ صاحبان ایمان تم بھی درود بھیجو حکم یہ ہے۔ **اللہ حی قیوم لم یزل لا یزال** ملا ئکہ بڑی طویل عمر رکھنے والے صاحبان ایمان کا سلسلہ قیامت تک باقی فقط نبیؐ نہیں ہے مگر درود بھیجو صاحبان ایمان درود بھیجو کس پر؟ --- کس پر؟ --- قبر پر ----- قبر پر ----- نہیں ----- صلو علیہ اس پر درود بھیجو ---- اس پر ---- اس پر ---- کہ جس کو قبر نہ معدوم کر سکی نہ فنا کر سکی۔ تو اب آپ نے دیکھا پہلی آیت کو تو مرکز بنایا۔ اور دوسری آیت اس کے ساتھ یہ ایک آیہ درود ہے اور ایک آیہ اذیت ہے۔ ایک کے بعد ایک آیت سورہ احزاب

**ان اللہ و ملا ئکتہ یصلون علی النبی یا یھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما** ☆ (سورہ احزاب آیت ٦٥)

اور دوسری آیت -----

**ان الذین یوء ذون اللہ و رسولہ** ☆ (سورہ احزاب آیت ۵۷)

اور وہ لوگ جو اللہ کو اذیت دیتے ہیں رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں۔ جو لوگ اللہ کو اور اس کے رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں کوئی بات سمجھ میں آئی۔ اللہ کو کس نے اذیت دی اللہ کو کوئی ہے اذیت دینے والا؟ نہیں ---- میرے رسولؐ کو اگر اذیت دی تو مجھے اذیت دی۔

**لعنھم اللہ فی الدنیا و الآخرۃ** ☆ (سورہ احزاب آیت ۵۷)

"دنیا میں بھی لعنت آخرت میں بھی لعنت" جونبیؐ کو اذیت دے وہ اللہ کو اذیت دے۔ اللہ کی اذیت سمجھ میں نہیں آتی کہ ہے کوئی موذی جو اللہ کو نقصان پہنچائے --- نہیں --- اپنا نام ہر جگہ نبیؐ کے نام کے ساتھ لے کر نبیؐ کے احترام کو بتلایا کہ ان کو ہم سے جدا نہ کرنا --- ان کو ہم سے جدا نہ کرنا۔ بحمد للہ۔ مسلمانوں نے حج کیا۔ لاکھوں کی تعداد میں حج کرکے آئے۔ لاکھوں کی تعداد میں حج کرکے آئے۔ ظاہر ہے کہ کم از کم ان حاجیوں کو تو پیغام دینا چاہیے۔ سارے مسلمانوں کو یا کم از کم ان دوستوں کو جو استقبال کے لئے آتے ہیں۔ تو ہم صرف مکہ جاکر نہیں آئے۔ ہم صرف خانہ کعبہ جاکر واپس نہیں ہوگئے۔ بلکہ ارشاد رسولؐ تھا جو مکہ جائے مدینہ نہ آئے **فقط جفا الی** اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔ اس نے مجھ پر ظلم کیا جو مدینہ نہ آئے۔ اور جو رسولؐ کو اذیت دے۔ حج بھی کرے۔ نتیجہ آپ کو معلوم ہے آیت کا کیا حشر ہو۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں انکا انجام کیا ہے معلوم ہے آپ کو --- اور پھر حج کے لئے جائے مدینے کو چھوڑ دے کیا ضرورت ہے مدینے کی۔ مدینہ کی وہ **حی قیوم لم یزل و لا یزال** کا مکان ہے وہاں چلو --- یہ تو مرگئے۔ کہا نہیں جاؤ --- اب آپ وہاں جاتے ہیں تو وہاں کیا کرتے ہیں مسلمان --- وہاں کیا کرتے ہیں۔ وہاں جاکے قبر کے پاس آج بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ کوئی ماہیت سلام کو جانے یا نہ جانے ان کو یہ کہنا پڑتا ہے۔

**السلام علیک یا رسول اللہ**

علیک تجھ پر بھی اور یہاں بھی دونوں حضورؐ کے لئے ہیں۔ غیب کیلئے نہیں۔

**السلام علیک یا رسول اللہ**

"سلام ہو تجھ پر اللہ کے رسول" اور پھر اس کے بعد سورہ نساء کی آیت کو پڑھنا پڑتا

ہے اور وہ آیت یہ ہے کہ وہ لوگ جو گناہ پر گناہ کریں۔

**جاء و ک فا ستغفر وا اللہ☆** (سورہ نساء آیت ۶۴)

اور تیرے پاس آئیں اور اللہ سے مغفرت طلب کریں۔

**و استغفر لھم الرسول☆** (سورہ نساء آیت ۶۴)

تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا پائیں گے۔ فقط ان کے طلب مغفرت سے نہیں جب تک کہ تو سفارش نہ کرے۔ ارے وہ مرگیا نہ ----- اور آج سورہ نساء کی آیت قبر پر پڑھی جاتی ہے۔

**جاء و ک فا ستغفر وا اللہ و استغفر لھم الرسول☆ لو جد وا اللہ توابا رحیما☆**
(سورہ نساء آیت ۶۴)

جو تیرے پاس آتے ہیں۔ جاء و ک تیرے پاس آتے ہیں اور اللہ سے طلب مغفرت کرتے ہیں یہ (CONSTRICTION) سمجھ میں نہیں آتا۔ آتے ہیں تیرے پاس طلب مغفرت کرتے ہیں مجھ سے میں کیسے مان لوں۔ جب تک کہ تو درمیان میں نہ آئے۔

**لو جدوا اللہ توابا رحیما☆** (سورہ نساء آیت ۶۴)

"وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحیم پائیں گے۔" تو اب آپ نے دیکھا کیا زحمت ہے انسان کے لئے۔ انسان کے لئے کیا زحمت ہے کہ جس قرآن کو کلیجے سے لگا رکھا ہے کہ یہی کافی ہے وہی قرآن قدم قدم پر تنبیہہ کرتا جا رہا ہے۔ کہ خبردار کہیں احترام ختمی مرتبتؐ میں کمی نہ ہو۔ احترام ختمی مرتبتؐ میں کمی نہ ہو۔ میں ----- میں ان مجلسوں میں آج سے نہیں ہمیشہ سے میری عادت ہے کہ ذات خاتمؐ کے متعلق عرض کرتا ہوں فقط اس لئے ----- اس لئے کہ جہاں ختمی مرتبتؐ ہی کے لئے انسان کے دل میں شبہ ہو جائے وہاں آگے بڑھنے کا کیا امکان ہے۔ آگے بڑھنے کا کیا امکان

ہے ـــــ اس لئے مجلس حسینؑ کا واحد مقصد یہ ہے کہ ان کے نانا کے پیغام کی حفاظت کی جائے۔ اور ان کے نانا کے احترام کو منوایا جائے اور ان کے نانا کی عظمت کو دلوں میں قائم کیا جائے۔ یعنی حسینؑ شہید ہیں اس لئے زندگی ہے تو جب تک وہ بظاہر عالم حیات میں تھے جب بھی ان کی یہی تمنا تھی کہ کوئی نانا کے حکم کے خلاف نہ جائے۔ الجھ گئے اسی بات پر کہ ناناؐ جس کو حرام قرار دیتا ہے یہ اس کو کیوں حلال قرار دے۔ اور جان دیدی۔ سر کٹا دیا۔ شہادت پائی۔ حیات جاوداں لے لی۔ حیات جاوداں کا مقصد یہی تھا جو حیاب دنیوی کا تھا کہ ناناؐ کا احترام ناناؐ کی عظمت۔ اب اگر نام محتمی مرتبتؐ کا بار بار لیا جائے تو کیا کوئی اتنی تمیز نہیں کر سکتا کہ وہاں خدا کا تذکرہ نہیں ہے۔ ہاں خالق کل ایک ہے جو وحی آئی ـــــ

**انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ و واحد☆** (سورہ کہف آیت ۱۱۰)

"مجھ پر وحی آئی کہ تمہارا خدا ایک ہے۔" مجھ پر وحی آئی۔ تم پر نہیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ خدا ایک ہے مگر میں عبد ہوں۔ عبد ہوں۔ میں اس کا بندہ ہوں۔ میں اس کا بندہ ہوں۔ وہ تو حی قیوم ہے۔ اس کی بقاء کا کیا کہنا مگر میری بقا کو تو دیکھو میں نہ رہوں گا پھر بھی باقی ـــــ میں سمجھتا ہوں ذرا سا آپ توجہ کریں گے۔

بشر پھر بھی باقی ـــــ آیئے تجزیہ کریں۔ یہ اذان میں آپ نے کس کا نام لیا۔ **اشھد ان لا الہ الا اللہ** کے بعد کس کی رسالت کی شہادت دی۔ کیا ضرورت ہے۔ کیا ضرورت ہے خدا کے پرستاروں کو خداء واحد قیوم لم یزل لا یزال کے ماننے والوں کے لئے تو فقط اللہ کا نام ہی کافی ہے۔ بات اتنی ہی ہے کہ اللہ کے نام کو باقی رکھنے کے لئے ایک قلعے کی ضرورت ہے۔ ایک ایسے حصار کی ضرورت ہے کہ جہاں وہ نام واقعی محفوظ رہ سکے۔ اس لئے عقلمند انسان نے رسالت کی حصار دی ـــــ رسالت کی حصار دی کہ انہوں نے بنایا تھا دین کو۔ آج بھی بتائیں گے۔ اب رسالت کے گرد۔

رسالت کے گرد شہادتیں حائل ہیں۔ حصار پر حصار اور اس طرح سے توحید کو بچایا۔ تو یہ بندوں کا ذکر ہے۔ بندوں کا۔ عظمت سے آنکھیں جھکا لیں یہ شرک نہیں ہے۔ احتراماً بوسہ دے دیا شرک نہیں ہے۔ احترام اور عظمت کا خیال کرتے ہوئے کسی مقام پر سر جھک گیا سجدہ نہیں ہے۔ پریشانی کیوں۔ پریشانی کیوں ہے۔ اس مسئلے میں انسان کیوں مبتلا ہے۔ اور صرف یہ دعویٰ کہ ہم صرف اللہ ہی کے پرستار ہیں یہ اسی وقت ممکن ہے جبکہ سلسلہ خاتیت کو ختم کرنا پڑے اور اسے ختم کرنا ہو گا۔ کہ سلسلہ خاتیمت نہیں ہے اللہ ہے۔ اللہ ہے تو دیکھا آپ نے سلسلہ خاتیت کو وہ ختم کرتا ہے۔ جو اپنے انا کو فروغ دیتا ہے وہ نہیں ہے۔ یہ نفسیاتی بحث ہے آپ سمجھ رہے ہیں۔ یعنی جس نے کہا شرک ہے۔ تو اس نے کیا کیا اس نے رسولؐ کو ہٹا کے اپنے کو ابھارا۔ اپنے کو ابھارا۔ تو یہ کہنے والا تو مشرک نہیں یہ ابھارنے والا تو ہے۔ یہ اپنے سر کو بلند کرنے والا تو ہے۔ جو اپنے انا کو منوانا چاہتا ہے۔ تو اس طرح سے ایک مرتبہ پھر آپ غور کریں تو پتہ چلے کہ توحید رسالت چاہتی ہے۔ توحید مجرد ناقابل فہم ہے۔ (ABSTRACT UINTY OF GOD) کا کوئی تصور آپ کے ذہن میں نہیں آ سکتا۔ اسی واسطے آپ نے کہا ایک عرش ہے ایک کرسی ہے۔ ایک اس کا تخت ہے۔ ایک بیٹھنے کی جگہ ہے۔ اس کے نگہبان ہیں اس کے فرشتے ہیں اسکا ایک مکان ہے۔ مکان پر غلاف ہے۔ اس مکان کے گرد اطراف پھرنا چاہئے۔ یہ سب رسوم کیوں پیدا ہوئے تاکہ کوئی چیز تو ذہن میں آئے رسم پر رسم کی ابتداء کی فقط اس لئے کہ توحید سمجھ میں آ جائے اور نبیؐ پکار رہا ہے کہ توحید مجرد ہے یقیناً اس میں تجرید ہے۔ اس میں تنزیہ ہے مگر اس کے لئے ایک ہی صورت ہے۔ تسلیم ---- بہت غور سے سنئے گا تسلیم ---- اسلام ---- اور اسلام وہ بھی مجرد ہے۔ (ABSTRACT) توحید کی طرح سے جب تک کہ مجسم نہ ہو۔ اسلام مجرد ہے۔ مجسم ہو جائے تو محمدؐ ہے ----

اسلام مجرو ہے۔ مجسم ہو جائے تو محمدؐ ہے۔ اور اس اعتبار سے مسلم وہ ہے جو ختمی مرتبتؐ کے احکام پر چون و چرا کئے بغیر تسلیم کے ساتھ آگے بڑھ جائے۔ اور جو یہ نہ کہے کہ یہ کیوں؟ اس لئے کہ اگر آج آپ کی زبان سے یہ جملہ نکل گیا کہ ہم نے اسلام کو زمانے کی قید سے آزاد کر دیا وہ جو' آنی' فانی' مکانی' زمانی' مصلحتیں تھیں کہ جس کے بنا پر بہت سے چیزوں کو اس وقت ناجائز قرار دیا گیا تھا۔ آج وہ جائز ہے اگر یہ کہنے کی کوشش کی تو اس کے معنی یہ ـــــ اس کے معنی یہ کہ آپ کلمے کا صرف پہلا جز پڑھئے اور دوسرے جز کی جگہ اب اپنا نام رکھ لیجئے ـــــ اس واسطے کہ یہ آپ کا پیغام ہے۔ کہ رخ بدل گیا۔ حالات بدل گئے احکام بدل دو۔ جہاں یہ غلطی کی ملت نے ظاہر ہے کہ اس کے لئے سوائے رسوائی کے اور کچھ نہیں۔ سوا رسوائی کے اور کچھ نہیں۔ ملت کی یک جہتی اسی میں ہے کہ جس کو دائرہ امکان میں خالق نے مرکز بنایا ہے۔ اس کی مرکزیت کو باقی رکھا جائے۔ کہنے کو سب کہتے ہیں "لولاک" مگر معنی بھی سمجھ میں آئے ـــــ تو نہ ہوتا تو آسمان و زمین نہ ہوتے اور تو آج اگر نہ رہے تو وہی کیفیت ہے دنیا کالعدم ہو جائے ـــ دنیا کالعدم ہے اس لئے ختمی مرتبتؐ پر نگاہ جمتی ہے۔ نگاہ جمتی ہے۔ اسی لئے کہا۔

بشر مثلکم یو حی الی☆ (سورہ کہف آیت ۱۱۰)

کہ کچھ تو انس ہے جنس سے مانوس ہونے کا مقام ہے نزدیک جانے کی ایک کیفیت ہے تو ہم جا رہے ہیں اس کی بارگاہ میں پہچانا ہے اسے دیکھا ہے محبت ہے انسان کو انسان سے محبت ہوتی ہے مگر جب اس کی بارگاہ میں دیکھا تو دیکھا کہ ساری کائنات کا مالک کوئی کے کے فقیروں کے گھرانے سے نہیں تھا۔ ہاشم کا گھرانہ تھا عبدالمطلب کا گھرانہ تھا۔ خدیجہؑ کی دولت تھی اور ان سب کے باوجود وہ کہتے تھے کہ میں اس غنی کا بندہ ہوں۔ اس غنی مطلق کا بندہ ہوں کہ اپنے آپ کو ہمیشہ فقر میں پاتا ہوں۔ ف۔ ق۔

# مجلس ہفتم

## "توحید اور شرک"

۱۔ ہدایت کے لئے مسلسل رسولؐ آئے۔

۲۔ رسولوں کو جھٹلانے پر بڑی بڑی مملکتوں کو تباہ کر دیا گیا۔

۳۔ سینے میں دل اندھے ہو جاتے ہیں۔

۴۔ اللہ کی تکذیب پر شہر برباد نہیں کئے گئے لیکن رسولوں کی تکذیب پر ملک تباہ کر دیئے گئے۔

۵۔ رسولؐ کی رسالت کے دو گواہ اللہ اور عالم کتاب۔

۶۔ تثلیث اور توحید۔

۷۔ رسولؐ کا صاحب اولاد ہونا منافی توحید نہیں۔

۸۔ مباہلہ توحید اور شرک کی جنگ تھی، اس لڑائی میں جھوٹوں کے لئے بددعا ہے۔

۹۔ نبیؐ کو جھٹلانے والا موحد نہیں ہے۔

۱۰۔ توحید اور شرک کا انجام صدق اور کذب ہے۔

۱۱۔ سکینہؑ بی بی کی پیاس اور کلام میر انیس

۷ محرم ۱۳۹۲ھ ۔ ۲۳ فروری ۱۹۷۲ء

(نشتر پارک کراچی)

# مجلس ہفتم

## موضوع:- توحید اور شرک

توحید اور شرک کے عنوان پر ساتویں تقریر آپ کے ذوق سماعت کے لئے ہدیہ ہے۔ میں آپ کے اس مسلسل توجہات کا شکر گزار ہوں کیونکہ ہم ذکر میں ایک تسلسل چاہتے ہیں۔ اس لئے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ حضرت متعال ذات واجب الوجود نے اس عالم تکوین میں سوا انسان کے کسی کو ذمہ دار نہیں بنایا۔ ارض و سما کرۂ سماوی' دشت و جبل' شمس و قمر کسی کو (RESPONSIBLE) قرار نہیں دیا گیا۔ یعنی کوئی مسئول نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ ساری کائنات ارشاد "قدرنا" کے مطابق مقدرات "عزیز علیم" کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دے رہی ہیں۔ صبح کو آفتاب نکلے' شام کو غروب ہو' شام کو چاند نکلے صبح کو نظر نہ آئے' تارے نکلیں اور جھلملا جائیں' ہوائیں چلیں' موسم بدلیں' دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن یہ سب مقدرات عزیز علیم ہیں جہاں مسئولیت نہیں ہے۔ مسئولیت شروع ہوتی ہے عقل سے جہاں عقل دی وہاں (RESPONSIBLE) کیا۔ مسئول ہوا۔ ذمہ دار ہوا۔ اور جب عقل جیسی حجت باطنی عطا کی تو لازم یہ تھا کہ اس باطنی نگاہ کے لئے نمایاں ظاہری روشنی دی ہو۔ آنکھ دیکھتی ہے مگر جب تک کہ خارج سے نور نہ آئے آنکھ دیکھ نہیں سکتی۔ گھٹا ٹوپ اندھیرے میں دیکھنے والی آنکھیں بھی بیکار ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے خارج سے نور آئے اسی طرح عقل کو باطنی حجت قرار دے کر ظاہری نور کے لئے حجت ظاہری دیدی۔ انبیاء آئے رسول آئے اس کے پیغامبر آئے اور ہم جس دور میں آئے مبارک دور تھا۔ عجب میمنت والا دور تھا کہ جب ہمارا ہادی آیا وہ یہ پیغام

لیکر آیا کہ اب نبوت ختم ہوئی اب کوئی پیغام تازہ نہیں آئے گا اب کوئی خبر نئی نہیں آئے گی۔ اور وہ حجت الٰہی کے سلسلے میں آیا جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے میں ابھی عرض کر رہا تھا کہ آپ کی فکر مسلسل رہے۔ شیطان کے لئے جو اس نے ایک پروگرام تیار کیا تھا۔ سجدہ نہ کرنے کے بعد اس پروگرام میں بڑی اہمیت تھی۔ اس نے کہا میری زندگی تو گزر گئی خدا کو ایک مانتے مانتے اب وہ کیا صورت ہو کہ جہاں گمراہی عام ہو تو اس کے لئے عجیب و غریب نسخہ اس نے تلاش کیا اور وہ نسخہ اس طرح سے کہا گیا کہ ہر نفس انسانی میں اتر کے اس نے کہا یہ جو حجت آئی ہے یہ نوحؑ یہ ابراہیمؑ یہ موسیٰؑ یہ عیسیٰؑ ارے یہ تم جیسے انسان ہیں۔ یہ تمہارے ہی جیسے انسان ہیں۔ تمہارے ہی طرح کھاتے پیتے، چلتے پھرتے، سوتے جاگتے ہیں اس لئے کہ یہ کیا خبر یہ کیا کہہ رہے ہوں گے۔ چنانچہ اس نے سلسلہ ہدایت میں شک ڈال دیا۔ شیطان نے سلسلہ ہدایت میں شک ڈال دیا۔ فرعون موسیٰؑ کی پرورش کرتا ہے۔ مگر جب موسیٰؑ اعلان کرتے ہیں کہ میں نبی ہوں تو نبوت میں شک کرتا ہے۔ تو نبوت میں شک کرتا ہے کہ تم تو میرے پاس پرورش پا رہے تھے آج تم نبی کیسے ہو گئے۔ ابراہیمؑ اسی قبیلے میں پرورش پاتے ہیں جو قبیلہ بت پرست ہے۔ ابراہیم بتوں کو توڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں میری بات مانو لوگ ابراہیمؑ پر اعتراض کرتے ہیں کل تک تو آپ ہمارے ساتھ تھے۔ تو شیطان چاہتا ہے کہ سلسلہ ہدایت منقطع ہو جائے۔ یا سلسلہ ہدایت میں شک آ جائے۔ یا یہ کہ نبیؐ کو دنیا مجنون کہنے لگے۔ نبیؐ کو دیوانہ کہنے لگے تاکہ یہ پیغام ہی دنیا تک نہ پہنچ سکے کہ اللہ کی مرضی کیا ہے۔ یہاں تک انسان کی مسئولیت مسلم تھی۔ اللہ نے کوششوں پر کوششیں کیں یہاں تک کہ سب کے خاتمے پر وہ انسان کامل آیا۔ جس کی امت میں ہونے کا ہم کو شرف ہے۔ چنانچہ آواز آئی کہ یہ کوئی نیا پن نہیں ہے۔ انوکھا پن نہیں ہے۔

ہم نے تیری طرف وحی کی ہے یہ سورہ نساء

**انا او حینا الیک کما او حینا الی نوح و النبین من بعدہ و او حینا الی ابراہیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب و الا سباط و عیسی و ایوب و یونس و ہارون و سلیمان و اتینا داود زبورا☆** (سورہ نساء آیت ۱۶۳)

"ہم نے اسی طرح سے تیری طرف بھی وحی کی جیسے گزشتگان کی طرف کی تھی۔ آدمؑ کی طرف نوحؑ کی طرف ابراہیمؑ کی طرف اور پھر نوحؑ کی اولاد کی طرف۔"

**او حینا الی نوح و النبین من بعدہ ☆** (سورہ نساء آیت ۱۶۳)

"آدم کا ذکر نہیں ہے نوحؑ کی طرف وحی کی ہے اس کے بعد جو انبیاء کی طرف وحی کی اور اس کے بعد کہا یہ سلسلہ وحی آگے بڑھا یہاں تک کہ ہم نے داؤدؑ کو زبور عطا کی۔"

**و رسلا قد قصصنهم علیٰک من قبل و رسلا لم نقصصهم علیٰک☆** (سورہ نساء آیت ۱۶۴)

"کچھ رسول ایسے تھے جن کی ہم نے تفسیر کی کچھ رسول ایسے تھے جن کی ہم نے تفسیر نہیں کی۔"

**و کلم اللہ موسی تکلیما☆** (سورہ نساء آیت ۱۶۴)

"اور موسیٰ کو ہم نے کلام کی منزل پر پہنچا دیا۔" ہم نے موسیٰ کو تکلم کی منزل تک پہنچا دیا اب اس کے بعد

**رسلا مبشر ین و منذ ر ین لئلا یکون للناس علیٰ اللہ حجتہ بعد الرسل☆ و کان اللہ عزیزا حکیما☆** (سورہ نساء آیت ۱۶۵)

"ہم نے ڈرانے والے رسول بھیجے بشارت دینے والے رسول بھیجے تاکہ رسولوں کے آ جانے کے بعد انسانوں کو اللہ کی بارگاہ میں کوئی حجت باقی نہ رہے کہ کہاں تھا تیرا

ہادی۔ کہاں تھا تیرا رستہ بتلانے والا کہاں تھا ہم کو قعر مذلت سے نکالنے والا ہم نے تمری طرف بھی وحی کی گزشتگان کی طرف بھی وحی کی راستہ انہوں نے بھی بتلایا راستہ تو نے بھی بتلایا اگر کوئی راستے سے انکار کر دے یعنی اگر کوئی انبیاء کی تکذیب کرے اگر کوئی انبیاء کو جھٹلائے تو اس نے میرے پیغام کو جھٹلایا اس نے میری تکذیب کی کل کی تقریر یہی تھی کہ اس نے اپنا اور اپنے رسولؐ کا نام ساتھ لیا اتنی مرتبہ کہ دنیا کو حیرانی ہوئی۔ دنیا کو حیرانی ہوئی کہ جب اپنا نام لیتا ہے اپنے رسولؐ کا نام بھی لیتا ہے۔ اذیت رسولؐ کو ہے خدا کو بھی ہے۔ جو لوگ رسولؐ سے لڑتے ہیں اللہ سے لڑتے ہیں۔ جو رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہ سب نام ساتھ لے کر یہ بتلانے کی کوشش کی کہ اگر اس رسولؐ کی تکذیب کی جھٹلایا تو سورہ حجر سورہ نساء میں آپ اس نتیجے پر پہنچے کہ انبیاء آئے رسول بھی آئے اب اس لئے انبیاء آئے کہ حجت انسان منقطع ہو جائے۔ تو انسان معبود کے سامنے یہ نہ کہہ سکے کہ ہمیں تو علم ہی نہیں تھا۔ شیطان کی کوشش یہ تھی کہ سلسلہ نبوت کو منقطع کر دے۔ سلسلہ ہدایت کو ختم کر دے یا اس میں رائے شک و شبہ نکالے کہ یہ صحیح الدماغ نہیں ہے تو ایسی منزل پر ارشاد ہوا "قل" تم کہو اے حبیبؐ پھر وہی تم کہو "قل"

**قل انما اعظکم بواحدۃ ☆ (سورہ سبا آیت ۴۶)**

"میں تم سے ایک بات کہتا ہوں ایک بات ایک وصیت کرتا ہوں۔"

**قل انما اعظکم بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنی و فرادی ☆ (سورہ سبا آیت ۴۶)**

"یا تم ایک یا جماعت کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ۔ انفرادی طور پر کھڑے ہو جاؤ یا اجتماعی طور پر قیام کرو اللہ کے لئے۔" میرے لفظوں پر غور کیجئے اور اس آیت کی شان و جلالت کو دیکھئے۔

**تقوموا للہ مثنی و فرادی ☆**

یاد تو دو دو مل کر کھڑے رہو یا ایک ہی کھڑے رہو اللہ کے لئے بھی کیا کریں کھڑے ہو کر ڈھونڈیں کہ اللہ ایک ہے یا نہیں ہے۔ کھڑے ہو کر کیا کریں؟ قیام کر کے کیا کریں؟ اللہ کی واحدانیت میں عقل کو دوڑائیں کہ وہ کس طرح سے ایک ہے۔ نہیں ---- نہیں ---- میں صرف ایک بات کہتا ہوں "قل" تم کہو۔
کہ جماعت کے ساتھ کھڑے ہو یا اکیلے کھڑے ہو اللہ کے لئے قیام کرو ---- یہ تم فکر کرو ----

**ثم تتفکرو ☆ ما بصاحبکم من جنتہ☆** (سورہ سبا آیت ۴۶)
"تمہارا نبی دیوانہ تو نہیں ہے۔" یعنی اتنے انتظامات کے ساتھ کھڑے رہو اللہ کے لئے قیام کرو پھر فکر کرو۔ نبیؐ دیوانہ تو نہیں ہے تو آپ یہ دیکھیں کہ نبیؐ کی صحت دماغی یا عدم صحت دماغ سے توحید الہٰی پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ اگر آپ صرف مدار دین کو توحید پر رکھ کر آگے بڑھیں تو وہیں تو یہ حکم ہو رہا کہ توحید وہ نہیں ہے کہ جہاں تم صرف میری ذات کی یکتائی کو مانو ---- توحید یہ بھی ہے کہ میرے حکم کو مانو میرے فرستادہ کو مانو۔ اس کے پیغام کو مانو نہیں ---- اس کے پیغام کو میرا پیغام جانو اس کے حکم کو میرا حکم جانو اس کی مرضی کو میری مرضی تسلیم کرو۔
**وما تشاء و ن الا ان یشاء اللہ ☆** (سورہ دہر آیت ۳۰)
"تم نہیں چاہتے ہو مگر وہی چاہتے ہو جو خدا چاہتا ہے۔" تو اس منزل پر توحید میں وہ تجرد جو آپ ڈھونڈ رہے ہیں تو جہاں ہم یہ سمجھیں کہ کسی بند گوشے میں مکان کے انسان سر کو جھکا کر بیٹھ جائے اور یہ کہے کہ ہم موحد ہیں ---- اللہ ---- اللہ ---- اللہ ---- اللہ تو پھر حجتوں کی کیا ضرورت ہے۔ انبیاءؑ کی کیا ضرورت ہے احکام کی کیا ضرورت ہے قرآن کی کیا ضرورت ہے اور اگر یہ قرآن ہے اور پیغمبرؐ کا ارشاد ہے تو پھر یہ بھی سمجھنا ہے کہ یہ توحید ہی کا ایک واضح رخ ہے توحید ہی کا ایک رخ ہے کہ

وہ ہے ---- وحی آئی ---- آپ کو معلوم ہے کہ ہزاروں بزرگ تھے جو پیغمبر سے ملتے جلتے' ہر وقت آتے جاتے رہتے تھے جنہوں نے ختمی مرتبت' کو دیکھا تھا۔ مگر کسی نے کہا ہے کہ میں نے جبرئیل کو دیکھا کوئی مقام بتا دیجئے کہ جبرئیل مجھے نظر آئے۔ میں نے فرشتے کو دیکھا۔ جبرئیل کی صورت دیکھی۔ براق کی تصویر تو آپ کو مل جائے گی کیوں اس لئے کہ سواری کے تصور میں آپ نے اپنی سواری سے تشبیہ دے دی۔ اور ایک تصویر کھینچ دی۔ مگر کسی نے جبرئیل کی تصویر تو نہیں اتاری۔ اور اگر کسی نے اتارنے کی کوشش کی مسلمانوں کے علاوہ تو انہوں نے دو پر دکھلا دیئے اور اس کے ساتھ قرآن مجید نے پکار کے کہا۔

**ان الذین لا یو منو ن با لا خرۃ یسمعو ن الملا نکتہ تسمیتہ الا نثی☆** (سورہ نجم آیت ۲۷)

"جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتے وہ ملا ئکہ کو مونث سمجھے ہیں۔" اللہ کی بیٹیاں سمجھتے ہیں۔ پریاں سمجھتے ہیں کہ پریاں اتریں۔ پریاں آئیں۔ وہ انسان پر پریاں آتی ہیں اس عورت پر پریاں آتی ہیں بھئی یہ پرانی باتیں ہیں جو اب تک چلی آ رہی ہیں۔ یعنی فرشتوں کو یہ سمجھنا کہ یہ اللہ کی بیٹیاں ہیں وہ لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے یہ دونوں کا ربط تو دیکھئے آیت کا یہ لوگ آخرت پہ ایمان نہیں لاتے اور ملا ئکہ کو اللہ کی بیٹیاں جانتے ہیں۔ جبرئیل کو تو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ دعوی کیا ایک، عجیب بات ہے۔ کمال جذب میں کسی صوفی نے بھی مراقبے کے عالم میں جبرئیل کو نہیں دیکھا کمال جذب میں' مراقبے کے عالم میں کسی صوفی نے بھی جبرئیل کی نقشہ کشی نہیں کی کہ اس طرح کی صورت تھی پیشانی تھیں آنکھیں تھیں کچھ سمجھ میں نہیں آتا کس قسم کا فرشتہ ہے۔ کس قسم کا فرشتہ ہے اور پھر یہ کہ وہ فرشتہ ہے جو آدم کے وقت بھی تھا آج بھی ہے ہر نبی کو دیکھا ہر نبی کے لئے پیغام لایا بڑا طویل العمر فرشتہ ہے۔ بڑی

طویل عمر پائی ہے اور ظلم تو یہ ہے کہ قیامت تک اسے ہی رہے گا تو اس فرشتے کا کسی نے ذکر نہیں کیا کہ اس کی تصویر کیا ہے۔ اس کی تصویر کیا ہے فرشتے کے متعلق کوئی گفتگو نہیں ہے۔ تو پیغمبر کے پاس فرشتہ آیا تو کسی نے پوچھا اللہ کے رسولؐ ذرا اپنی نگاہوں سے بتلایئے کہ فرشتے کو آپ نے کیسے دیکھا کس شان میں دیکھا کس نظر سے دیکھا۔ یہاں بھی آپ کو تفصیل سے نہیں ملے گی۔ یہاں بھی آپ کو تفصیل نہیں ملے گی، فقط یہ کہ فرشتہ آیا اور وحی آئی۔ وحی آئی تسلیم کی منزل یہ تھی تب مسلمانوں نے کہا وحی آئی نہ کسی گواہ کی ضرورت تھی نہ کسی شہادت کی ضرورت کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی کہا کہ ہاں وحی آئی۔ یہ قرآن ہے۔ یہ قرآن ہے یہ اللہ کا کلام ہے ------ یہ اللہ کا کلام ہے۔ چھ ہزار چھ سو چھتیس (۶۶۳۶) آیتوں پر ختم کرکے کہا یہ اللہ کا کلام ہے۔ یہ قرآن ہے اب اگر اس میں تکرار پہ تکرار کرے کسی سورہ میں اکیس (۲۱) دفعہ

**فبای الاء ربکما تکذبان** ☆ (سورہ رحمان)

جب بھی اللہ کا کلام اور اگر سورہ مرسلات میں آٹھ (۸) مرتبہ کہے

**ویل یو مئذ للمکذبین** ☆ (سورہ مرسلات)

"ویل ہو جھٹلانے والوں کے لئے۔" جب بھی اللہ کا کلام تو اتنی تکرار کے بعد بھی یہ اللہ کا کلام کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے اکیس (۲۱) مرتبہ ایک سورہ میں پچپن ویں (۵۵) سورہ میں اللہ کا کلام اور اس منزل پر پہنچ کے اب بار بار یہ غصہ کہ جھٹلا رہے ہو تو پیغمبرؐ کو تسلی دی اب سورہ حج

**وان یکذبو ک** ☆ (سورہ حج آیت ۴۲)

"اے رسول اگر تجھے یہ لوگ جھٹلائیں۔ بہت غور سے سنئے اگر یہ لوگ تجھے جھٹلائیں

**و ان یکذبو ک فقد کذبت قبلھم قوم نوح و عاد و ثمود** (آیت ۴۲) **و قوم ابراھیم و قو لوط** (آیت ۴۳) **و اصحٰب مدین و کذب موسیٰ** (سورہ حج آیت ۴۴)

"تو تجھ سے پہلے ابراہیمؑ کی قوم نے ابراہیمؑ کو جھٹلایا نوحؑ کی قوم نے نوحؑ کو جھٹلایا عاد نے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا ثمود نے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور اس طرح سے قوم عاد و ثمود نے قوم ابراہیمؑ و لوطؑ نے بھی جھٹلایا ----- **و کذب موسیٰ** اور موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا گیا **فاملیت** "میں نے مہلت دی" میں نے مہلت دی ----- مگر **ثم اخذتھم** پھر اس کے بعد جب میں ان کا گلا دبایا ----- **فکیف کان نکیر** تو ان کو پتہ چلا کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے اور منکر کا مقام کیا ہوتا ہے۔

**فکاین من قریۃ اھلکنھا و ھی ظالمۃ فھی خاویۃ علیٰ عروشھا و بئر معطلۃ و قصر مشید** (سورہ حج آیت ۴۵)

"میں نے بڑے بڑے شہروں کو تباہ کر دیا میں نے بڑے بڑے ممالک کو تباہ کر دیا فقط اسی بات پر کہ انہوں نے نبی کو جھٹلایا تھا اور ظلم کیا تھا ----- ہم نے بڑے بڑے ملک تباہ کر ڈالے ہماری عزت و جلال کے سامنے کچھ نہیں ہے تکذیب نبی کی۔ نبی کی تکذیب کی ہم نے مملکتوں کو تباہ کر دیا تو آپ نے دیکھا -----

"ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے شہر کو الٹ دیا ہے ان کی چھتیں زمین پر تھیں' ان کے کنویں ویران ہو چکے تھے ان کے محلات شاہی زمین پر ڈھیر کر دیئے گئے تھے۔"

**افلم یسیر و افی الارض** ☆ (سورہ حج آیت ۴۶)

"کیا اب بھی زمین پر نگاہ نہ دوڑاؤ گے۔"

**فتکون لھم قلوب یعقلون بھا او اذان یسمعون بھا فانھا** ☆ (سورہ حج آیت ۴۶)

"کہ کاش عقل رکھنے والے دل پیدا ہو جائیں۔ سننے والے کان آ جائیں۔"

**فانھا لا تعمی الابصار** ☆ (سورہ حج آیت ۴۶)

"آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں۔"

**ولا کن تعمی القلوب التی فی الصدور** ☆ (سورہ حج آیت ۴۶)

"سینے میں دل اندھے ہو جاتے ہیں۔" بہت غور سے سنئے بہت ہی علمی گفتگو ہے۔ سینے میں دل اندھے ہو جاتے ہیں ------

نبی کی تکذیب کی ان کے دل اندھے ہیں۔ آنکھوں کو تو نظر آ رہا ہے۔ ان کے دل اندھے ہیں ---- تو حبیبؐ گھبرانا نہیں اگر کوئی تکذیب کرے --- میں یہ کہہ کر آ رہا ہوں کہ اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے وہاں یہ ارشاد ہو رہا ہے تو تم سے پہلے ہر نبی کو جھٹلایا گیا ----- ہم نے بھی اس کے بدلے میں ان کے شہروں کو ویران کر دیا۔ یہ نہیں کہ انہوں نے خدا کو متعدد ماننے کی کوشش کی میں نے تباہ کیا انہوں نے میرا شریک بنایا میں نے تباہ کیا ذات واجب ہر اس فکر سے بلند ہے اگر تم اس کا کسی کو شریک بناؤ تو وہ تمہارے ذہن میں شریک ہے تمہارے نفس میں شریک ہے اموال و اولاد میں شریک ہے ذات واجب پہ کوئی اثر نہیں پڑتا مگر نبیؐ کی اگر تکذیب کی اگر نبیؐ کو جھٹلاؤ تو اس کے پیغام کو روکو گے بہت غور سے سنئے پیغام کو روکو گے نتیجہ یہ کہ شیطان نے یہی کوشش کی کہ نبیؐ کو جھٹلاؤ نبی کو جھٹلانے کی کوشش پس یہی نبیؐ دیوانہ ہے اور بار بار قرآن نے کہا

**ما ضل صاحبکم و ما غوی** ☆ (سورہ نجم آیت ۲)

"تمہارا ساتھی بھٹکا نہیں ہے تمہارا ساتھی گمراہ نہیں ہوا ہے۔"

**ام لم یعر فو رسو لھم فھم لہ منکرون** ☆ (سورہ مومنون آیت ۶۹)

انہوں نے اپنے رسولؐ کو نہیں پہچانا۔

**ام یقو لو ن بہ جنتہ** ☆ (سورہ مومنون آیت ۷۰)

کیا یہ اپنے نبیؐ کو دیوانہ کہتے ہیں۔ ختمی مرتبتؐ کے لئے ارشاد ہو رہا ہے کیا یہ نبی کو

دیوانہ کہتے ہیں۔ مگر ----- مگر صورت حال یہ تھی کہ جہاں شک بیٹھ گیا تھا دیوانگی کا' اور وہ روز آخر تک گیا' اور دل میں یہ بات رہ گئی کہ شاید دیوانگی تھی اور نبیؐ کہہ رہے تھے کہ نہیں ----- نہیں میری منزلت کو اس قرآن میں دیکھو یہ قرآن وحی ہے -----

**انک لعلیٰ خلق عظیم** ☆ (سورہ قلم آیت ۴)

تو خلق عظیم ہے۔

**فکیف اذا جعنا من کل امتہ بشہید و جعنا بک علیٰ ھو لا ء شھیدا** ☆ (سورہ نساء آیت ۴۱)

ہر امت اپنے گواہ کو لے کر آئے گی۔ اور تم ان تمام گواہوں پر گواہ رہو گے۔ اور اے حبیب ----- حبیبؐ ----- مجھ پر تو گواہ ہے۔ میری توحید پر خود میں ہوں ----- ملا ئکہ ہیں۔ صاحبان علم ہیں۔ جاہلوں کی تو گفتگو ہی نہیں ہے ----- جاہلوں کی تو گفتگو ہی نہیں ہے۔ مگر حبیبؐ اگر یہ لوگ تمہارے مسئلے میں شک کریں۔

**یقول الذین کفر والست مرسلا** ☆ (سورہ رعد آیت ۴۳)

"اگر کافر یہ کہیں کہ تو مرسل نہیں ہے۔"

**قل کفی باللہ شھیدا بینی و بینکم و من عندہ علم الکتاب** ☆ (سورہ رعد آیت ۴۳)

"میرا گواہ اللہ ہے تمہارے اور میرے درمیان۔" دو گواہ چاہئیں نہ تم کو! تم کو دو گواہ چاہئیں۔ میرے پاس ہیں گواہ۔ ایک اللہ اور ایک وہ جس کے پاس علم کتاب ہے۔ آپ سلسلہ کلام کو سمجھ گئے۔ حبیبؐ اگر تیرے بارے میں شک کریں تو کہہ دے تو کہہ دے مالک یہ کونسا انصاف ہے کہ دو گواہ میں سے تو ایک گواہ نظر نہیں آتا ہے۔

**کفی باللہ شھیدا** ☆ (سورہ رعد آیت ۴۳)

"اللہ شہید ہے اللہ گواہ ہے۔"

**و من عندہ علم الکتٰب** ☆ (سورہ رعد آیت ۴۳)

"اور جس کے پاس علم کتاب ہے۔" تو اس کے معنی یہ کہ اللہ گواہ ہے تو اس سے پہلے کہہ چکا ہے رسول کہ یہ اللہ کا کلام ہے ---- یہ اللہ کا کلام ہے۔ تو اس طرح سے کلام الہٰی کو گواہ بنایا۔ کلام الہٰی کے عالم کو گواہ بنایا۔ اور کہا کہ یہ دو گواہ ہیں جو قیامت تک جائیں گے۔ یہ دو گواہ ہیں جو قیامت تک جائیں گے۔ کلام الہٰی بھی رہے گا۔ عالم بھی رہے گا دونوں کو الگ کرنے کی کوشش نہ کرو ---- آپ نے دیکھا پیغمبر دو گواہ قیامت تک کے لئے چھوڑ گئے۔ وہ دو گواہ تو اپنے لئے چھوڑتے ہیں۔ ان کی رسالت کے گواہ ہیں۔ ایک کتاب دوسرا عالم کتاب اور اس طرح سے عالم کتاب کی ضرورت گواہی کے لئے لازم ہو جاتی ہے ---- لازم ہو جاتی ہے ---- یہ آخری منزل ---- توحید کی ضد شرک ہے۔ شرک کی منزل یہ تھی ---- یہ تھی ---- کہ ایک کے تین حصے ہوئے۔ عیسیٰ' مریم' روح القدس۔ (TRINITY IN UNITY) تثلیث فی التوحید تو نتیجہ یہ ہوا کہ رسولؐ یہودیوں سے لڑتے ہیں۔ رسول مشرکین عرب سے لڑتے ہیں۔ کفار قریش سے لڑتے ہیں۔ یعنی لڑائیوں کا سلسلہ یہ ہے کہ ہجرت' بدر' احد' خندق' خیبر' فتح مکہ' حنین اور اس کے بعد چھوٹے چھوٹے ستاسی غزوات۔ رسولؐ سب سے لڑے مگر صرف ایک قوم تھی جو رسولؐ سے لڑنے کے لیے تیار نہ تھی۔ وہ کرسچن تھے (CHRISTIAN) نصرانی تھے۔ ان سے کوئی پیکار نہیں ہوئی اور سورہ برات کی آیتیں بھی آ گئیں مشرکین کو کعبہ جانے سے روک بھی دیا ایسے موقع پر ایک مرتبہ ---- ایک مرتبہ ---- ایک کو تین اور توحید میں تثلیث کو دیکھنے والے اپنے تقدس اپنی طہارت اپنی رہبانیت اپنی غیر متاہلانہ زندگی یہ الفاظ میرے سمجھ رہے ہیں! یعنی انہوں نے شادیاں نہیں کی تھیں۔ ان کی طویل

داڑھیاں۔ ان کے سفید کپڑے۔ ان کے ابرو ان کے آنکھوں کو چھپاتے ہوئے' اور جب راستے سے چلیں تو دنیا یہ سمجھے کہ اگر یہ لب ہلا دیں گے تو یقیناً آثار غضب پیدا ہو جائیں گے۔ ایسے موقع پر اس شرک کی نمائندگی کرتے ہوئے وہ ادھر سے نکلے اب سیدھے رسولؐ کی مسجد میں آئے۔ ناقوس کو پھونکا اور رخ بدل کر اپنے زانوؤں پر کھڑے ہو کر عبادت کی صحابہ کرام نے کہا اللہ کے رسولؐ یہ مسجد میں عبادت کر رہے ہیں کہا! پرواہ نہیں عبادت کرنے دو۔ عبادت کرنے دو ---- پوچھیں گے کہ ان کا منشاء کیا ہے۔ عبادت کے بعد رات ہو چکی رسولؐ نے پوچھا کیا منشاء ہے؟ جنگ کرو گے؟ فوجیں آئیں گی۔ کہا نہیں ہم آپ سے لڑیں گے نہیں۔ آپ سے لڑیں گے نہیں --- تو کہا پھر کیا کرو گے؟ کہا ہم استدلال چاہتے ہیں۔ حجت چاہتے ہیں۔ ایک مرتبہ رسولؐ نے آنکھیں بند کیں۔ جبرئیل آئے۔ اور آیت آئی

**فمن حاجک فیہ من بعد ما جاء ک من العلم ☆** (سورہ آل عمران آیت ۶۱)

"علم کے آجانے کے بعد اگر کوئی استدلال چاہتے ہیں تو کہہ دینا حجت کا موقع نہیں ہے۔"

**فقل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء کم و نساء نا و نساء کم و انفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکذبین ☆** (سورہ آل عمران آت ۶۱)

یہ جو رات کی گفتگو تھی۔ کہ کل صبح کو ہم اپنے بیٹوں کو لائیں گے تم اپنے بیٹوں کو لاؤ اور ہماری عورتیں بھی آئیں گی تمہاری عورتوں کو تم لاؤ۔ ہمارے نفوس کو ہم لائیں گے۔ تمہارے نفوس کو تم لاؤ۔ اللہ کے رسولؐ مقابل میں راہب ہے۔ جنھوں نے شادی نہیں کی ہے آپؐ کس کے بیٹوں کو بلا رہے ہیں؟ آپؐ کس کی بیویوں کو بلا رہے ہیں۔ مگر نہیں ---- نہیں توحید کے منافی نہیں ہے رسولؐ کی امتزاجی زندگی توحید کے منافی نہیں ہے رسول کا صاحب اولاد ہونا۔ نصاری ء نجران سے کہا لاؤ تمہارے

بیٹوں کو لاؤ۔ ہمارے بیٹوں کو لاتے ہیں۔ انہوں نے سر جھکا دیا۔ انہوں نے سر جھکا دیا۔ اور یہاں پھر ایک مرتبہ گفتگو ــــ مکہ میں کچھ مسلمان ہو چکے تھے۔ ہجرت کے بعد بہت سے مسلمان ہوئے۔ بدر کے بعد اور مسلمان ہوئے۔ خیبر کے بعد تو بڑی کثیر تعداد تھی جو دست حضرت ذات رسالتؐ پر ایمان لا چکی تھی اور پھر فتح مکہ کے بعد تو سارا مکہ مسلمان تھا اور نصاریٰ ء نجران راضی بہ گفتگو تھے مدینے کا ایک ایک آدمی اس رات کو اس بے چینی سے گزار رہا تھا کہ صیغے سب جمع کے ہیں ممکن ہے امت کے بچے آئیں ممکن ہے امت کی مستورات بلائی جائیں ممکن ہے امت کے نفوس آئیں مگر رات گزر جانے کے بعد جب صبح ہوئی اور نبیؐ نکلے' تو حضرت شیخ الاسلام مولانا اشرف علیؒ تھانوی تحریر فرماتے ہیں حاشیے پر کہ ابناء میں دو نواسے نکلے نساء میں ایک بیٹی نکلی نفوس میں ایک ہی نفس نکلا ایک، ہی نفس' جنگ ہے توحید اور شرک میں ــــ جنگ ہے توحید اور شرک میں اور لڑائی فوجوں کی نہیں ہے اس جنگ کو فوجیں سر نہیں کرتیں یہاں مال غنیمت نہیں ملتا یہاں اموال تقسیم نہیں ہوتے۔ "توحید اور شرک" میں جو جنگ ہوتی ہے وہاں فیصلہ بدعا پر ہوتا ہے۔ بہت غور سے سنئے اگر میری پوری بحث آپ کے ذہن میں نہیں ہے تو آپ اس آیت کو اب ممکن ہے کہ وہاں تک نہ پہنچ سکیں جہاں تک میں لے جانا چاہتا ہوں میں ذرا اب آپ کو سمجھانے کی کوشش تو کروں گا۔ توحید اور شرک کی لڑائی میں اموال نہیں ہیں۔ زیر بحث۔ غنائم نہیں ہیں زیر بحث عساکر نہیں ہیں۔ زیر بحث وہاں فوجیں نہیں ہیں لشکر نہیں ہے وہاں بدعا ہے۔ اور بدعا کس پر ہے؟ کس پر ہے بدعا مشرکین پہ ــــ نہیں ــــ کاذبین پہ جھوٹوں پہ۔ اگر یہ تجھ کو جھٹلا رہے ہیں تو تجھ سے پہلے نوحؑ کو جھٹلایا ابراہیمؑ کو جھٹلایا موسیٰؑ کو جھٹلایا اصحاب عیسیٰؑ نے جھٹلایا اصحاب لوطؑ نے جھٹلایا سبھوں نے جھٹلایا' تجھے جھٹلا رہے ہیں۔ ہم بتلائیں گر ان کو ہم انتقام لیں گے ان سے تو توحید

اور شرک کی لڑائی اور کاذبین پہ لعنت ------

ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علیٰ الکذبین ☆ (آل عمران کی آیت ہے)

تو حضرت شیخ الاسلام مولانا اشرف علیؒ تھانوی نے لکھا کہ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ اور رسولؐ گئے اور میں نے کسی موقع پر عرض کیا کہ حضرت شیخ عبدالقادر نے اپنے حاشئے میں لکھا کہ حضرت علیؑ گئے حضرت فاطمہؑ گئیں اور حضرت رسول گئے اور امام حسنؑ گئے اور امام حسینؑ گئے یعنی لفظ امام کو اس عمر میں استعمال کیا بچوں کے ساتھ' آپ نے دیکھا جب یہ لڑائی چھڑی اور جب اس طرح سے باہر نکلے تو محی الدین عربی فرماتے ہیں کہ جب رسولؐ مباہلے کے لئے باہر آئے تو بے اختیار اس شان سے آئے کہ گود میں حسینؑ ہاتھ میں حسنؑ کا ہاتھ تھامے ہوئے پیچھے فاطمہؑ اور فاطمہؑ کے پیچھے علیؑ یہ لشکر چلا اللہ والوں کا ---- کلمہ گو سب تھے مگر نمائندگی کرنے کے لئے امرِ حق کی چن لیا ان پانچ کو۔ ذات واجب نے کہا تم جاؤ ---- تم جاؤ ---- وہ گئے انہوں نے صورت دیکھی اور کہا ہم مباہلہ نہیں کرتے ---- ہم مباہلہ نہیں کریں گے۔ آیت مباہلے کی اب آپ کو یاد ہو گئی۔ لاؤ تمہارے بیٹوں کو لاتے ہیں ہم اپنے بیٹوں کو لاؤ تمہارے نفسوں کو لاتے ہیں ہم اپنے نفسوں کو لاؤ گے تم تمہاری عورتوں کو لائیں گے ہم ہماری عورتوں کو اس کے بعد مباہلہ کریں گے اور قرار دیں گے اللہ کی لعنت جھوٹوں پر تو آپ نے دیکھا شرک اور توحید کا انجام صدق اور کذب ہے کہ صادق کون ہے اور کاذب کون' اور جو نبیؐ کو جھٹلائے وہ موحد نہیں ہے فقط اس واسطے کہ وہ **لا الہ الا اللہ** کہے اور **محمد رسول اللہ** نہ کہے اور جو ---- **لا الہ الا اللہ** کہے اور **محمد رسول اللہ** نہ کہے وہ موحد نہیں ہے اگرچہ خدا کو ایک مانے اس لئے کہ خدا نے اتنی مرتبہ اپنے ساتھ اپنے رسول کا نام لیا ہے۔ تو حبیبؐ ---- حبیبؐ ہر آن ہر لحظہ ----

**و ما تکون فی شان و ما تتلوا منہ من قران و لا تعلمون من عمل الا کنا علیکم شھودا** ☆ (سورہ یونس آیت ۶۱)

"رسولؐ تم قرآن پڑھو ----- تم کسی حالت میں رہو کوئی کام کرتے رہو ہماری نگاہیں تم پر لگی ہوئیں ہیں۔" اتنا قرب تمام ہے ----- اتنا قرب تمام ہے اور ایسے موقع پر تکذیب رسول ----- رسول کو جھٹلانا اپنے آپ کو دائرہ توحید سے ہٹا لینا ہے۔ اب آپ سمجھ گئے۔ رسولؐ کی تکذیب اور یہ نہ مانیں تکذیب رسولؐ ہے اور اب وہ چھوٹا سا حکم سہی یا کوئی اہم حکم سہی اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ کہاں جھٹلایا یا کہاں نہیں جھٹلایا کوئی مصلحت وقتی کوئی مصلحت زمانی اس بات پر مجبور نہیں کر سکتی کہ رسولؐ کی تکذیب کی جائے۔ رسولؐ کو جھٹلایا جائے اگر یہ ذہن میں ہے تو پھر آپ دیکھیں گے کہ جس کا کل حرام ہے اس کا جزو حرام ہے۔ ورنہ تو آپ یہ کہیں گے کہ کل کو تو مانا مگر جزو کی تکذیب کر دی۔ باتوں کو سمجھ رہے ہیں نہ! کہ بھئی شراب بھرپور ساغر حرام ہے۔ مگر کچھ قطرے کچھ قطرے آپ نے کچھ قطروں تک تکذیب کی۔ سود زیادہ لیا جائے تو حرام ہے ذرا سا کچھ ذرا سا تو وہاں تک تکذیب کی۔ آپ نے دیکھا جہاں تک آپ تکذیب کریں گے وہاں تک آپ شیطان کی اطاعت کریں گے۔ اسلئے کہ شیطان کا منشاء ہی یہ ہے کہ نبیؐ کو جھٹلایا جائے۔ نبیؐ کو جھٹلایا جائے ----- گفتگو ختم ہوئی۔ نبیؐ نے جہاں ایک ایک حکم پر ----- ایک ایک حکم پر یہ چاہا اور یہ تکرار کی کہ دیکھو یہ خیال رکھنا یہ خیال رکھنا ----- دیکھو پڑوسیوں کا خیال رکھنا دیکھو یتیم بچوں کا خیال رکھنا دیکھو بیوہ عورتوں کا خیال رکھنا۔ دیکھو جنگ کے قیدیوں کا خیال رکھنا۔ دیکھو جہاد کرنا تو بھاگتے ہوئے انسانوں پر حملہ نہ کرنا۔ دیکھو اگر جہاد کرنا اگر جنگ کے میدان میں کافر مارا جائے تو اس کے سر کو نہ کاٹنا۔ دیکھو اگر جہاد کرنا تو مرنے والوں کی لاشوں پر اس کے عزیزوں کو نہ لانا اتنی تفصیل دی ایک ایک چیز کی تفصیل۔ ایک ایک چیز کی

تفصیل --- اور اب وہ وقت آیا --- وہ وقت آیا جہاں یہ کہا گیا کہ اگر پڑوسی کچھ مانگے تو دیکھو اگر تم پر تکلیف بھی گزر جائے تو رد نہ کرنا۔

**و یمنعون الماعون** ☆ (سورہ ماعون آیت ۷)

یہ اصطلاح ہے قرآن میں کہ "وہ لوگ پڑوسیوں کی باتوں کو رد کر دیتے ہیں۔" کچھ مانگے --- ایسے رسولؐ کی اولاد آج پانی مانگ رہی ہے۔ ساتویں محرم ہے آج۔ پانی --- پانی --- کیا میں تاریخ سے ہٹ گیا۔ کیا آپ نے تاریخ کو نہیں پڑھا۔ پانی --- کتنی عجیب بات ہے بچہ باپ سے کوئی بہت بڑی چیز مانگے۔ کوئی بڑی چیز مانگے --- ہم کو گھر چاہیے۔ ہم کو سواری چاہیے تو بات کو سمجھا سکتا ہے بیٹا ہماری استطاعت نہیں مگر بچہ اگر ماں سے کہے بابا پانی --- پانی --- تو اس کے دل کا کیا حال ہو بابا یہ کہہ رہا ہے بیٹی ہائے بیٹی میں کیا کروں میں کیا کروں سکینہؑ --- کیا کروں؟

تو روؤ نہ اب صبر کرو باپ کی جانی
کچھ دیتی ہو عباسؑ کو پیغام زبانی
اودے ہیں لب لعل یہ ہے تشنہ دہانی
ملتا ہے تو بی بی کیلئے لاتے ہیں پانی
محبوب الٰہی کے نواسے ہیں سکینہؑ
ہم بھی تو کئی روز سے پیاسے ہیں سکینہؑ

ختم شد

# مجلس ہشتم

## "توحید اور شرک"

۱۔ توحید کے پرستار عمل کریں۔
۲۔ مکمل کلمہ وحی ہے۔ توحید میں تسلیم ہے۔
۳۔ محمدؐ عربی نے کہا بحکم وحی کہ یہ میرا راستہ ہے میں بلا رہا ہوں اللہ کی طرف
۴۔ رسولؐ کا انکار کرکے اللہ کا گھر بنانا شرک ہے۔
۵۔ مسجد ضرار کی تعمیر شرک تھی۔
۶۔ اگر اللہ آدم کے لئے سجدے کا حکم دے تو یہ توحید ہے شرک نہیں۔
۷۔ اللہ کا گھر اور حجر اسود کا بوسہ توحید ہے۔ جبکہ حجر اسود کے بوسے کا ذکر قرآن میں نہیں ہے۔
۸۔ حکم نبیؐ، مرضی نبیؐ توحید ہے شرک نہیں۔
۹۔ "کربلا نام ہے عظمت محمدؐ کا۔"
۱۰۔ شہادت حضرت عباسؑ

۸ محرم ۱۳۹۲ھ۔ ۲۴ فروری ۱۹۷۲ء
(نشتر پارک کراچی)

# مجلس ہشتم

## موضوع:۔ توحید اور شرک

"توحید اور شرک" کے عنوان پر یہ آٹھویں تقریر آپ کی توجہات کے لئے ہدیہ ہے۔ جو کچھ بھی کہا گیا اور جو کچھ بھی آپ نے سنا۔ کہتے ہوئے کبھی بھی دل و دماغ کے کسی گوشے میں خیال نہیں تھا کہ ہم اپنی گفتگو کو منوا رہے ہیں۔ نہیں ---- خیال یہ تھا کہ اس فکر کو پیش کر رہے ہیں اس کو آپ توجہ کے ساتھ آگے بڑھائیں ڈیولپ (DEVELOP) کریں دیکھیں کہ شاید آپ کسی نتیجے پر پہنچیں۔ اس اہم ترین عنوان کے لئے ظاہر ہے کہ آٹھ (۸) گھنٹے یقیناً کافی نہیں ہیں اور ضخیم کتابیں اس مضمون کو کماحقہ بیان کرنے سے قاصر رہی ہیں ---- میرا کام صرف یہ تھا کہ بغیر دماغی تحفظات کے بغیر کسی (MENTAL RESERVATION) کے آپ کے سامنے چند حقائق کو قرآن مجید کی آیتوں سے لے کر رکھ دوں۔ اور اس کے بعد آپ تصفیہ کریں کہ اگر ہم مسلمان ہیں اگر ہم **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کہنے والے ہیں تو ہم صحیح طور پر پہلے یہ طے کریں کہ کیا **لا الہ الا اللہ** پر رک جانا توحید ہے کیونکہ بھئی کلمہ تو یہی ہے کہ خدا نہیں ہے قابل پرستش مگر اللہ' یہی کہہ کہ چپ ہو جایئے کیا یہ توحید ہے اگر فقط **لا الہ الا اللہ** توحید ہے تو مقام عمل کیا ہے۔ میدان عمل کیا ہے۔ (PRACTICAL APPLICATION) کیا ہے پس (APPLICATION) کے لئے کسی کا پیغام چاہئے۔ کسی کا عمل چاہئے۔ کسی کی سنت چاہئے۔ کسی کا اسوہ حسنہ چاہئے کوئی پیغام پہنچانے والا چاہئے کہ اس راہ پر چلو اس راہ پر نہ چلو یہ کھاؤ یہ نہ کھاؤ۔ یہ پیو یہ نہ پیو یہ پہنو یہ نہ پہنو اس طرح سے زندگی بسر کرو جو خبیث کو طیب

سے پچھوا دے یہ بتائے کہ یہ طاہر ہے یہ نجس ہے جو بتلائے کہ یہ پاک ہے یہ ناپاک جو بتائے کہ یہ حلال ہے یہ حرام ہے۔ آخر توحید کے پرستار عمل بھی تو کریں۔ انہیں بھی لازمی طور پر یہ کہنا پڑا کہ کلمہ پورا تو یہی ہے کہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** جب آپ نے یہ کہا کہ کلمہ پورا یہ ہے تو اب یہ بتلایئے اس الوہیت میں اور اس عبدیت میں کیا ربط ہے۔ اس الوہیت تام میں اور اس عبدیت تام میں ربط کیا ہے؟ وہ حی قیوم ہے۔ وہ لم یزل لا یزال ہے۔ وہ قدیم ہے ازلی ہے عبدی ہے سرمدی ہے اور یہاں زمانہ نبوت کل تیئس (۲۳) برس ----- تیئس برس (۲۳) حبیبؐ بھی کلمہ ---- اب تیئس (۲۳) برس کی زندگی بھی کلمہ میرے جملوں کو آپ سمجھ رہے ہیں **لا الہ الا اللہ** درست ہے ---- درست ہے ---- کچھ بھی نہ تھا وہ تھا۔ کچھ نہ رہے گا وہ رہے گا اس کے لئے اول نہیں اس کے لئے آخر نہیں اس کے لئے دل' دماغ' کیف' متاع' معاد' قد' یہ کوئی حرف اس کے لئے نہیں آتا اور ---- اس نے کہا میرا نام لو مجھے یاد کرو۔ مگر ---- مگر ---- میرا نام لینے کا سلیقہ بھی میرا بندہ سکھلائے۔ اسی لئے فرمایا کہ مجھ سے پہلے کسی نے **لا الہ الا اللہ** نہیں کہا ہے۔ میں نے پہلی تقریر میں کہا تھا کہ مجھ سے پہلے کسی نے **لا الہ الا اللہ** نہیں کہا ہے۔ اپنی اپنی زبان میں وہ جو بھی کہتے ہوں گے سارے انبیاء موحد تھے۔ مگر یہ کلمہ بھی انہی کی زبان سے نکلا اور انہوں نے ہی کہا کہ یہ کلمہ بھی وحی ہے ---- کلمہ وحی ہے ---- میرے عقل کی تخلیق نہیں ہے۔ یہ وحی ہے ---- : ----

**انما انا بشر مثلکم یو حی الی الھکم الہ وا حد** (سورہ کہف ۱۱۰)

"میں بشر ہوں تمہاری طرح مجھ پر وحی آتی ہے۔"

**فھل انتم مسلمون** (سورہ انبیاء آیت ۱۰۸)

"کیا تم مسلمان ہو گے۔" کیا تم مسلمان بنو گے؟ میں بشر ہوں تمہاری طرح مجھ پر وحی

آتی ہے۔ وحی کی گئی ہے کہ خدا تمہارا ایک ہے۔ کیا تم مسلم ہو گے! تو آپ نے دیکھا نواز عبدیت یہ ہے کہ وہ معبود کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ توحید کا عقیدہ تو نے دیا۔ معبود کا کرم بندے پہ یہ ہے کہ وہ کہے کہ میرا بندہ ہی اب میرے پیغام کو پہنچائے گا تو اب ایسے بندے کو ایسے عبد کو معبود سے الگ کر کے دیکھنا یا یہ کہنا بس ہم موحد ہیں ہم اللہ کو ایک مانتے ہیں ہم اللہ' اللہ کریں گے۔ تو اس کے لئے اسلام میں اور قرآن میں تو کوئی جواز نہیں ہے۔ اللہ ایک ہے ----- اللہ ایک ہے ----- کوئی شخص راستے سے گزرتے ہوئے کہہ دے اللہ ایک ہے۔ نجاستوں کا خیال نہ رکھے اپنی غذا کا خیال نہ رکھے بندگی نہ کرے۔ عبادت نہ کرے۔ کوئی نیکی نہ کرے اور کہے اللہ ایک ہے آپ اس کو مسلم کہیں گے؟ اس واسطے کہ ساری دنیا کا مرتبہ بعد ختمی مرتبتؐ اب اس نتیجے پر پہنچ چکا ہے۔ نطشے' کانٹ' ہیگل' شوپن ھار' ڈیکارٹے' سبھوں نے لکھ دیا کہ عقل انسانی علت الا علل پر جا کے رک جاتی ہے۔ ہر چیز کی ایک علت ہے اور علت اولی کوئی ہے تو فلسفے کا یہ نتیجہ اگر آپ کوئی زبان سے کہے تو آپ اس کو موحد مان لیں گے۔ ارے موحد میں چھپا ہوا ہے مسلم توحید میں چھپی ہوئی ہے تسلیم اگر وہ نہیں ہے تو کچھ نہیں ہے۔ یہاں تک تو گفتگو تھی اور کل کی تقریر میں یہ عرض کر رہا تھا سب احباب کو علم ہے اس مقام قربت نامہ پر کہ وہ حبیبؐ و محبوب و عبد و معبود یہ سرفرازی کہ اگر حبیب کسی نے تجھ کو جھٹلانے کی کوشش کی تو ہم بد ترین عذاب میں مبتلا کریں گے۔ شہروں کو تباہ کر دیں گے قریوں کو تباہ کر دیں گے۔ ہم مملکتوں کو تباہ کر دیں گے اگر کسی نے تیری تکذیب کی اس لئے کہ اس سے پہلے جس جس نے رسولوں کی تکذیب کی ہم نے ان بستیوں کو تباہ کر دیا۔ یہ میری کل کی گفتگو تھی میں نے اپنے پورے سلسلہ کلام کو ختم کیا۔ آج بھی کسی حد تک جہاں تک وقت ساتھ دے گا میں آپ کی خدمت کروں گا اور ظاہر ہے کہ مجھے

اپنی ان ساری تقریروں کو ان ایام غم کی نشتر پارک والی تقریروں کو کل گیارہ ۱۱ بجے اسی خلاصے کے ساتھ کسی نتیجے کے ساتھ یہاں پیش کرنا ہے۔ اب جتنا وقت میرے پاس ہے وہ بڑا قیمتی ہے اور میں آپ سے واقعی معافی چاہتا ہوں کہ بالکل ایک طالب علم کی حیثیت سے میں نے جو مسائل آپ کے سامنے پیش کیے ہیں پھر کہتا ہوں کہ اس پر ناز نہیں ہے مگر چاہتا یہ ہوں کہ آپ قرآن پڑھنے کے بعد ان مسائل پر ناز کریں آپ قرآن پڑھنے کے بعد ان مسائل پر ناز کریں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں دیکھیں قرآن میں پڑھتا ہوں سورہ یوسف یہ بارھواں (۱۲) سورہ ہے سورہ یوسف پھر وہی ارشاد "قل" تم کہو۔ دیکھئے قرآن مجید میں بہت کم ایسے سورہ ہیں جو مسلسل ہوں سوائے سورۂ یوسف کے۔ بیٹے نے خواب دیکھا باپ سے بیٹا جدا ہوا قید میں آیا پھر اس کے بعد بادشاہ کے پاس گیا پھر قید میں آیا پورا ایک سلسلہ اور جہاں سورہ ختم ہوا وہاں ارشاد ختمی مرتبتؐ کو ہوا "قل" تم کہو ـــــ تم کہو۔

قل هذہ سبیلی ☆

"یہ میرا راستہ ہے۔" فی سبیل اللہ نہیں۔ کتنا اختیار ملا ہے اس بندے کو ـــــ کتنا اختیار ملا ہے اس بندے کو کہ "قل" تم کہو۔ ہم اجازت دیتے ہیں۔

قل هذہ سبیلی ادعوا الی اللہ ☆

"میں بلا رہا ہوں اللہ کی طرف۔"

ادعوا الی اللہ

"یہ راستہ میرا ہے میں بلا رہوں اللہ کی طرف۔"

علیٰ بصیرۃ انا و من اتبعنی ☆

اس بصیرت کے ساتھ بلا رہا ہوں اللہ کی طرف جو مجھے حاصل ہے۔ پیغمبرؐ نے اپنی بصیرت کا اعلان کیا یہ میرا راستہ ہے' یہ سبیل ہے میری' یہ میرا راستہ ہے' مختلف

مقامات پر قرآن مجید میں "فی سبیل اللہ" کی اصطلاحات تو آپ نے پڑھی ہوں گی۔ مگر سورہ یوسف میں ارشاد ہوا "قل"

**قل ھذہ سبیلی ادعو الی اللہ ☆ علیٰ بصیرۃ انا و من اتبعنی و سبحان اللہ و ما انا من المشرکین☆** (سورہ یوسف آیت ۱۰۸)

"میں دعوت دے رہا ہوں اللہ کی طرف' اس بصیرت کے ساتھ جو مجھے حاصل ہے اور میری پیروی کرنے والوں کو حاصل ہے۔ ہاں کہہ دو تم میں مشرک نہیں ہوں۔"

اب آپ نے دیکھا "توحید اور شرک" کی منزل۔ تم کہو میرا راستہ ہے تم کہو میں بلا رہا ہوں' تم کہو میری بصیرت ہے' پھر کہو میں مشرک نہیں ہوں' تو سبیل سبیل رسول' دعوت' دعوت رسولؐ" بصیرت' بصیرت رسولؐ ---- آپ نے غور نہیں کیا کیا یہ شرک نہیں ہے ---- یہ شرک نہیں ہے ---- راستہ خدا کا ---- بلانے والا اپنی طرف رسولؐ ہے ---- وہی ہادی ہے' میں ہوں اور پھر راستہ میرا ہے' بصیرت میری ہے اور فقط میری بصیرت نہیں جو میری پیروی کرے وہ بھی **و من اتبعنی** "اور جو میرا تابع ہو۔" ---- اور ابراہیمؑ نے بتلایا کہ مقام اتباع کیا ہے۔ ابراہیم نے کہا ----

**فمن تبعنی فانہ منی ☆** (سورہ ابراہیم آیت ۳۶)

"جو میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہے تو اب مقام اتباع رسولؐ میں جو منیت رسولؐ پر قائم ہو اس کو یہاں حق ہے کہ وہ کہے کہ میری بصیرت۔

**سبحن اللہ و ما انا من المشر کین ☆** (سورہ یوسف آیت ۱۰۸)

اللہ کے رسولؐ سے پوچھنے کو جی چاہتا ہے کہ یا رسولؐ اللہ یہ آیت یہاں کیوں ختم ہوئی کہ میں مشرک نہیں ہوں۔ میں مشرک نہیں ہوں اس وقت کیا اعتبار تھا کسی کو اس وقت دنیا کیا کہہ رہی تھی کیا یہ کہہ رہی تھی کہ آپ کا راستہ نہیں ہے کیا یہ کہہ رہی تھی کہ آپ دعوت نہیں دے رہے ہیں۔ کیا یہ کہہ رہی تھی کہ یہ آپ کی بصیرت

نہیں ہے۔ اللہ کے رسولؐ اگر دنیا اس وقت کہہ رہی تھی تو آج بھی کہتی ہو گی ------ آج بھی کہتی ہو گی کہ خبردار موحد ہو تو بس اللہ کا نام کافی ہے۔ ھو اور حق کے نعرے کافی ہیں۔ رسولؐ کی کیا گفتگو ہے رسولؐ کا کیا ذکر ہے مگر آپ کو معلوم ہے اگر رسولؐ ہٹ جائے ------ رسولؐ ہٹ جائے توحید ثابت نہیں ہے۔ اگر رسولؐ ہٹ جائے تو توحید ثابت نہیں ہے۔ اگر رسولؐ آپ کے دل و دماغ میں نہ رہے اور اگر رسولؐ کا حکم آپ کے پیش نظر نہ رہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ نے توحید الٰہی کو قبول نہیں کیا۔ تھوڑی سی گفتگو یہ سورہ یوسف کی آیت تھی ذرا سی زحمت اور سورہ "صف" کلام مجید کا اکسٹھوں (۶۱) سورہ یہ بارہواں (۱۲) سورہ تھا۔ جس سے استدلال کیا گیا ہے۔ عنوان دیا ہے آل عمران سے۔

قرآن مجید کا اکسٹھوں سورہ ہے' سورہ "صف" یہ دو آتیں ہیں' ذرا سنئے ترجمہ بھی میں کرتا ہوں' اور آپ بھی ماشاء اللہ قرآن پڑھتے پڑھتے ترجمہ کرنے کے قابل ہو گئے ہیں اس لئے کہ قرآن کچھ ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے جو بہت زیادہ قلیل نہیں ہوتے آپ کے لئے آسان ہیں۔

**یریدون لیطفوا نور اللہ با فوا ھہم و اللہ متم نورہ و لو کرہ الکفرون ☆** (سورہ صف آیت ۸)

"یہ لوگ ارادہ کرتے ہیں کہ پھونک کر اللہ کے نور کو بجھا دیں' اللہ اپنے نور کو پورا کرے گا' اگرچہ کافر کراہت کریں۔"

نور الٰہی کو بجھانے والے کافر ہیں۔ میں سورہ "صف" سے آیت پڑھ رہا ہوں۔ اکسٹھوں سورہ ہے۔ اس کے بعد ہی دوسری آیت میں ارشاد ہوا۔

**ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ و لو کرہ المشر کون☆** (سورہ صف آیت۹)

"جس نے رسولؐ کو اپنی ہدایتوں کے ساتھ بھیجا اور دین حق کے ساتھ بھیجا' تاکہ اس کا دین تمام ادیان پر غلبہ پائے اگرچہ مشرک کراہت کریں۔"

جب اپنا ذکر آیا تو کہا یہ کراہت کرنے والے کافر ہیں' اور جب نبیؐ کا ذکر آیا تو کہا یہ کراہت کرنے والے مشرک ہیں۔

اگرچہ مشرک کراہت کریں تو مطلب یہ کہ جہاں دین اسلام غلبہ چاہے اور اگر کوئی دین اسلام کے غلبے کو پسند نہ کرے وہ مشرک ہے ---- وہ مشرک ہے ---- اب ایک بحث اور رہ جاتی ہے' میں سمجھتا ہوں کہ عموماً مجالس میں ہم بہت زیادہ تفصیل تو نہیں دے سکتے ---- مگر آپ کی توجہ کے لئے کیونکہ مجھے آپ کی قوت دراکہ پر ناز ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بہت جلد آپ قبول کرتے ہیں۔ (RECEPTION) اچھا ہے اس لئے ایک آیت پڑھتا ہوں ایک آیت اور یہ سورہ توبہ کی۔ تاکہ شرک و کفر کو آپ پہچانیں۔

**ما کان للمشرکین ان یعمر و ا مساجد اللہ☆** (سورہ توبہ آیت ۱۷)

"مشرک کو اجازت نہیں ہے کہ ہمارا گھر بنائے۔" بھئی جس کو آپ کی نگاہ میں مشرک سمجھتے ہیں اللہ کا گھر وہی بناتا ہے ---- یہ سورہ توبہ نواں (۹) سورہ جس کو سورہ برات بھی کہتے ہیں۔

**شاھدین علیٰ انفسھم بالکفر ☆** (سورہ توبہ آیت ۱۷)

"کسی مشرک کو اجازت نہیں ہے ہمارا گھر بنانے کی جبکہ ان کا نفس گواہی دے کہ وہ کافر ہیں۔" آپ نے دیکھا شرک اور کفر کو ایک جگہ کر دیا۔ مشرک کو اجازت نہیں ہے ہمارا گھر بنانے کی۔

**شاھدین علیٰ انفسھم بالکفر ☆** (سورہ توبہ آیت ۱۷)

"کہ وہ گواہ ہے کہ ان کے نفس کافر ہیں ---- کافر ہیں ---- انکار کرتے ہیں

---- انکار کرتے ہیں رسولؐ کا۔ "گھر بناتے ہیں میرا۔" تو خدا گواہ ہے قرآن نے کہا

**لا تقم فیہ ابدا ☆**

"اے رسول ان کے گھر میں نہ ٹھہو جا کے" اس لئے کہ اس کی بنا کفر و نفاق و شر پر ہے اس گھر کو گرا دو حکم خدا سے مسجد کو گرا دیا گیا اور کہا کہ وہ مسجد ہم کو پسند نہیں ہے تو ہمارا گھر سہی مگر ہم سے بگڑ کر بنے۔ اس کو کونسی مسجد آپ نے کہا اس کا نام آپ کو معلوم ہے۔ "مسجد ضرار" مدینے میں نماز جمعہ شروع ہوئی تو لوگوں نے کہا اتنی دور جا کر رسولؐ کے ساتھ نماز کیا پڑھنا۔ ہم اپنی مسجد میں پڑھیں گے۔ ہم اپنے محلے میں پڑھیں گے۔ مسجد بنائی۔ مسجد بن گئی۔ ظاہر ہے کہ ایک رات میں مسجد بنتی ہے' "من اپنا پرانا پاپی تھا" ایک رات میں مسجد بن گئی اور صبح کو وحی آئی دیکھا تم نے ---- دیکھا تم نے ---- انہوں نے مسجد بنائی ہے۔ انہوں نے مسجد بنائی ہے۔ اور قرآن نے کہا اس مسجد کو۔

**و الذین اتخذوا مسجد ضرارا و کفرا و تفریقا بین المو منین ☆** (سورہ توبہ آیت ۱۰۷)

یہ پناہ گاہ ہے جو رسولؐ سے اور اللہ سے لڑنے والا ہے خود کو چھپا کر رکھنے کی جگہ ہے ہمارا گھر نہیں ہے۔ یہ کمین گاہ ہے۔ "ارصاد" کمین گاہ ہے کہ جو تم سے اور ہم سے لڑے اس کو چھپانے کے لئے انہوں نے گھر بنایا ہے۔ جا کے گھر کو توڑ دو مسجد ---- مسجد توڑ دو ---- نبیؐ کے زمانے میں نبیؐ کے ہاتھوں اللہ کے گھر کو توڑا گیا اور یہ قرآن میں موجود ہے کیوں توڑا گیا؟

**ما کان للمشر کین ان یعمر وا مساجد اللہ ☆** (سورہ توبہ آیت ۱۷)

"مشرکین کو اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ اللہ کا گھر بنائیں۔" ارے پروردگار وہ تو نماز جمعہ اپنے محلے میں پڑھنا چاہتے تھے تو مشرک کیسے ہوگئے۔ وہ تو نماز اپنے محلے میں

پڑھنا چاہتے تھے تو مشرک کیسے ہو گئے۔ وہ تو نماز اپنے محلے میں پڑھنا چاہتے تھے اللہ کے رسولؐ کا گھر بہت دور تھا وہ مسجد بہت دور تھی انہوں نے کہا اپنے محلے میں پڑھیں۔ ارشاد فرمایا۔ مشرک مسجد نہ بنائیں جبکہ ان کے نفس گواہی دے رہے ہیں کہ وہ کفر پر ہیں۔ تو اب آپ نے اس منزل کو بھی دیکھا لیا کہ کتنا قریبی رشتہ ہے مابین کفر و شرک کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جس نے کہا خدا دو (۲) وہ مشرک ارے کوئی ہے خدا کو دو (۲) کہنے والا آج روئے زمین پر صاحب عقل میں نے آپ کو بتایا کہ ہندوستان کے فلسفیوں نے کہا کہ ان کی جو ہزاروں دیویاں ہیں اور ان کے جو صدہا بت ہیں یہ سب ایک ہی اللہ کے جلوے ہیں۔ ایک ہی اللہ کی تجلیاں ہیں اس کو مختلف صورتوں میں آپ دیکھتے ہیں۔ وہ اور بات ہے کہ کوئی انکار کر دے انکار کر دے ---- کروڑوں انسان جو سرخ سیلاب کی زد میں آئے انہوں نے خدا کا انکار کر دیا نہ وجود باری کا انکار کر دیا۔ وجود صانع کا انکار کر دیا۔ اور کہا ہم خدا کو ہی نہیں مانتے تو دیکھا آپ نے یہاں تو اب دو ہی حالتیں ہیں یا تو خدا کا کوئی انکار کر دے تو ہے ہی نہیں یا یہ کہ کوئی خدا کو مانے خدا کو مانے ایسے موقع پر شریک ہونے کا سوال شریک کرنے کا سوال اتنا عام ہو جاتا ہے کہ جہاں ذہن انسانی تھوڑا سا منتشر ہو جاتا ہے اور لوگوں کی باتوں میں آ جاتا ہے میں نے کسی کی تعظیم کی آپ مشرک ہو گئے میں نے کسی کی تکریم کی آپ مشرک ہو گئے میں نے کسی کو سلام کیا آپ مشرک ہو گئے میں نے ادب سے کسی کے سامنے سر کو جھکایا آپ مشرک ہو گئے۔ شرک تو اب اتنا آسان ہو گیا اتنا آسان ہو گیا کہ ذرا سی بات پر اور میں چیخ رہا ہوں ---- **لا الہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ** تو کلمہ طیبہ کو سننے کے بعد بھی آپ مسلم نہیں کہیں گے مجھے ذرا سی۔ ذرا سی بات پر ڈرا دیا۔ اس نظر پر کہ جہاں اختلاف فکر ہو۔ آپ کہیں گے کہ جب وہ شرک ہے جب وہ شرک ہو گیا تو غیر خدا ہے غیر خدا تو میں نے مجلسوں کے دوران

عرض کیا ہے کل تفصیل سے عرض کروں گا جب میں خلاصہ کروں گا تقریروں کا ایک دفعہ صرف آپ کے حافظے کے لئے دو باتیں ایک کہی ہوئی بات اور ایک وہ بات جو آج کہہ رہا ہوں جس کو آپ نے نہیں سنا ہے مگر آپ کے ذہن میں ہے اس کے بعد دیکھئے گا کہ شرک کیا ہے ـــــ کوئی نبیؑ نہ تھا اور وہ تنہا تھا اور اس نے آواز دی کہ اب زمین پر خلیفہ بناتا ہوں۔

**ان جاعل فی الارض خلیفہ** ☆ (سورہ بقر آیت ۳۰)

میں زمین پر خلیفہ بناؤں گا میرے اس جملے میں بھی نبوت کا ذکر نہیں ہے نبوت کا ذکر نہیں ہے۔ حضرت آدم کے لئے بھی بڑی حیرانی ہے مفسرین کو کہ ان کو نبی کہا گیا قرآن میں کہ نہیں کہا گیا۔

**قالو ا اتجعل فیھا من یفسد فیھا و یسفک الدماء** ☆ (سورہ بقر آیت ۳۰)

کیا تو چاہتا ہے کہ زمین پر خونریزی ہو۔ زمین پر فساد ہو ـــــ

**و نحن نسبح بحمد ک و نقدس لک** (سورہ بقر آیت ۳۰)

"تیری تسبیح ہو، تقدیس ہو، تمجید و تحلیل کے لئے ہم ہیں۔"

**قال انی اعلم ما لا تعلمون** ☆ (سورہ بقر آیت ۳۰)

کہا "مجھے علم ہے تمہیں علم نہیں ہے۔" تم کو علم نہیں ہے۔ ہاں۔ ہاں اس کو بنایا ہے مٹی سے مٹی سے بنایا ہے۔

**فاذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین** ☆ (سورہ حجر آیت ۲۹)

"جب میں روح ڈال دوں سجدہ کرو۔" ملا ئکہ نے سجدہ کیا۔ ملا ئکہ یہ تو کہتے ہیں کہ تونے بنایا آدم کو یہ خونریزی کرے گا اور ملا ئکہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ سجدہ شرک ہے۔ ملا ئکہ یہ تو کہتے ہیں۔

**من یفسد فیھا و یسفک الدماء** ☆ (سورہ بقر آیت ۲۹)

"کیا خونریزی کرنے کے لئے بنا رہا ہے۔" مگر جب حکم ہوا سجدے کا تو ملائکہ نے سجدہ کیا۔ اجمعون سبھوں نے سجدہ کیا کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اعتراض نہیں کیا الا ابلیس سجدے کو شرک سمجھتا یا کفر سمجھتا وہ بھی ابلیس کے بس میں نہیں ہے گفتگو کہاں تک پہنچی یعنی ابلیس یہ نہیں کہتا کہ مالک شرک نہیں کروں گا وہ یہ نہیں کہتا مالک کفر نہیں کروں گا وہ اپنی حجت الگ پیش کر رہا ہے کہ پروردگار مجھے آگ سے بنایا اسے مٹی سے بنایا میں اس سے افضل ہوں افضل کو کیوں جھکاتا ہے مفضول کے سامنے شیطان بڑا عقلمند ہے۔ شیطان بڑا عقل مند ہے۔ وہ پھر بھی خیال کرتا ہے کہ افضل کو نہیں جھکنا چاہئے۔ مفضول کے سامنے ---- اس نے کہا ----

فاخرج منها فانک رجیم ☆ (سورہ حجر آیت ۳۴)

"جاؤ۔ جاؤ یہاں سے جاؤ۔ راندہ درگاہ ہو۔" کوئی تمہارے لئے حجت' دلیل' برہان نہیں ہے۔ علماء نے کہا سجدہ۔ سجدہ خدا کی طرف تھا۔ سجدہ خدا کے لئے تھا اب جو بھی تشریح ہو جو بھی تفسیر ہو مگر حکم آ جائے اس ایک کا کہ کرو سجدہ تو وہ بھی توحید۔ بھئی میری بات کو سمجھئے۔ اگر اس کا حکم آئے تو یہ تو انسان ہے اگر میرے نام سے منسوب کچھ دیواریں ہو جائیں مٹی کی اور اس کے گرد اگر پھرتے جاؤ اور اگر آخر میں کسی کالے پتھر کو بوسہ دو اور اگر نبیؐ راضی ہو تو توحید' دیکھیں کس منزل پر گفتگو آئی۔ قرآن میں ہے کہیں حجر اسود کے بوسے کا ذکر کوئی آیت بتایئے چھ ہزار دو سو چھتیس (۶۲۳۶) آیتیں ہیں قرآن میں کسی مقام پر بتایئے کہ حجر اسود کو بوسہ دو۔ طواف کا ذکر ہے۔ طواف کا ذکر ہے ----؟

طهرا بیتی للطائفین و العاکفین ☆ (سورہ بقر آیت ۲۵)

"باپ بیٹے اے ابراہیم و اسمٰعیل میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کے لئے پاک کر دو۔ مگر حجر اسود کا ذکر نہیں ہے۔ زمانہ رسولؐ میں حجر اسود کو

بوسہ دیا نبیؑ کی مرضی تھی۔ نبیؐ کی مرضی تھی وہ خدا کی مرضی سجدہ کرو تو توحید اور اگر نبی کی مرضی ہے اگر پتھر کو بوسہ دو تو توحید۔ تو ذہنوں کو منتشر نہ کیجئے۔ کہ مجلس کے دوران یہ بحث اس لئے چھڑ رہی ہے کہ اپنے آثار اور اپنے تبرکات کے احترام کے سلسلے میں گفتگو ہو رہی ہے نہیں ـــــ فقط وہاں تک جانے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ میں اتنی تنگی فکر سے کام نہیں لوں گا کہ استدلال کا رخ بار بار اپنے عقائد کی طرف موڑ دوں۔ بالکل نہیں۔ اس واسطے کہ میرا عقیدہ تو اپنے مقام پر ہے میری منزل ہے۔ عقیدے کی منزل ہے۔

سر رکھ دیا ہم نے در جاناں سمجھ کر
کافر ہے جو سجدہ کرے بت خانہ سمجھ کر

تو آپ نے دیکھا کہ ایسی منزل پر جہاں ہم آپ کی خدمت میں ان گزارشات کو پیش کر رہے ہیں۔ ہمیں یہ بتلانا ہے کہ مقام رسول کیا ہے۔ اگر اسلام وہی ہے کہ جس کو اس وقت آپ اپنے آپ میں پا رہے ہیں اور حج کر کے آچکے تو آپ نے ـــــ آپ نے کسی مقام پر کھڑے ہو کے کنکریاں پھینکیں آپ نے کسی مقام پر اپنے شانوں کو حرکت دے کے کچھ دوڑنے کچھ چلنے کی کوشش کی۔ یعنی اگر کوئی پورے حج کی تصویر نہ لے۔ بہت غور سے سنئے یہ ایک ـــــ (PSYCHOLOGICAL) سائیکلوجیکل مسئلہ ہے۔ پورے حج کا کوئی فلم نہ بنائے اور اگر فقط مسلمان جب سعی کر رہے ہوں تو بس اتنا ٹکڑا لے لے اور (PICTURESQUE) کر کے سارے ارکان کے اور پھر وہ آپ کو فلم بتائے تو آپ کہیں گے دیوانے ہیں تو اس لئے عزیزو ہماری زندگی میں بھی تمام چیزوں کو نکال دو۔ کسی خاص مقام کو لینے کے لئے آپ جو بے چین ہیں وہی غلطی ہو گئی۔ زندگی کو مسلسل دیکھو۔ زندگی کو مسلسل دیکھو۔ زندگی کے مدار کو دیکھو۔ زندگی کے اہتمام کو دیکھو۔ اللہ اور اللہ کا رسولؐ اور آل محمدؐ کو فقط اس لئے چاہا کہ

نسبت محمدؐ سے ہے۔ نسبت محمدؐ سے ہے ---- اور ایسی نسبت کہ جہاں جان دیدی مگر محمدؐ کے احترام میں فرق آنے نہیں دیا۔ کربلا نام ہے احترام محمدؐ کا' کربلا نام ہے عظمت محمدؐ کا' کربلا نام ہے شہادت رسالت محمدؐ کا' نہیں ---- کربلا وہ فیصلہ کن منزل ہے جس منزل پر فیصلہ کن اعلان کیا کہ محمدؐ کی حلال کی ہوئی شے قیامت تک حلال ہے۔ محمدؐ نے جس کو حرام کیا وہ قیامت تک حرام ہے۔ اور ایسی منزل پر بہت آسان تھا حسینؑ کے لئے حکومت وقت میں جذب ہو جاتے۔ حکومت وقت میں جذب ہو جاتے ----- اور یہ کہتے ہوئے جذب ہو جاتے کہ کلمہ تو تو بھی پڑھتا ہے نہ مگر نہیں ---- نہیں جنگ کی اور جتنی فرصت ملی جتنی مہلت ملی قیامت کی جنگ تھی۔ بڑے لشکر آئے تھے' جاتے ہوئے یہ لشکر گنے جا سکتے تھے۔ اتنے آدمی کربلا میں شہدائے کربلا کی تلواروں سے قتل ہوئے اور ایسے موقع پر آخری وقت تک یہی کوشش کہ مان جاؤ سنبھل جاؤ گلہ نہیں کروں گا کہ اکبرؑ مر گئے۔ گلہ نہیں کروں گا کہ قاسمؑ کا جسم چھلنی ہو گیا۔ گلہ نہیں کروں گا کہ عونؑ و محمدؑ نہ رہے۔ دیکھئے بہت غور سے سنئے پوچھا تو یہی پوچھا ----

"مجھے کیوں قتل کر رہے ہو۔"

"کیا میں نے شریعت میں کوئی تبدیلی کی؟" ابو اسحاق اسفرائنی علماء اہلسنت و الجماعت میں اول علماء میں سے ہیں۔ ان کے مقتل کا نام ہے "نور العین" بڑا قدیم مقتل ہے اور ہمارے لئے ماخذ ہے۔

"مجھے کیوں قتل کر رہے ہو۔"

"کیا میں نے رسولؐ کی شریعت میں کوئی تبدیلی کی۔" ---- مسلمانوں کے لئے آسان تھا یہ کہنا جو آج ساری باتیں کہی جا رہی ہیں ----- حسینؑ تمہاری شریعت الگ ہے۔ حسینؑ تمہارا دین الگ ہے۔ حسینؑ تمہارے باپ کا دین الگ تھا۔ حسینؑ تمہارا قرآن

الگ ہے۔ حسینؑ تمہارے باپ کا قرآن الگ ہے۔ حکومت وقت ہزار بہانے تراش
سکتی تھی ---- مگر کوئی موقع نہیں تھا کوئی انکار نہ تھا سبھوں نے کہا فرزند رسول آپ
نے کوئی شریعت میں تبدیلی نہیں کی۔ آپ نے کسی کا خون نہیں بہایا۔ آپ کے ذمہ
کوئی قتل نہیں ہے مگر فرزند رسول حاکم کا حکم ہے کہ وہ بیعت چاہتا ہے۔ آپ نے کہا
فاسق و فاجر کی بیعت نہیں کروں گا۔ شرابی کی بیعت نہیں کروں گا۔ رسولؐ نے حرام
کو حلال کرنے والے کی بیعت نہیں کروں گا اور پھر اس کے بعد اذن شروع کیا جاؤ
عون و محمد جاؤ قاسم جاؤ۔ علی اکبرؑ جاؤ۔ پورا گھر گیا علیؑ کے بیٹوں کی باری آئی۔ دو چار
جملے ہیں حاضرین بہت سے افراد اور بہت سے احباب میرے ہاں ایسے ہیں کہ جن
کیلئے ایسے طرز فکر میں انوکھا پن ہے میں ان سے معذرت چاہتا ہوں آج محرم کی
آٹھویں تاریخ ہے۔ اب ہمارے پاس کل کا ایک ہی دن رہ گیا ہے اور پرسوں کو
دسویں ہے کوئی تقریر نہیں ہو گی ---- کچھ دیر کے لئے آپ کو جمع کیا جاتا ہے تاکہ
آپ اس عالم میں بھی دیکھ سکیں کہ جس عالم پر کفر کا شبہ ہے جس عالم پر شرک کا شبہ
ہے اس عالم کو بھی دیکھ لیں۔ سب جا چکے ہیں ایک مرتبہ ابو الفضل العباسؑ آگئے
اور آکے کہا آقا اجازت ہے بھائیوں کو بھیجوں۔ ام البنین کے چار بیٹے تھے پہلے سب
سے چھوٹے بیٹے کو بھیجا یعنی عباسؑ کے چھوٹے بھائی گئے۔ منجھلے بھائی گئے۔ عباسؑ
سے جو چھوٹے تھے وہ بھائی گئے۔ تین بھائیوں کی لاشیں آئیں اس کے بعد پھر عباسؑ
آگئے کہا عباسؑ اب کیا چاہتے ہو؟ کہا آقا ---- میرا ایک بچہ ہے آقا نو برس کا بچہ
ہے آقا محمد ابن عباسؑ نام ہے۔ کہا عباسؑ بچہ بہت چھوٹا ہے۔ عباسؑ نے کہا آقا میرا
دل چاہتا ہے اس لال کو میں سجا کر اسلحہ جنگ سے آراستہ کرکے میدان میں بھیجوں۔
کہا عباسؑ تمہاری مرضی۔ نو برس کا بچہ امام کی خدمت میں آیا پاؤں پر سر رکھ کر
رخصت لے کر چلا۔ تھوڑی دیر کے بعد آواز آئی بابا آؤ بابا عباسؑ چلے تو بگڑ کے کہا

عباسؑ کیا ہو سکتا ہے کہ باپ بیٹے کی لاش پر جائے۔ تم کو جانے نہیں دوں گا۔ تم یہاں کھڑے رہو ہم لاش لے کر آتے ہیں۔ لاش ـــــ بھتیجے کی۔ حسینؑ گئے عباسؑ کے جگر گوشے کی لاش لائے۔ بھرا گھر خالی ہو گیا۔ اب شاید دو جملے رہ گئے۔ سنئے بھرا گھر خالی ہو گیا۔ حسینؑ ابن علیؑ سے ابو الفضل نے سر جھکا کے کہا آقا اب غلام کو اجازت ہو بس اتنا سننا تھا کہ آنکھوں سے مسلسل آنسو جاری ہو گئے کہا عباسؑ تم کو تو سینے سے لگا کر پالا ہے نہ تم کو تو بچپن سے پالا ہے تمہیں کیسے اجازت دے دوں۔ کہا آقا۔ آقا میں نہ دیکھ سکوں گا آپ کو زخمی نہ دیکھ سکوں گا میں آپ کو حیران نہ دیکھ سکوں گا مولا جب تک میں زندہ ہوں آپ کے جسم اور سر پر ایک زخم نہیں آیا ہے۔ تیر برابر چل رہے ہیں مولا۔ مولا مجھے اجازت دیجئے۔ عباسؑ نہیں۔ عباسؑ۔ عباسؑ بچوں کی آس ٹوٹ جائے گی۔ عباسؑ گھر کا نقشہ بدل جائے گا۔ عباسؑ شہزادیاں نا امید ہو جائیں گی۔ عباسؑ میری کمر جھکے گی۔ عباسؑ میرا علم گرے گا۔ کیا کہتے ہو عباسؑ؟ کہا نہیں آقا مجھے جانے دیجئے۔ حسینؑ نے کہا ہم دونوں مل کے جائیں گے۔ کہا نہیں آقا میرے سامنے آپ زخمی نہیں ہوں گے میں نہ دیکھ سکوں گا۔ آپ یہیں رہیں۔ ایسے میں وہ واقعہ جس کو آپ نے سنا خیمے میں گئے ایک بچی کو گود میں اٹھایا اور محبت سے کہنے لگے سکینہؑ چل کر سفارش کرو۔ اور کہو بابا مجھے بڑی پیاس لگی ہے چچا کو جانے دیں۔ چچا کو جانے دو سکینہؑ چچا کی گود میں آئیں۔ باپ نے بیٹی کو گود میں دیکھ کر کہا سکینہؑ بہت پچھتاؤ گی سکینہؑ بہت روؤ گی۔ زندگی بھر روؤ گی سکینہؑ ـــــ اب تیرا چچا نہیں آئے گا ـــــ اب تیرا چچا نہیں آئے گا۔ اب سکینہؑ چپ ہیں عباسؑ علم ہاتھ میں لئے ایک مرتبہ جھک کر چاہتے تھے کہ آقا کے قدموں پر گر کر خدا حافظ کہیں کہ ایک مرتبہ فضہ نے خیمے کا پردہ اٹھایا کہا علیؑ کے لال فاطمہؑ کی بیٹی بلا رہی ہے۔ اب تو عباسؑ رعشہ بر اندام ہو گئے۔ حسینؑ کو سنبھالنا آسان تھا مگر شہزادی سے کیا کہیں۔

عباسؑ آئے۔ جناب زینبؑ نے صورت کو دیکھا کہا میں سمجھ گئی میں سمجھ گئی تم جا رہے ہو۔ گھر پورا لٹ گیا میرے بچے نہ رہے حسینؑ کا لال نہ رہا علیؑ کا پورا گھر اجڑ گیا ظاہر ہے تم کو روکوں گی نہیں عباسؑ پر ایک بات کہنا چاہتی ہوں اور وہ بات یہ تھی عباسؑ کہ میں جب اکیسویں رمضان کو بابا کو خدا حافظ کہہ رہی تھی تو بابا میرے بازوؤں کو چوم رہے تھے میں نے کہا بابا کیابات ہے تو رو۔ کے کہنے لگے زینبؑ بازوؤں میں رسی بندھے گی ---- میں چپ ہو گئی عباسؑ ---- میں چپ ہو گئی مگر ہمیشہ یہ سوچتی تھی کہ جس بی بی کے اتنے بھائی ہوں اس کے بازوؤں میں رسی کیسے بندھے گی۔ عباسؑ ---- اب مجھے یقین ہو گیا عباسؑ ---- اب جاؤ اللہ کے حوالہ کیا عباسؑ اب مجھے یقین ہو گیا۔ حمید ابن مسلم بیان کرتا ہے کہ عباسؑ نے زینبؑ سے اجازت لی خیمے کے باہر آئے حمید کہتا ہے خدا کی قسم یہ کاتب ہے یہ واقعہ نویس ہے ابن زیاد کا وہ لکھتا ہے خدا کی قسم صبح سے میں دیکھ رہا تھا عون و محمد نکلے۔ علی اکبرؑ نکلے۔ قاسم نکلے۔ علیؑ کے شیر نکلے مگر کبھی کسی بی بی نے خیمے کا پردہ نہیں اٹھایا اور ایک مرتبہ جب عباسؑ باہر آئے حمید کہتا ہے تمام خیموں کے پردے اٹھ گئے اور ساری بیبیاں عباسؑ --- عباسؑ --- عباسؑ ---

ختم شد

# مجلس نہم

## "توحید اور شرک"

۱۔ وحدت افکار سے وحدت اتحاد ہے۔
۲۔ جھوٹے انسانوں کی اکثریت رسولوں کی اقلیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکی۔
۳۔ خدا نے ایک ہی خاندان کو چن لیا لیکن خدا پر خاندان پرستی کا الزام نہیں آ سکتا۔

۴۔ توحید ہی میں سلسلہ ہدایت ہے شیطان اس کو منقطع کرنا چاہتا ہے۔
۵۔ پہلا اختلاف انتقال اقتدار پر ہوا تھا۔
۶۔ اکائی کا تصور بغیر محمدؐ بے کار ہے۔
۷۔ محمدؐ کا نام آئے تو شریف آدمی کا سر جھکتا ہے۔
۸۔ رسولؐ نے کافروں سے اور علی نے منافقین سے جنگ کی۔
۹۔ علم، ذوالجناح، تابوت کو سجدہ نہیں کیا جاتا یہ آثار ہیں جن سے قوم پہچانی جاتی ہے۔
۱۰۔ قرآن میں مسجد کے مینار بنانے کا حکم نہیں ہے۔
۱۱۔ اہل حرم سے امام حسینؑ کی رخصت۔

۹ محرم ۱۳۹۲ھ ۔ ۲۵ فروری ۱۹۷۲ء
(نشتر پارک کراچی)

# مجلس نہم

## موضوع:۔ توحید اور شرک

سورہ آل عمران کی اس آیت پر مسلسل آٹھ تقریریں آپ سماعت فرما چکے ہیں یہ سلسلے کی نویں اور آخری تقریر ہے۔ اس طرح ہم کو حسب وعدہ اس فریضے کو بھی ادا کرنا ہے کہ جو کچھ کہا گیا مختصر الفاظ میں اس سے استفادہ کیا جائے "اور پھر کسی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ سب سے پہلے جو امر قابل غور ہے وہ یہ کہ ملت کا گراں بہا اور سب سے زیادہ قیمتی سرمایہ جو دنیوی اعتبار سے ہو یا دینی اعتبار سے وہ اخلاقی اعتبار سے ہو یا سیاسی اعتبار سے ہو وہ سرمایہ "عقیدہ توحید" ہے یعنی اگر ملت مسلمہ توحید کے اصلاح اور اس کے انتباہ کو پیش نظر رکھے کہ کس طرح سے اس کو (APPLY) کیا جائے اور اس کا (APPLICATION) کیا ہو تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ "وحدہ لا شریک" تو قدیم ہے ازلی ہے۔ ابدی ہے۔ سرمدی ہے۔ مگر جس دور میں ہم ہیں وہاں اس عقیدہ توحید سے وحدت فکر پیدا ہوگی۔ اور وحدت افکار سے وحدت کردار آئے گی۔ ملت متحد ہو گی ملت میں اتحاد یقیناً دریا ہو گا اگر عقیدہ توحید کا ملت پر صحیح طریقے سے اطلاق ہو جائے (APPLY) ہو جائے۔ قصہ یہ ہے کہ توحید ہی میں یہ عقیدہ بھی (APPLY) ہو تو وحدت افکار بھی ہے وحدت کردار بھی لیکن توحید ہی میں یہ عقیدہ بھی موجود ہے اس ایک میں وحدہ لا شریک میں جو عین قدرت ہے عین حیات ہے۔ عین علم ہے کبھی نہیں کہا کہ اس کی مخلوق بغیر ہادی کے رہے۔ کبھی نہیں چاہا کہ اللہ کی یہ مخلوق جو حیات عقلی رکھتی ہے بغیر کسی راہبر کے رہے اس لئے حلال مشکلات نے خطبہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

**و لم یخل اللہ سبحانہ خلقہ من نبی مرسل ☆ او کتاب منزل ☆ او حجتہ لا زمتہ ☆ او محجتہ قائمتہ ☆ رسل لا تقصر و بہم قلتہ عدد ہم ☆ و لا کثرہ المکذبین لہم ☆**

"اللہ نے کسی دور کو اپنی حجت سے خالی نہیں رکھا۔ رسول پر رسول بھیجے نبی پر نبی بھیجے رسولوں کا اقلیت میں رہنا رسولوں کو نقصان نہ پہنچا سکا اور رسولوں پر جھوٹ بولنے والوں کی اکثریت رسولوں کو نقصان نہ پہنچا سکی۔"

**و لا کثرہ المکذبین لہم**

"نہ ان پر جھوٹ بولنے والوں کی کثرت ان کو نقصان پہنچا سکی۔"

**ن سابق سمی لہ من بعدہ او غابر عرفہ ۔ز قبلہ ☆ علی فالک نسلت القرون ☆ و مضت الدھور ☆ و سلف الا باء**

"یہاں تک کہ دہر کے بعد دہر اور عصر کے بعد عصر اسی طرح سے زمانے گزرتے گئے اور بزرگوں نے اپنے آنے والوں کے لئے پیغام چھوڑا اور آنے والوں نے اپنے بزرگوں سے میراث پائی۔"

**الی ان بعث اللہ سبحانہ محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم لا نجاز عدتہ و تمام نبوتہ ☆**

"یہاں تک کہ خداوند علی اعلیٰ نے احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ کو بھیجا۔"

**عدتہ و تمام نبوتہ**

"تاکہ اس کے فیصلے کا وقت آخر آئے تاکہ نبوت ختم ہو جائے تاکہ اس کا وعدہ پورا ہو جائے لیکن یاد رکھئے گا۔

**ملخوذا علی النبین میثاقہ مشھورۃ سماتہ ☆ میلادہ ☆**

"اس کی نشانیاں مشہور تھیں اس کی میلاد اور مکرم اور پھر انبیاء سے اس کے میثاق

کو لے لیا گیا تھا وہ آیا اور اس طرح سے آیا" ــــــــ

"اس کو کسی معمولی گھرانے سے نہیں لیا۔ اسے کسی معمولی معدن سے نہیں لیا۔ بلکہ بہترین عناصر سے اس جوہر نایاب کو اٹھایا اور بہترین طریقے سے اس درخت کی آبیاری ہوئی۔"

"اس کا درخت بہترین درخت تھا۔ اس کی عزت بہترین تھی۔ یہ درخت حرم میں لگا اور حرم میں پھولا اور پھلا اور کرم الٰہی کے سائے میں پروان چڑھا اس کی سنت میں فضیلتیں ہی فضیلتیں ہیں اس کے کلام میں عدل ہے اس کا حکم فیصلہ کن ہے۔ اس کا منشاء یہی حقیقی منشاء ہے اللہ کا کہ ایک ایسا نبیؐ آیا پھر اس کے بعد آواز آئی کہ محمد آئے اب نبوت ختم ہوئی اب پیغام نہیں آئے گا۔ اب کوئی خبر نہیں آئے گی تو توحید کے عقیدے ہی میں یہ پنہاں ہے کہ جس کے نظام عدل میں یہ لازم ہے جس کے نظام عدل میں یہ لازم ہے کہ مخلوق رہے، رہبر نہ رہے تو اس ایک نے "وحدہ لا شریک" نے اپنی طویل مصلحتوں کے بناء پر سلسلہ نبوت کا آغاز کیا اور اتفاق سے یہ عجیب اس کی مصلحت تھی کہ ایک گھرانے سے چنا ذریت آدم میں نوح ذریت نوح میں ابراہیم ذریت ابراہیم میں اسمٰعیل و اسرائیل۔ اسرائیل کی اولاد میں کچھ انبیاء اور ذریت اسمٰعیل میں ختمی مرتبت ایسا معلوم ہوا کہ ایک خاندان کو چن لیا گیا تھا تم خاندان کو محترم کرتے جاؤ۔

**ان اللہ اصطفٰی ادم و نوح و ال ابراھیم و ال عمران علی العالمین**☆ (سورہ آل عمران آیت ۳۳)

ایک خاندان کو ابھارا ہے ایک خاندان کو بلند کیا ہے تو اب کہیں پہ خاندان پرستی کا الزام نہ لگ جائے ــــــ اور ابراہیم کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلم کہتے ہیں۔ اسمٰعیل کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلم کہتے ہیں۔ باپ بیٹے دونوں ملتے

ہیں تو کہتے ہیں۔

**ربنا و اجعلنا مسلمین لک** ☆ (سورہ بقر آیت ۱۲۸)

"پروردگار ہم دونوں کو مسلم بنا۔" یعقوب اپنے آپ کو مسلم کہتے ہیں۔ اسحاق اپنے آپ کو مسلم کہتے ہیں انبیاء نے سب نے یہ طے کیا کہ ہم تسلیم کی منزل پر ہیں۔

اسلام بظاہر بعد میں آئے مگر۔۔۔۔۔۔

**ان الدین عند اللہ الا سلام** ☆ (سورہ آل عمران آیت ۱۹)

لیکن یہ عجیب منزل ہے آپکی توجہ حاصل کرنا چاہتا ہوں اب آیت پڑھوں گا۔

**شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو و الملا ئکتہ و او لوا العلم قائما بالقسط** ☆ **لا الہ الا ھو العزیز الحکیم** ☆ (آیت ۱۸)

**ان الدین عند اللہ الا سلام و ما اختلف الذین او تو الکتاب الا من بعد ما جا ء ھم العلم بغیا** ☆ (سورہ آل عمران آیت ۱۹)

"اللہ کی عندیت میں جو دین ہے وہ اسلام ہے اور کسی نے اختلاف نہیں کیا مگر یہ کہ کتاب ان کے پاس آگئی تھی علم ان کو مل چکا تھا آپس کی مخالفتوں اور آپس کی بغاوتوں کا اثر دین پر پڑا ورنہ دین مخالفت کے لئے ہے ہی نہیں۔ ورنہ مستقلات عقیلہ کی کون مخالفت کرے گا۔ مستقلات عقیلہ کی کون مخالفت کرے گا۔ جو دراصل صحف انبیاء ہیں ان کی کون مخالفت کرے گا تسلیم کاکوئی مخالف نہیں ہے بلکہ آپ کی مخالفت میں ایک دوسرے کی لڑائی میں اچھا تم اس کو مانتے ہو ہم نہیں مانتے۔ بس یہ ہوا کہ سارا جھگڑا اسی بات پر ہے کہ تم نے ان کو مانا ہم نہیں مانتے توآپس کے جھگڑے ہیں تو ذوات مقدسہ جن کے لئے یہ جھگڑے ہیں وہ ہر جھگڑے سے بلند ہیں۔ اسلام کی منزل بھی یہی تھی کہ بذات خود اسلام جو مستقلات عقیلہ کا مجموعہ ہے اس میں کوئی گنجائش کسی کے لئے عداوت و بغاوت کی نہیں ہے۔

**ان الدین عند اللہ الا سلام و ما اختلف الذین او تو الکتاب الا من بعد ما جاء ھم العلم بغیا☆** (سورہ آل عمران آیت ۱۹)

"اور یہ طے ہے کہ صاحبان کتاب جن کو کتاب دی جا چکی تھی انہوں نے اختلاف نہیں کیا" مگر یہ ----- مگر یہ کہ علم کے آجانے کے بعد تو اب ہم اس منزل سے بھی آگے گزر گئے مگر ایک امر کی طرف متوجہ کرتے ہوئے وہ یہ کہ توحید ہی میں ---- توحید ہی میں وہ نظام عدل آتا ہے جہاں سلسہ ہدایت آگے بڑھے۔ وہ نظام عدل آتا ہے جہاں سلسلہ ہدایت نہ رکے۔ شیطان کی کوشش یہ ہے کہ سلسلہ ہدایت منقطع ہوجائے شیطان کی کوشش یہ ہے کہ کوئی ہادی سامنے نہ آئے۔ وہ خدا کو تو خوب جانتا ہے اس کی قدرت کو جانتا ہے اس کی خلاقیت کو جانتا ہے اس کے علم و حیات کا وہ قائل ہے اسے وہ پرستش کے قابل سمجھتا ہے شیطان نے ہزاروں برس اللہ کی کو سجدہ کیا۔ مگر ایک حکم کا انکار کیا ہے اور اس حکم کا تعلق ایک انسان سے تھا کہ جس کے لئے کہا۔

**انی جاعل فی الارض خلیفہ ☆** (سورہ بقر آیت ۳۰)

"میں زمین پر خلیفہ بنا رہا ہوں۔" شیطان نے انکار کر دیا۔ پہلا ہنگامہ پہلا اختلاف تو اسی بات پر ہوا کہ تو نے اپنا اقتدار اس کو کیوں منتقل کیا مجھے کیوں منتقل نہیں کیا جھگڑا انتقال اقتدار پر ہے کہ یہ اقتدار ادھر کیسے جا رہا ہے۔

**خلقتنی من النار و خلقتہ من طین☆** (سورہ ص آیت ۷۵)

"مجھے آگ سے پیدا کیا اسے مٹی سے پیدا کیا" آگ مٹی سے افضل ہے حالانکہ قرآن نے بتلایا کہ یہ فلسفہ اس کا غلط ہے۔

**جعل لکم من الشجر الا خضر نارا☆** (سورہ یسین آیت ۸۰)

"ہرے درخت سے آگ نکلتی ہے۔" لکڑیوں سے آگ نکلتی ہے۔ لکڑی زمین کی

پیداوار ہے۔ زمین اس کے لیے اصل ہے۔ اس . لئے زمین آگ سے افضل ہے یہ تو بتلانا تھا اللہ کو کہ تو نے غلط فیصلہ کیا تو نے اپنی فضیلت پر جو سند دی وہ خود مہمل تھی وہ دلیل غلط تھی۔ آگ مٹی سے افضل نہیں ہے مٹی آگ سے افضل ہے وہ روٹ ہے وہ عقل ہے وہ فعال ہے بہر صورت جھگڑا اس سے یہ تھا کہ یہ اقتدار کیسے منتقل ہو رہا ہے۔ سجدے پر اعتراض نہیں ہے۔ پیشانی کو جھکانے پر اعتراض نہیں ہے۔ اعتراض اسی بات پر ہے کہ تو نے جو کہا۔۔۔۔۔

ان جاعل فی الارض خلیفہ ☆ (سورہ بقر آیت ۳۰)

"کہ میں دنیا پر اپنا خلیفہ بنا رہا ہوں۔" تو یہ اقتدار اس کو جو منتقل ہوا یہ اگر مجھے منتقل ہوتا تو میں تیری پرستش کرواتا میں تیری بندگی کرواتا میں تیری عبادت کرواتا۔ میں تیرے حی القیوم و لم یزل و لم یزال ہونے کا اعلان کرواتا مگر جب تو نے مجھے ٹھکرادیا ہے تو مجھے بھی مہلت دے میں سب کو بہکاؤں گا۔ ظاہر ہے نبوت انتہائی اخلاص کے ساتھ تواضع کے ساتھ انکساری کے ساتھ صداقت کے ساتھ دیانت کے ساتھ آگے بڑھے گی اور ہدایت کا ہمیشہ یہ طریقہ رہا ہے کہ جو دشمنی جس طرح سے بھی ہو جائے مگر دیانت و عداوت ہاتھ سے نہ جائے مگر جو ہدایت کے خلاف کھڑے ہو جاتے ہیں مگر جو دین و دیانت کے خلاف کھڑے ہو جاتے ہیں وہ شر پسندی پر بھی آتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ عوام کو بھڑکائیں عوام کو ایک ایسی راہ پر لے جا کر ڈال دیں کہ جہاں سے عوام پھر واپس نہ آسکیں اور ان کو راستہ نظر نہ آئے۔ اور بھٹکتے بھٹکتے دین تو ملتا نہیں ہے مخالفت کے لئے پھر وہ آپس میں مخالفت شروع کر دیتے ہیں اور اس کا انجام خطرناک ہوتا ہے یہی وہ وجہ تھی کہ جہاں شیطان نے بھروسہ کیا اپنی ذات پر اور اللہ سے جو وعدہ کیا کہ میں سب کو بہکاؤں گا ارشاد ہوا کہ اچھا جاؤ۔۔۔۔۔ اچھا جاؤ

—————

**الی یوم الوقت المعلوم** ☆ (سورہ ص آیت ۸۱)

"ہم نے تم کو مہلت دی۔" تم کو ہم نے مہلت دی قیامت تک کے دن کی لیکن قیامت کے دن کیا کرو گے۔ قیامت کے دن کیا کرو گے سورہ ابراہیم ایک دن تو جانا ہے نہ دیکھئے یہ نظریہ توحید اور عقیدہ توحید کا کمال ہے اگر مبداء ہے تو معاد ہے اگر ابتداء ہے تو انتہا ہے اگر آغاز ہے تو انجام ہے اگر ازل ہے ابد ہے اگر خلقت ہے تو قیامت ہے تو آپ نے دیکھا امن پر کنٹرول کبھی نہیں ہو سکتا جب تک قیامت پر عقیدہ نہ ہو۔ جو قیامت ہی کو نہ مانے وہ ظلم کرے تو کیا وہ استبداد کرتے تو کیا کسی کو لوٹ لے تو کیا کوئی ہو سکتا ہے نہیں وہ قیامت ہی کا قائل نہیں ہے تو آپ نے دیکھا نظریہ توحید میں سلسلہ ہدایت بھی ہے نبوت بھی ہے عدل بھی ہے قیامت بھی ہے تو ایک سے ایک تک تو قیامت کے میدان میں آنا ہے وہاں کیا ہو گا؟ مدت ختم ہو گئی۔ مہلت ختم ہو گئی اب وہاں پہنچ کر ایک مرتبہ شیطان نے ایک طویل تقریر کی اہل محشر کے گرد اپنے پورے کارناموں کو بیان کیا اور کہا دیکھو ———— دیکھو ————

**ان اللہ وعد کم وعد الحق** ☆ (سورہ ابراہیم آیت ۲۲)

"اللہ نے جو وعدہ کیا وہ سچا۔"

**و وعدتکم فاخلفتکم** ☆ (سورہ ابراہیم آیت ۲۲)

"اور میں نے جو وعدہ کیا وہ جھوٹا۔"

**فلا تلومونی و لوموا انفسکم** ☆ (سور ابراہیم آیت ۲۲)

"آج مجھے ملامت نہ کرو اپنے نفسوں کو ملامت کرو۔"

میں نے تم کو پیدا نہیں کیا تھا میں نے تم کو باصرہ' سامعہ' ذائقہ' لامسہ' شامہ' یہ طاقتیں نہیں دی تھیں۔ میں تمہارے روزی کا ذمہ دار نہیں تھا۔ تم کیوں آئے۔ تم کیوں آئے۔ میری طاقت ہے تو بس یہی کہ میں نے تم کو آواز دی۔

**دعوتکم فاستجبتم لی** ☆ (سورہ ابراہیم آیت ۲۲)

"میں نے جب تم کو پکارا تم دوڑ کے میرے پاس آ گئے۔"

**فلا تلومونی و لوموا انفسکم** ☆ (سورہ ابراہیم آیت ۲۲)

"اب اپنے نفسوں کو ملامت کرو مجھے ملامت نہ کرو۔

**ما انا بمصرخکم و ما انتم بمصرخی** ☆ (سورہ ابراہیم آیت ۲۲)

"نہ آج تم میرے ولی ہو نہ آج میں تمہارا ولی ہوں۔" نہ آج تم مجھے بچا سکتے ہو نہ آج تمہیں میں بچا سکتا ہوں۔ شیطان نے فیصلہ دیا اور آخر وقت دیا فیصلہ قرآن نے پہلے ہی بتلا دیا کہ شیطان کا فیصلہ یہ ہے ---- شیطان کا فیصلہ یہ ہے جو قیامت میں ہونے والا ہے۔ مگر قدرت کی رحمت دیکھو پہلے، سے فیصلے کو بتلا دیا کہ شیطان یہ فیصلہ کرنے والا ہے۔ اب تو خدا ترس بنو اب تو رسولؐ کے کہنے پر چلو اب تو رسولؐ کی باتوں کو تسلیم کرو۔ تو بہرحال پہلی ہی منزل ان آٹھ تقریروں میں یہ تھی کہ اللہ سر آنکھوں پر دل و دماغ پر ایک ایک رگ حیات میں ایک ایک نفس میں اللہ ایک ہے۔ نظریہ اکائی کا تصور بیکار ہے اگر محمدؐ نہیں ہے۔ اور ختمی مرتبت کا تصور بیکار ہے۔ اگر ان کے احکام پر عمل نہیں ہے اگر ان کے احکام پر عمل نہیں ہے ان کا احترام نہیں ہے انکی عظمت نہیں ہے۔ انکی عظمت نہیں ہے ---- بادشاہوں کے درباروں میں جانے والے بڑی دور سے گردن جھکا کر جاتے ہیں اور ختمی مرتبت کا نام آ جائے تو ان کے سر نہیں جھکتے۔

غور کر لیجئے ---- کسی کو آزمانا ہو کہ اس میں شرافت کتنی ہے تو ایک مرتبہ کہیے "محمدؐ" اگر سر جھکے تو شریف ہے۔

یہ پیشانی جھکتی ہی نہیں آدم کو تو سجدہ کرنے کو کہا مگر ختمی مرتبت کا نام آئے تو ذرا سا پیشانی نہ جھکے۔ وہ سجدے کا طالب نہیں ہے مگر محمدؐ کی آل یہ چاہتی ہے کہ ہمارے جد

کا نام لیا جائے تو سر جھک جائے۔ سر کو جھکا کے بتاؤ کہ یہ قوم زندہ ہے۔

**لا الہ الا اللہ** کے ساتھ **محمد رسول اللہ** کہنے والے ایک تقریر میں یہ بھی ہو چکا ہے کہ درود کو لازم جانے درود کو نسخہ حیات سمجھے درود سے ولادت پاک ہوتی ہے طینت میں طہارت آتی ہے۔

جب ہم تم پر درود بھیجتے ہیں تو ہماری ولادت پاک ہوتی ہے ہمارے نفس میں طہارت آتی ہے ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے ہماری برائیاں دور ہو جاتی ہیں۔

**اللھم صل علی محمد و ال محمد**

سلسلہ کلام کہاں تک پہنچا درود کے آخری حصے تک۔

**اللھم صلعلی محمد و ال محمد**

کیا اختلاف ہے ملت کو صرف یہی نہ کہ علی "علی"

**اللھم صل علی محمد و علی ال محمد**

مگر نہیں۔ نہیں یہ درود۔ بڑا کامل و اکمل ہو جاتا ہے جس وقت آپ یہ کہتے ہیں۔

**اللھم صلی علی محمد و علی ال محمد کما صلت علی ابراہیم و ال ابراہیم انک حمید مجید☆**

آپ نے مثال کیوں دی کہ آل محمد تھے' اس لئے نہیں کہ پکارتے کہ ہم ان کے طرفدار ہیں یہ ساری ملت اسلامیہ کا درود ہے کہ اللہ درود بھیج محمدؐ پر اور ان کی آل پر جیسے کہ تو نے رحمتوں کو نازل کیا ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر نہ وہاں امت ہے نہ یہاں امت ہے۔

**"انک حمید مجید"**

حمد تیرے ہی لئے ہے حمد و کبرائی تیرے ہی لئے ہے تو پروردگار رحمتوں کو نازل کر اس گھرانے پر یہ گھرانہ نبوت کا گھرانہ ہے یہ گھرانہ امامت کا گھرانہ ہے فقط یہی نہیں

ہے۔ کہ ابراہیم ہمیشہ اپنے گھرانے کے لئے چاہتے ہیں جو کچھ چاہتے ہیں۔ اللہ اللہ وہ دن یاد ہے کہ ابراہیم کو جب امامت عطا ہوئی تھی تو بے اختیار یہ آواز آئی۔

**انی جاعلک للناس اماما قال و من ذریتی** ☆ (سورہ بقر آیت ۱۲۴)

"ابراہیم ہم نے تم کو امام بنایا۔ کہا میری ذریت میں بھی ہے۔" آدم یہ کہہ سکتے تھے اس لئے کہ ابھی پتلا آب و گل سے تیار نہیں ہوا تھا۔

**انی جاعلک فی الارض خلیفتہ** ☆

تو ابھی آدم جو ہوش میں تھے مگر جب براہیم کو امامت ملی تو ابراہیم نبی بھی تھے رسول بھی تھے۔ خلیل تھے۔ اللہ کے ولی تھے۔ محبت کے درجوں پر فائز تھے۔ صاحب شریعت تھے۔ صاحب کتاب تھے۔ صاحب رسالت تھے۔ سوجھ بوجھ تھی' اب اتنا بڑا عہدہ' اتنا جلیل القدر عہدہ اولاد میں جائے گا یا نہیں' کہا میری ذریت میں یہ عہدہ جائے گا یا نہیں ----- آواز آئی -----

**لا ینال عھدی الظالمین** ☆ (سورہ بقر آیت ۱۲۴)

"ظالموں کو یہ عہد نہیں ملے گا۔" مامون رشید کے دربار میں حضرت امام علی رضا نے بتا دیا تھا کہ اس آیت نے بتا دیا ہے کہ قیامت تک امامت ظالموں پر حرام ہے۔ آپ نے دیکھا یہ وہ منزل تھی کہ جہاں آل محمدؐ کے ساتھ ساری ملت نے آل ابراہیم کا تذکرہ کیا' -----

ابراہیم نے امامت ملنے کے بعد کہا **و من ذریتی** لیکن دنیا یہ سمجھی کہ شاید ابراہیم ان عظمتوں کو دیکھ کر بے چین ہیں کہ اولاد میں بھی ہو' ہاں آپ قرآن پڑھیں تو پتہ چلے گا کہ جہاں ابراہیم یہ کہتے ہیں ----- پرور دگار -----

**رب اجعل ھذا البلد امنا و اجنبنی و بنی ان نعبد الا صنام** ☆ (سورہ ابراہیم آیت ۳۵)

"پروردگار شہر مکہ کو امن و امان کی جگہ بنا اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا لے۔"

**رب انهن اضللن كثيرا من الناس فمن تبعني فانه مني و من عصاني فانك غفور رحيم☆** (سورہ ابراہیم آیت ۳۶)

"پروردگار بتوں نے بہتوں کو تباہ کر دیا' جو میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہے' اور جو میری نافرمانی کرے اس میں تیرا اختیار ہے تو غفور و رحیم ہے۔"

اس کے بعد ابراہیم نے بے اختیار کہا۔۔۔۔۔

**ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ فاجعل افئدۃ من الناس تهوی الیهم و ارزقهم من الثمرات لعلهم یشکرون☆** (سورہ ابراہیم آیت ۳۷)

"پروردگار میں اپنی بعض ذریت کو ایک ایسے بے آب و گیاہ میدان میں آباد کرنا چاہتا ہوں' جہاں زراعت نہیں ہوتی' فقط اس لئے پروردگار کہ تیری نماز کو قائم کریں' قیام نماز آسان نہیں ہے۔ اور تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔ انہیں پھلوں سے روزی عطا کر تاکہ یہ تیرا شکر کریں۔"

قیام صلوٰۃ آسان نہیں ہے۔ ابراہیم نے یہ دعا مانگی ہے کہ میری اولاد نماز کو قائم کرے۔ بڑی مصیبتیں جھیلے گی اولاد نماز کو قائم کرنے میں' وہاں پانی نہیں ملتا' وہاں کھیتی نہیں ہوتی' دعائے ابراہیم قبول ہو گئی جہاں اولاد کے لئے امامت مانگی ہے وہاں یہ بھی دعا کی ہے کہ میری اولاد نماز کو قائم کرے۔ اب نماز کو قائم کرنے میں اولاد پر جو بھی گزر جائے ۔۔۔۔ زیارت امام حسینؑ میں آپ یہ گواہی دیتے ہیں۔

**اشهد انک قد اقمت الصلوٰۃ**

"میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا۔"

یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے الفاظ ہیں ۔۔۔۔

**اشھد انک قد اقمت الصلوۃ و اتیت الزکوۃ و امرت با المعروف عن المنکر و اطعت اللہ و رسولہ حتی اتاک الیقین☆**

"اے حسینؑ ابن علیؑ آپ نے نماز کو قائم کیا' زکوۃ دی' معروف کا حکم دیا اور برائی سے روکا' اللہ اور رسول کی اطاعت کی اور جہاد کیا جو حق جہاد کرنے کا تھا۔"

ابھی ابھی کسی نے اخبار میں یہ لکھ دیا کہ حسینؑ نے کربلا میں جہاد نہیں کیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "اے حسینؑ آپ نے جہاد کیا اور جو حق جہاد کرنے کا تھا۔"

کیوں جہاد نہیں کیا اس لئے کہ حسینؑ کے مقابلہ میں مسلمان تھے کلمہ گو تھے اور مسلمان سے نہیں بلکہ کافر کے ساتھ جہاد کیا جاتا ہے ---- کیوں ---- امیرالمومنین کی زیارت آپ بھول گئے ---- امیرالمومنین کی زیارت یہ ہے کہ ----

"آپ نے اللہ کے دین کے لئے جہاد کیا' مارقین سے جہاد کیا' قاسطین سے جہاد کیا' ناکثین سے جہاد کیا' اے علیؑ آپ نے جمل میں جہاد کیا' صفین میں جہاد کیا' نہروان میں جہاد کیا۔"

اس کے معنی یہ ہیں کہ راہ حق کی طرف ذہنوں کو موڑ دیا' معصوم جہاد نہیں کرتا مگر اسی حد تک کہ حسینؑ نے ابتداء نہیں کی تھی جنگ کی مگر جب شروع ہو گئی جنگ اور تلوار چلی تو اب یہ حسینؑ کا جہاد ہے' یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ کسی کو سمجھنے میں پریشانی ہو۔ پریشانی کی کیا بات ہے؟

اب گفتگو آ گئی تو میں سمجھتا ہوں کہ قرآن کی آیت پڑھوں تاکہ حسینؑ کا جہاد آپ کی سمجھ میں آ جائے اور آپ کی حیرانی دور ہو ---- اور آپ کے دل و دماغ روشن ہوں۔

**یا یھا النبی جاھد الکفار و المنافقین ☆** (سورہ توبہ آیت ۷۳)

"اے رسولؐ جہاد کیجئے کافروں سے اور منافقوں سے۔"

"کافر وہ ہے جو انکار کر دے' منافق وہ ہے جو گواہی دے کہ تو اللہ کا رسول ہے مگر خدا کہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔"

اور منافقین کے لئے سورہ ہے' "سورہ منافقون" ـــــ

**اذا جاء ک المنا فقون قا لو انشهد انک لرسول الله و الله یعلم انک لرسوله و الله یشهد ان المنا فقین لکا ذبون☆** (سورہ منافقون آیت ۱)

"اے رسولؐ جب تمہارے پاس منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو اقرار کرتے ہیں کہ آپ یقیناً خدا کے رسولؐ ہیں' اور خدا بھی جانتا ہے کہ آپ یقیناً اس کے رسولؐ ہیں' مگر خدا یہ ظاہر کئے دیتا ہے کہ یہ منافقین جھوٹے ہیں۔"

اب کلمہ کیا ہے ـــــ یہ منافق محمدؐ عربی کا کلمہ پڑھ رہے تھے مگر خدا کا حکم یہ تھا کہ اے رسولؐ منافقین سے جہاد کرو ـــــ بدر' احد' خندق' خیبر' حنین' ستاسی غزوات' پیغمبر کی زندگی ختم ہو گئی آیت کی آدھی تفسیر میں کہ "کافروں سے جہاد کرو" یہ آدھی آیت ہے' ـــــ !

آدھی آیت کی تفسیر باقی تھی کہ "منافقین سے بھی جہاد کرو" تو اب محمدؐ اور علیؑ ایک نور کے دو حصے ہیں' آدھی آیت کی تفسیر محمدؐ نے علیؑ کے ذمے کر دی۔ اسی لئے ملت اسلامیہ نے آج تک علیؑ پر یہ اعتراض نہیں کیا کہ علیؑ نے جمل و صفین و نہروان میں اتنا خون کیوں بہایا ـــــ ملت مسلمہ یہ کہہ کر چپ ہو گئی علیؑ کرم اللہ وجہہ اللہ نے علیؑ کے چہرے کو مکرم کر دیا' تکریم ہی تکریم ہے' کرامت ہی کرامت ہے۔

تقریر اس منزل تک آ گئی ـــــ حسینؑ نے کربلا میں جہاد کیا' حسینؑ اللہ کا بندہ حسینؑ ' حسینؑ محمدؐ کا نواسہ حسینؑ' حسینؑ سجدہ گزار حسینؑ' حسینؑ زکوۃ کا دینے والا حسینؑ' حسینؑ قرآن کا پڑھنے والا' اور نوک نیزہ پر تلاوت کرنے والا حسینؑ' **لا الہ الا اللہ**

محمد رسول اللہ کہنے والا حسینؑ" حسینؑ جس نے بار بار یہ کہا کہ اگر میں نے شریعت میں تبدیلی کی تو مجھے ذبح کر ڈالو' سبھوں نے کہا نہیں آپ نے شریعت میں کوئی تبدیلی نہیں کی جس کی قربانی عظیم المرتبت قربانی ہے۔ جس کی یاد منانے کے لئے اتنا بڑا مجمع اس وقت یہاں موجود ہے ---- یہاں صرف ہمارے فرقے کے مخصوص چند افراد نہیں ہیں۔ یہاں تمام کلمہ گو موجود ہیں اور سب میرے دوست ہیں' یہاں ہر مکتبہ فکر کے اشخاص نمائندگی کر رہے ہیں' بیشتر افراد وہ ہیں جن کا عقیدہ میرا عقیدہ نہیں ہے لیکن انہوں نے یہ طے کیا ہے کہ وہ سنیں بولنے والے کی زبان سے کہ حسینؑ کا ذکر کیا ہوتا ہے۔ لا الہ کا مقصد کیا ہے۔ لا الہ حق ہے۔ ہم اسی ایک کو سجدہ کرتے ہیں۔ ملت اسلامیہ سن لے کہ ہم نے علم کو سجدہ نہیں کیا۔ ہم نے ضریح کو سجدہ نہیں کیا۔ ہم نے تابوت کو سجدہ نہیں کیا۔ ہم نے ذوالجناح کی پرستش نہیں کی۔ یہ آثار ہیں جس سے قومیں پہچانی جاتی ہیں۔ آپ کا ایک عمل ہے جس پر آپ متفق ہیں جسے قرآن میں شعار کہتے ہیں۔ قرآن میں کسی مقام پر یہ نہیں ہے کہ مسجد پر مینار ہوں گے۔ مگر آپ نے دیکھا کہ اگر مثلث بنا لیتے ہیں اور کوئی اجنبی مسلمان شہر میں آئے اور وہ سمجھے کہ یہ تو گرجا ہے۔ اس لئے آپ نے مینار بنائے کہ یہ ہماری پہچان ہے' ہم نے مثلث نہیں بنائے' اپنی پہچان الگ بنائی۔ علم اور تابوت پہچان ہے آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ یہ شرک ہے۔ یہ شرک ہے ---- ارے ذرا سے شائبہ بھی نہیں ہے کہ یہ شرک ہے' اور افسوس تو یہ ہے کہ جس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا حکم معبود پر اس کو تو کہا کافر ---- **کان من الکافرین** ---- **من المشرکین** نہیں کہا گیا ---- اور ہم جو خدا **حی و قیوم و لم یزل و لم یزال** کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں سمجھتے۔ ہماری زندگی توحید کے اس جلال میں گزرتی ہے کہ جہاں مالک تو ہے اور یہ تیرے بندے ہیں' تیرے سامنے سجدہ مگر ان بندوں کا احترام' یہ پیشانی اگر جھکتی ہے تو

سجدے میں نہیں جھکتی ہے' یہ آنکھیں اگر جھکتی ہیں تو سجدے میں نہیں یہ احترام ہے۔ ----- یہ محمدؐ کا گھرانہ ہے ---- یہ حسینؑ ہے جس نے سر دے دیا اور اسلام کو بچا لیا' جس نے ظالم سے یہ کہلوا لیا "مجھ کو حسینؑ سے کیا کام" یزید کی راتوں کی نیند اڑ گئی' ظالم جب ظلم کر چکتا ہے تو اس کا ظلم سانپ بن کر اس کو ڈستا ہے۔ یہ حسینؑ نے ظالم کا انجام بتایا ہے' ظلم ہوا اور اس طرح سے ----- آج نویں محرم ہے ----- حسینؑ ہر طرف سے گھر گئے ----- کبھی عون و محمد کا ذکر ہوا' کبھی قاسم ابن حسنؑ کا تذکرہ ہوا ----- کبھی علی اکبرؑ کا تذکرہ ہوا ----- کبھی عباس کا تذکرہ ہوا۔ آج نو محرم ہے۔ آج میرا مولا اکیلا ہے ----- کیا کریں حسینؑ ----- **هل من ناصر ینصرنا** ہے کوئی میری مدد کرنے والا' کوئی ہے حرم رسول کو مصیبتوں سے بچانے والا' **لا اله الا الله** ----- مالک یہ تیری کبریائی ہے' مالک یہ تیری عظمت ہے' مالک یہ تیرا جلال ہے' مالک یہ تیری شان ہے کہ جب تو چاہتا ہے کہ کسی بندے کا امتحان لے تو یہ تیرا جلال ہے کہ جس طرح تو اکیلا ہے اسی طرح وہ بندہ اکیلا ہو جاتا ہے۔ (سبحان اللہ) اب وہ بندہ خدائی میں ایک ہے' ہزاروں مرتبہ ظلم سہی مگر دوسری کربلا نہیں ----- کربلا کچھ اور ہے ----- جب دیکھا کہ اب کوئی یاور و ناصر باقی نہیں رہا خیمے کے قریب آئے اور آواز دی' اے زینبؑ و ام کلثوم' اے رقیہ و سکینہؑ تم سب پر حسینؑ کا آخری سلام ----- شہزادیوں نے گھیر لیا ایک ایک بی بی نے منت و سماجت کی آقا نہ جائیے' مولا نہ جائیے' حسینؑ نے بے اختیار کہا زینبؑ اب بھائی کو نہ روکو' زینبؑ اب ہم اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد عابد بیمار کے پاس گئے دیکھا بے ہوش ہیں۔ میر انیس کا ایک بند اس وقت یاد آ گیا -----

کہیو عابد سے یہ پیغام میرا بعد سلام      غش تھے تم پھر گئے دروازے تلک آ کے امام

قید میں پھنس کے نہ گھبرائیو اے گل اندام      کاٹیو صبر و رضا سے سفر کوفہ و شام

ناؤ منجدھار میں ہے شور تلاطم جانو
ناخدا جاتا ہے گھر جانے اب اور تم جانو

خیمے سے باہر آئے ----- آواز دی ہے کوئی میری سواری کا لانے والا' ذوالجناح گردن ڈالے سامنے آیا' کوئی رکاب کا تھامنے والا نہ تھا' خیمے کا پردہ اٹھا علیؑ کی بیٹی باہر آئی ----- زینبؑ نے کہا بھائی سوار ہو جایئے اللہ کے حوالے کیا ----- ذوالجناح نے آگے بڑھنے سے انکار کیا ----- گردن جھکا کر قدموں کی طرف اشارہ کیا ----- دیکھا سکینہؑ ----- معصوم بچی ذوالجناح کے قدموں سے لپٹی ہوئی ہے اور کہتی ہے ----- ذوالجناح میرے بابا کو نہ لے جا' گھوڑے سے اترے بچی کو گود میں اٹھایا اور کہا سکینہؑ مجھے جانے دو شاید میں تمہارے لئے پانی لا سکوں' صاحبان اولاد کا مجمع ہے اللہ تمہارے گھروں کو آباد رکھے' اللہ تمہارے بچوں کو خوش رکھے -----
سکینہؑ کو سینے سے لگایا ----- اب میر انیس کہتے ہیں کہ حسینؑ نے سکینہؑ سے کہا -----

جاتا ہے دور شب کو جو آنا نہ ہوا ادھر ضد کرکے روئیو نہ ہمیں چاہتی ہو گر
پہلے پہل ہے آج شب فرقت پدر سو رہیو ماں کی چھاتی پہ غربت سے رکھ کے سر
راحت کے دن گزر گئے یہ فصل اور ہے
اب یوں بسر کرو جو یتیموں کا طور ہے

سوار ہوئے ----- جب پشت زمین پر بلند ہوئے تو بھائی کو بھائی کا لاشہ دور سے نظر آیا ----- پکار کر کہا ----- عباسؑ ہم تمہاری زندگی میں لڑنا نہیں چاہتے تھے لیکن اب لڑیں گے ----- میدان میں آئے یہ کہہ کر تلوار نکالی ----- میسرہ پر حملہ کیا ----- میمنہ پر الٹ دیا ----- میمنہ پر حملہ کیا قلب لشکر پر الٹ دیا ----- تم نے پیاسے کی لڑائی دیکھی ----- جس کا اٹھارہ برس کا بیٹا مارا گیا تم نے اس کی لڑائی

دیکھی، جس کا بتیس برس کا بھائی قتل ہو چکا تم نے اس کی لڑائی دیکھی، لڑتے چلے، ---- زخمی ہوتے چلے ---- پشت فرش پر جھوم رہے تھے ---- ایک آواز آئی ---- میر انیس کہتے ہیں ----

جنگل سے آئی فاطمہؓ زہرا کی یہ صدا　　امت نے مجھ کو لوٹ لیا وا محمدا

اس وقت کون حق رفاقت کرے ادا　　ہے ہے یہ ظلم اور دو عالم کا مقتدا

انیس سو ہیں زخم تن چاک چاک پر

زینبؑ نکل حسینؑ تڑپتا ہے خاک پر

پردہ الٹ کے بنت علیؑ نکلی ننگے سر　　لرزاں قدم خمیدہ کمر، غرق خوں جگر

چاروں طرف پکارتی تھی سر کو پیٹ کر　　اے کربلا بتا ترا مہمان ہے کدھر

اماں قدم اب اٹھتے نہیں تشنہ کام کے

پہنچا دو لاش پر میرے بازو کو تھام کے

شہزادی ایک بلندی پر تشریف لائیں ---- (بس ہو گئی گفتگو) ---- دیکھا ---- چاروں طرف دیکھا ---- مگر بھائی نظر نہ آیا ---- ایک مرتبہ خیمے میں واپس آئیں ---- بیمار بھتیجے کے بازو کو سنبھالا کہا بیٹا ---- تمہارے بابا نظر نہیں آتے ---- میرا بھائی نظر نہیں آتا ---- کہا پھوپھی اماں خیمے کا پردہ الٹ دیجئے ---- مجھے خیمے کے در پر لے چلئے ---- پھوپھی بازو تھام کر در خیمہ پر عابد بیمار کو لائی ---- پردہ الٹ دیا گیا ---- عابد بیمار کی آنکھیں چاروں طرف باپ کو تلاش کرنے لگیں ---- ایک مرتبہ آواز دی

**السلام علیک یا ابا عبد اللہ السلام علیک یا بن رسول اللہ**

ایک مرتبہ شہزادی زینبؑ کے قریب آ کر کہا ---- پھوپھی اماں میرے بابا کا ماتم کیجئے ----

ختم شد

# مجلس دھم (عاشورہ)

## موضوع :۔ توحید اور شرک

**انا للہ و انا الیہ راجعون رضا بقضائہ و تسلیما لا مرہ ☆**

**السلام علیک یا ابا عبد اللہ ☆**

**السلام علیک یا بن رسول اللہ ☆**

**السلام و علیک یا بن فاطمتہ الزھرا ء سیدۃ نساء العالمین ☆**

**السلام علیک و علی جدک و ابیک السلام و علی امک و اخیک ☆**

**السلام علیک و علی الائمتہ من بنیک السلام علیک و رحمتہ اللہ و بر کاتہ ☆**

میں نے پہلے فرزند رسولؑ کو سلام کیا اب آپ حضرات سے صرف اتنا عرض کروں گا کہ بہت تکلیف دی۔ بہت تکلیف دی مسلسل آتے رہے اب کوئی آپ کو زحمت نہیں دے گا۔ اب کوئی آپ کو تکلیف نہیں دے گا۔ مگر آج کے بعد خود ڈھونڈتے پھریں گے ایک بے چینی سی محسوس ہو گی کہ ہائے اب یہ وقت کیسے بسر ہو۔ ظاہر ہے کہ میں نے کل ہی عرض کیا تھا کہ میں دسویں محرم کو دعا کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ دعا نہیں کروں گا۔ وہ آپ کے احوال سے آپ کی شہزادی باخبر ہے اس لئے میں دعا نہیں کروں گا۔ اب وہ آپ کے دل کا خلوص آپ کی آواز میں دعا نہیں کروں گا۔ مگر میری ایک تمنا ہے معلوم نہیں یہ مہلت آپ کو موقع دے کہ نہ دے۔ برسوں گزر گئے برسوں گزر گئے مجھے پیٹتے پیٹتے عاشور کے دن فقط اتنی تمنا رہتی ہے کہ یہ مجمع ہو حسینؑ کا ذکر ہو اور بی بی فاطمہؑ آ جائیں۔ اور میں کہوں سواری آئی۔ حقیقت یہ ہے کہ حسینؑ ابن علیؑ نے ہم کو پہچنوایا ملت کو پہچنوایا۔ حسینؑ ابن علی نے ملت

اسلامیہ پر احسان کیا اور پھر سجدہ اور تقرب نے تو ظاہر کر دیا کہ حسینؑ ابن علی یہ چاہتے تھے کہ اس معراج کمال انسانیت پر فائز ہوں کہ جہاں صرف وہ دوستان خدا فائز ہوتے ہیں جہاں یہ آواز دی جاتی ہے۔

**یا ایھا النفس المطمئنۃ ☆**

میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ۔ اے صاحب نفس مطمئنہ۔

**ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ☆ فادخلی فی عبادی ☆ وادخلی جنتی ☆**

تو بس یہ نہیں کہ بے اختیار آپ نے میدان میں پہنچ کر سر رکھ دیا ہو بلکہ آپ نے یہ بتلایا کہ فاتح خیبر کا بیٹا بھی ہوں۔ فاتح بدر و حنین کا بیٹا بھی ہوں۔ اس پیاس میں لڑوں گا اولاد کو کھو کر لڑوں گا۔ چنانچہ اب جو حوالے دیئے جا رہے ہیں اس پر نظر رہے کہ رجب کی زیارت' نیمہ شعبان کی زیارت عیدین کی زیارت اور خصوصیت سے امام صادق نے کہا کہ اربعین کی زیارت اور زیارت میں فرزند رسولؐ سے یہ کہا کہ مولا آپ نے جہاد کا حق ادا کر دیا یہ زیارتوں کی گنتی ہے اور امیر المومنین کی زیارت میں اسی طرح سے آپ پائیں گے مگر تفصیل کے ساتھ اس کا کل میں نے تذکرہ کیا کہ مولا آپ نے مارقین سے جہاد کیا' ناکثین سے جہاد کیا' قاسطین سے جہاد کیا' مگر جب اس سلسلے میں ایک بات اور وہ یہ کہ جہاد ہی وہ منزل ہے کہ جہاں انسان کمال جہاد پر اپنے وعدے کو وفا کرتا ہے۔ اسی لئے اربعین کی زیارت میں امام نے کہا یہ کہو۔

**اشھد انک وفیت بعھد اللہ و جاھدت فی سبیل اللہ حتی اتاک الیقین ☆**

میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے اپنے وعدے کو پورا کیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ جو حق تھا جہاد کا۔ امیر المومنین' امیر المومنین تشریف فرما ہیں کوفے میں اطلاع ملی کہ سفیان ابن عاص بنو غامس کے سردار میں جو مسلمان تھا اس نے انبار پر جو فرات کے قریب ایک گاؤں تھا پر حملہ کر دیا اور ایک ذمی عورت کے کان کی بالی اتار لی اور ایک

مسلم عورت کی چادر کو چھینا ہے۔ تو بے اختیار آپ نے جو خطبہ دیا وہ نہج البلاغہ میں قیامت تک محفوظ رہے گا۔

"جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو خداوند علی اعلیٰ اپنے خاص بندوں کے لئے کھولتا ہے۔" اور پھر آخری دن علیؑ کا صفین میں اور اس کے بعد علیؑ کی شہادت آخری خطبہ علیؑ کا نہج البلاغہ میں موجود ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ——— عمار کہاں ہیں؟ ابن تیہان کہاں ہیں؟ یہ ذوالشہادتین کہاں ہیں۔ جب سب شہید ہو چکے تھے ایک ایک کو آواز دی شہدا میں سے کہتے ہیں کہاں ہیں۔ پکار کے دو مرتبہ کہا الجہاد۔ الجہاد۔ صفین کو جہاد قرار دیا یہ خیال رہے کسی کے ذہن میں یہ بات نہ آئے کہ اگر ——— اگر اس طرح سے ختمی مرتبت کے پیغام کو پہنچاتے ہوئے کوئی اپنے دل میں یہ سمجھے کہ کلمہ گو ہے مسلمان ہے۔ نہیں کل جیسا کہ عرض کر رہا تھا ———

**یا ایہا النبی جاھد الکفار و المنافقین** ☆ (سورہ توبہ آیت ۷۳)

تو یہ جہاد کا سلسلہ تھا جو علیؑ اور حسینؑ کی خدمتوں میں اور ان کی کوششوں میں اور ان کے جد کے جذبے میں پایا گیا تو یہ وہی منزل ہے کہ یہ نہیں کہا کہ میدان کربلا میں پہنچے اور سر رکھ دیا۔ نہیں جہاد کیا اور جدوجہد کی اور اسی جدوجہد کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کو صحیح معنی میں مجاہد کہتے ہیں وہ ایک جہاد کرنے والا جس کی دنیا میں نظیر نہیں ہے مگر افسوس یہ ہے کہ الفاظ کا استعمال کچھ اس طرح سے ہوتا چلا اور اردو' فارسی اور عربی ادب سے ناواقف احباب نے جب قلم کا استعمال شروع کیا تو انہوں نے وہ راہیں اختیار کی جو قوم تو قوم خود میرے لئے تکلیف دہ ہو گئیں اور مجھے تکلیف اس دن ملی جب میں نے پانچویں محرم کو ایک محرم نمبر دیکھا ندائے بلتستان کا اس میں میری تصویر تھی جس تصویر کی مجھے ضرورت نہیں ہے میں دلوں میں ہوں مر جاؤں گا تب بھی رہوں گا مجھے ضرورت نہیں تھی مگر اس کے نیچے لکھ دیا سفیر سید الشہداء۔ میں

نے منور عباس صاحب ایڈووکیٹ سے کہا تھا کہ جا کے کہو۔ میری آوزا ساتھ نہیں
دے رہی ہے کہ مجھے دکھ ہوا مجھے تکلیف ہوئی اس لئے کہ سفیر سید الشہدا فقط مسلم
بن عقیل کا نام ہے الفاظ کے غلط استعمال سے ہم کو تکلیف ہوتی ہے کم از کم میری حد
تک تو دنیا ذمہ دار ہو گی۔ اک تار مجھے دیا رات میں فروغ عزائے کہ میں منبر پر عرض
کروں آپ کی خدمت میں کہ میرا کیا موقف ہے میرا موقف یہ ہے کہ خدا اور رسولؐ
گواہ ہیں ذات عزوجل گواہ ہے کہ مجھے اپنے صرف نام سے کوئی پکارے مجھے قطعاً
پسند نہیں ہے مجھے لا محدود ہے۔ مجھے دکھ ہوا تکلیف ہوئی اور خجالت سی محسوس ہوئی
کہ لکھنے والے نے سفیر سید الشہداء لکھ دیا اور اب منور عباس صاحب نے ساتھ میں
کہا تھا کہ جنہوں نے بغیر میری کسی تحریر کے میرے نام سے پیغام بھی دے دیا اور اسی
ندائے بلتستان نے گزشتہ سال میرے نام سے میرا پیغام بھی چھاپ دیا تھا اور میرے
دستخط بھی کر دیے تھے اس لئے ظاہر ہے کہ میں ان کے متعلق تو کچھ نہیں کہتا ہر ایک
اپنا اپنا راستہ جانتا ہے مگر کم از کم میری حد تک میں معروضہ کروں گا کہ میرے نام
کے ساتھ کوئی لفظ ایسا نہ لکھا جائے اور اگر وہ نہ کاٹ سکیں اور اگر آپ لینا چاہیں تو
اس کو کاٹ کر لیں اس لفظ کو کاٹ کر لیں آپ نے سن لیا میری صراحت ہے یہ اور
مجھے اس کی ضرورت اس لئے نہیں ہوئی کہ مجھے کہا گیا ہے کہ میں کہوں نہیں ——
مجھے تکلیف ہوئی مجھے دکھ ہوا اس لئے کہ میں جب خود یہ جانتا ہوں کہ جو الفاظ
معصومین کے لئے ہیں اگر وہ کسی کو دے دیے جائیں تو مجھے جو تکلیف ہو سکتی تھی وہی
ہوئی اور قومی نظم و نسق کے لئے یہ لازم ہے کہ جو قوم کے خدمت گار کوئی
درخواست کریں کوئی خواہش کریں تو ان کو اہل قلم حضرت غور سے سنیں اور ضد نہ
کریں اب بھی وقت ہے اور اگر پریس میں پرچہ ہے ظاہر ہے جیسا کہ میں سن رہا
ہوں اس لفظ کو حذف کیا جائے یا تصویر ہٹا دی جائے۔ اب رہا ہم ہمیشہ ایک کا ثبوت

دیتے رہے زندگی گزر گئی ہماری ایک ثبوت وہ یہ کہ محبت مولا مرضی مولا ان کی مرضی ان کی محبت ان کی معرفت اور اسی میں اپنے وقت کو گزار رہے ہیں اور خدا اور رسولؐ گواہ ہیں خداء قدوس لم یزل ولم یزال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر اسی مرضیٔ مولا کے ڈھونڈنے میں اگر موت آ جائے تو پیچھے نہیں ہٹیں گے ـــــ مگر ـــــ مگر حسینؑ کا نام لے کر ان کا ماتم کرتے ہوئے کبھی یہ چاہنے کی کوشش نہیں کریں گے کہ جارحیت ہو کبھی یہ چاہنے کی کوشش نہیں کریں گے کہ کہیں بار بار کہتا ہوں ہر سال کہتا ہوں آج پھر کہتا ہوں کہ آپ پر پتھر برسیں یا آگ آئے اپنے راستے سے جائیے اپنا راستہ اختیار کیجئے۔ دیکھتے رہنے دنیا کو ارے جہاں سر حسینؑ پر پتھر آئے تو تم کو کیا تکلیف ہے مسلسل باوجود اس تنگی کہ ہر آن ٹیلیفون پر رہتا ہوں میں چل نہیں سکتا ہوں۔ ہر آن ٹیلیفون پر رہتا ہوں کنٹرول مسلسل اطلاع دیتا رہتا ہے کہ اب یہاں پہنچے۔ اب یہاں پہنچے۔ اب یہاں پہنچے شام تک یہی تشویش رہتی ہے کہ آپ کس طرح سے جاتے ہیں آپ کس طرح سے چلتے ہیں میرے دل کی آواز ہے۔ کہ راستے سے سیدھے جائیں اور جو وقت دیا گیا ہے اس وقت کا خیال رکھیں ایک اور جو مراکز آپ کے ذہن میں رہے کہ یہاں نقصان پہنچا ہے تو وہاں گھبرائیں نہیں پریشان نہ ہوں۔ اپنا ماتم کریں۔ ماتم کریں آگے بڑھیں ایک ماتمی دستے اور دوسرے ماتمی دستے کے درمیان جگہ نہ چھوڑیں مل کے چلیں۔ مل کے چلیں تاکہ دنیا دیکھے وہ یہ کہ ماتم کرنے والے کسی نظم و نسق کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں ـــــ اور پھر ایک بات جو اسی سلسلے میں ہے کہ اگر کبھی کہیں کسی مقام پر یہ محسوس ہو کہ کسی علم یا ذوالجناح پر کسی نے کچھ پھینک دیا تو آپکی ذمہ داری نہیں ہے قطعاً" نہیں ہے آپ کی ذمہ داری آپ کی ذمہ داری ماتم ـــــ وہ آپ کے کارکنوں کی ذمہ داری ہے وہ آپ کے (ADMINSTRATIOM) ایڈمنسٹریشن کی ذمہ داری ہے اس نظم و نسق کی ذمہ

داری ہے یہ حکومت کی ذمہ داری ہے اطلاع دینے والے کہ یہ ہوا مگر راستہ چھوڑ کر گلیوں میں جانا مناسب نہیں ہے دیکھئے ایک عجیب بات وہ یہ کہ آج آپ بھی جلوس نکال رہے ہیں اور میرے سنی بھائیوں کا بھی جلوس نکل رہا ہے جلوس تو ہے نہ ——— کسی اور کے نام سے تو نہیں ہے دیکھو کہاں تک بات آگئی دنیا روک رہی تھی کہ ارے شیعہ سبیل بناتے ہیں تو بنائیں ارے سینوں سبیل نہ بناؤ، مگر سینوں نے مان لیا نہیں ہر سال دیکھتے جایئے ان کی سبیلوں میں اضافہ ہوا ہے جہاں جاتے ہیں سبیل جہاں دیکھتے ہیں علم جہاں دیکھتے ہیں برابر ——— برابر یہی لکھا ہوا ہے کہ پیاسو پیو سبیل ہے یہ اس امام کی بہرحال سبیلیں بنیں بالکل اسی طرح ان کو روکا گیا ارے تم کیوں جلوس نکالتے ہو ——— تم کیوں جلوس نکالتے ہو جلوس وہ نکالے جو ماتم کرے تو کوئی رک گیا ——— نہیں ——— نہیں وہاں بھی الحمد للہ تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور میں خوش ہوں ——— کاغذ کی ضریح ہے کاغذ کے تابوت کاغذ کے مینار اور اسی طرح سے وہ پکارتے ہوئے جاتے ہیں یہ کس کا جلوس ہے کسی اور کے نام سے ہے وہ پیچھے آ رہا ہے۔ آپ کو اجازت دی اور کہا جب آپ گزر جائیں تو اس جلوس کو موقع دیا جائے وہ بھی جا رہے ہیں تو اس لئے آپ اپنے وقت سے جائیں کہ اپنے وقت پہ آئیں تو اس لئے ہم کو چاہئے کہ ایک ایسی کیفیت رہے برادرانہ کہ کبھی ہم نے اس طرح سے اس کا حق ادا کیا وہ اس طرح سے اس حق کو ادا کر رہے ہیں۔ چلو آج سب مل کر دسویں محرم کو منائیں آپ نے میری معروضات کو سن لیا میرے پیغامات کو سن لیا۔ میں ظاہر ہے کہ معذرت خواہ ہوں کہ مجھ سے حق ادا نہ ہو سکا۔ میں نے مجالس پڑھیں مگر میرے دل کو تسلی نہیں ہوئی ظاہر ہے کہ اس عالم میں جبکہ میرے معالج مسلسل یہ کہہ رہے ہیں کہ اب آپ مجلس نہیں پڑھ سکیں گے اب آپ مجلس نہیں پڑھ سکیں گے میں نے ضد کی مجلس پہ مجلس پڑھی آج یہاں تک پہنچ گیا اور مالک کی

بارگاہ میں سجدہ ریز ہوں کہ اس نے مجھے یہ موقع عطا کیا کہ میں فاطمہؑ کے لال کی خدمت میں دست بستہ عرض کروں کہ فاطمہؑ کے جانی مجھ سے خدمت نہ ہو سکی۔ فاطمہؑ کے لال مجھ سے خدمت نہ ہو سکی جاتے ہیں مولا خدا حافظ۔ جاتے ہو مولا خدا حافظ عباس خدا حافظ ----- علی اکبرؑ خدا حافظ عون و محمد ام رباب کے شیر خوار بچے خدا حافظ ----- آپ ہمارے مہمان تھے مولا' ہمارے گھروں میں آبادی تھی آپ جا رہے ہیں خدا حافظ۔ خدا حافظ ہم جس انداز میں خدا حافظ کہہ رہے ہیں کیا اسی طرح رخصت آخر بہن نے بھی کہا ہو گا ارے بہن تو تڑپ گئیں بچے تڑپ گئے حسینؑ نے کہا اب ہم جاتے ہیں۔ اب ہم جاتے ہیں فاطمہؑ کا لال چلا ----- فاطمہؑ کا لال چلا۔ خوب لڑائی ہوئی۔ خوب لڑائی ہوئی۔ جناب زینبؑ نے عبداللہ ابن جعفر طیار سے کہا۔ عبداللہ میں شاہد عینی تھی اپنے بھائی کی لڑائی کی میں تنہا تھی اور میں پردے کو اٹھا کے دیکھ رہی تھی میرا بھائی کبھی میمنہ پر جاتا کبھی میسرہ پر جاتا کبھی قلب پر جاتا اور بار بار یہ کہتا پیاسے کی لڑائی دیکھو جس کا جوان بیٹا مرگیا اس کی لڑائی دیکھو جب لڑائی ختم ہوئی آسمان کی طرف سر کیا حسینؑ نے وقت دیکھا اور کہنے لگے ہاں ہاں وقت آگیا ----- وقت آگیا وعدے کے پورا کرنے کا وقت آگیا تلوار کو نیام میں رکھا زخمی ہوتے چلے سینہ زخمی گلا زخمی ساعد زیبا زخمی بازو زخمی پیشانی زخمی اور پھر پشت ذوالجناح پہ جھومتے چلے اور دونوں ہاتھ ذوالجناح کے گلے میں ڈال کر کہا ذوالجناح علی اکبرؑ کے کے بازو اتار دے علی اکبرؑ کے بازو علی اکبرؑ کے پاس اتار دے۔ ذوالجناح آہستہ آہستہ چلا ایک مقام پر پہنچ کر ذوالجناح رکا اور دو ہاتھ کانپتے ہوئے نکلے زمین سے -----

ان ہاتھوں کا ملا جو سہارا حسینؑ کو
گھوڑے نے بے تکان اتارا حسینؑ کو
پھر تو نہ رہا ضبط کا یارا حسینؑ کو

میرا مولا بے ہوش ہو گیا۔ " " دیر تک بے ہوش رہے۔ دیر تک بے ہوش رہے اس کے بعد جب آنکھ کھلی قاتل کو سرہانے دیکھا اجازت نہیں دی پیشانی ——— پیشانی مٹی پر رکھ دی اور کہا الٰہی

"میں نے اپنے وعدے کو پورا کیا اب تو بھی اپنے وعدے کو پورا کر۔"

تیری قضا پر راضی ہوں تیرے حکم کو تسلیم کرتا ہوں۔ اور پروردگار میں تیرے امتحان میں پورا اتر چکا۔"

"کوئی معبود نہیں ہے سوائے تیرے۔"

اور اس کے بعد آہستہ آہستہ کچھ کہہ رہے تھے بعد میں کسی نے قاتل سے پوچھا "قاتل" آہستہ آہستہ کیا کہا۔ کہا تین مرتبہ کہا عباس۔ عباس۔ اے عباس مگر عباس تو نہیں آئے بہن آ گئی۔ اس روایت پر خصائص زینبیہ میں علماء نے دستخط کئے ہیں۔ جس پر ابوالحسن اصفہانی کے بھی دستخط ہیں بہن آ گئیں اور چلاتی ہوئی آئیں کہ سیدانی کو راستہ دو فاطمہؑ کی بیٹی کو راستہ دو' محمدؐ کی نواسی کو راستہ دو'

ایک مرتبہ دور سے دیکھا بھائی کی لاش تڑپ رہی ہے پکار کے کہا۔ "انت اخی" کیا تو میرا بھائی ہے۔ کیا تو میرا بھائی ہے۔ آواز آئی ——— آؤ ——— آگے بڑھ گئیں آستینوں کو الٹ دیا اور دونوں زانوں ریتی پر رکھ دیے اور بھائی کی لاش کو ہاتھوں پر بلند کیا۔

ختم شد

ضمیر بھائی ------

اس بے علم اور جہالت بھرے معاشرے میں جہاں نوجوان نسل بے راہ روی کا شکار ہے تو آپ کی کوششیں یقیناً" قابل قدر ہیں اس جہالت کے طوفان میں جو علم کے چراغ آپ جلا رہے ہیں اس میں آنے والا کل یقیناً" بہت روشن ہے اور خدمت محمد و آل محمد جو کہ آپ کا شعار ہے اس کا اجر روز محشر جناب فاطمہؑ آپ کو نمایاں انداز میں دیں گی آپ کی بے لوث خدمت اس مذہب شیعہ کے لئے ایک تحفہ عظیم ہے نادان لوگ شاید اس بات کو نہ سمجھتے ہوں مگر دانا اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اٹھاتے رہیں گے --- اور چراغ سے چراغ جلتا رہے گا اور یقیناً" سمجھنے والوں کے لئے اس میں بہت کچھ ہے۔

والسلام

جاوید عباس جعفری

۹۱-۶-۲۹

# علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

کی مندرجہ ذیل کتابوں کے دوسرے ایڈیشن دستیاب ہیں

پتہ: I-4، نعمان ٹیرس فیز-3، مین یونیورسٹی روڈ

گلشن اقبال، بلاک-11، کراچی

فون: 4612868

١۔ حیاتِ پیغمبرؐ
٢۔ حیاتِ علیؑ ابنِ ابی طالبؑ
٣۔ فاطمہ زہراؑ
٤۔ حیاتِ امام حسنؑ
٥۔ حیات امام حسینؑ
٦۔ حیات امام سیّد سجادؑ
٧۔ حیات امام محمد باقرؑ
٨۔ حیات امام جعفر صادقؑ
٩۔ حیات امام موسیٰ کاظمؑ
١٠۔ حیات امام علیؑ رضا
١١۔ حیات امام محمد تقیؑ
١٢۔ حیات امام علی نقیؑ
١٣۔ حیات امام حسن عسکریؑ
١٤۔ حیات امام ولیِ عصرؑ

۱۵۔ حیاتِ ابوطالبؑ

۱۶۔ حیات عقیل ابن ابی طالبؑ

۱۷۔ حیات جعفر طیارؑ

۱۸۔ حیات اُم ہانی بنتِ ابی طالبؑ

۱۹۔ حیات خدیجۃ الکبریٰؑ

۲۰۔ حیات اُم سلمہ

۲۱۔ حیات زینبؑ کبریٰ

۲۲۔ حیاتِ اُمِ کلثومؑ

۲۳۔ حیات فاطمہؑ بنت اسد

۲۴۔ حیات حضرت فضہ

۲۵۔ حیات شہربانوؑ

۲۶۔ حیات اُمِ لیلیٰؑ

۲۷۔ حیات اُمِ ربابؑ

۲۸۔ حیات اُم البنینؑ

۲۹۔ حیات نرجسؑ خاتون

۳۰۔ حیات اسماء بنتِ عمیس

۳۱۔ حیات سکینہؑ بنتِ الحسینؑ

۳۲۔ حیات جعفر تو آب

۳۳۔ حیات ماریہ قبطیہ

۳۴۔ حیات میثم تمار

۳۵۔ حیات عمارِ یاسر

۳۶۔ حیات قنبر

۳۷۔ حیات زید شہید

۳۸۔ حیات عبداللہ بن عباسؓ

۳۹۔ حیات عباسؑ علمدار بن علیؑ

۴۰۔ حیات علیؑ اکبر

۴۱۔ حیات علیؑ اصغر

۴۲۔ حیات شہزادہٗ قاسمؑ

۴۳۔ حیات مسلم بن عقیلؑ

۴۴۔ حیاتِ حجر بن عدی

۴۵۔ حیات شریح بن ہانی

۴۶۔ ابو عاصم رفاہ بن شداد

۴۷۔ صعصعہ بن صوحان

۴۸۔ ابوالطفیل عامر

۴۹۔ حارث بن عبداللہ

۵۰۔ حیات عبداللہ ابنِ شداد

۵۱۔ حیات زید بن صوحان

۵۲۔ حیات عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ

۵۳۔ حیات رشید ہجری

۵۴۔ حیات طرماح بن عدی

۵۵۔ حیات سلمان فارسی

۵۶۔ حیات ابوذر غفاری

۵۷۔ حیات مقداد

۵۸۔ حیات حمزہ بن عبدالمطلب

۵۹۔ حذیفہ بن یمان

۶۰۔ بلالِ حبشی

۶۱۔ حیات ابوایوب انصاری

۶۲۔ مالکِ اشتر

۶۳۔ جابر بن عبداللہ

۶۴۔ محمد حنفیہ

۶۵۔ حیاتِ مختار

۶۶۔ محمد ابنِ ابی بکر

۶۷۔ اُمِ ایمن

۶۸۔ سوانحِ کمیل بن زیاد

۶۹۔ سوانحِ سُلیم بن قیس ہلالی

۷۰۔ حیاتِ سعید بن قیس

۷۱۔ سوانحِ عبدالمطلب

۷۲۔ تاریخِ اذان

۷۳۔ تاریخِ فدک

۷۴۔ حدیثِ قرطاس وقلم

۷۵۔ اسلام اور بنی اُمیہ

۷۶۔ تجارت اور اسلام

۷۷۔ ابوسفیان اور مسلمان

۷۸۔ تاریخِ کعبہ

۷۹۔ تاریخِ کربلا

۸۰۔ مسئلہ تقیہ

۸۱۔ تاریخِ شیعیت

۸۲۔ غدیرِ خم کی اہمیت

۸۳۔ عظمتِ مباہلہ

۸۴۔ سوانحِ دعبل خزاعی شاعر اہلِ بیتؑ

۸۵۔ فرزدق شاعرِ آلِ محمدؐ

۸۶۔ سوانحِ بدیل خزاعی

۸۷۔ حیاتِ زُہیر بن قین

۸۸۔ حبیب ابنِ مظاہر

۸۹۔ مسلم ابنِ عوسجہ

۹۰۔ حر بن یزید ریاحی

۹۱۔ ہانی بن عروہ

۹۲۔ شبیب بن عبداللہ

۹۳۔ انس بن حارث

۹۴۔ ابوثمامہ صائدی

۹۵۔ جون غلام ابوذر غفاری

۹۶۔ عبداللہ بن عمیر کلبی

۹۷۔ منجح بن سہیم

۹۸۔ بریر ہمدانی

۹۹۔ عابس ابی شبیب

۱۰۰۔ ہلال ابن نافع

۱۰۱۔ شوذب بن عبداللہ ہمدانی

۱۰۲۔ سوید بن عمر خثعمی

۱۰۳۔ اُمِ وہب بن عبید

۱۰۴۔ تاریخِ ذوالجناح

۱۰۵۔ تاریخِ ذوالفقار

۱۰۶۔ تاریخِ فرات

۱۰۷۔ حیات حرہ بنت حلیمہ

۱۰۸۔ قیس بن سعد انصاری

۱۰۹۔ اُم الخیر بارقہ

۱۱۰۔ سودہ بنتِ عمارہ

۱۱۱۔ اروئی بنت حارث

۱۱۲۔ کربلا میں اولادِ عقیل کی قربانیاں

۱۱۳۔ واقعۂ کربلا قرآن کی روشنی میں

۱۱۴۔ تاریخِ عزاداری

۱۱۵۔ خطابت

۱۱۶۔ سوزخوانی

۱۱۷۔ ماتم اور نوحہ

۱۱۸۔ واقعاتِ کربلا اردو غزل کے آئینے میں

# علاّمہ سیّد ضمیر اختر نقوی کی کتابیں

## عشرۂ مجالس

معجزہ اور قرآن

عظمتِ صحابہ

احسان اور ایمان

ولایتِ علیؑ

حضرت علیؑ میدانِ جنگ میں

عظمتِ حضرتِ زینبؑ

عظمتِ حضرتِ فاطمہؑ

عظمتِ امام جعفر صادقؑ

مجالسِ محسنہ (جلد اوّل)

مجالسِ محسنہ (جلد دوم)

## تاریخ

ذوالجناح

پوری دنیا کی عزاداری

## سوانحِ حیات

حضرت علیؑ مرتضیٰ

حضرت فاطمہ زہراؑ

حضرت قاسمؑ ابنِ حسنؑ

حضرت اُمّ البنینؑ

## ادبیات

شعرائے اردو اور عشقِ علیؑ

خاندانِ میر انیسؔ کے نامور شعرا

میر انیسؔ (انگریزی)

کلامِ انیسؔ میں رنگوں کا استعمال

## مجالسِ ترابی

علم معصوم

قیامت اور قرآن

کتاب، حکمت اور ملکِ عظیم

معجزہ اور قرآن

عظمت صحابہ

احسان اور ایمان

ولایت علی

امام اور امامت

حضرت علی میدان جنگ میں

عظمت حضرت زینب

عظمت حضرت فاطمہ

عظمت امام جعفر صادق

مجالس محسنہ (جلد اول)

مجالس محسنہ (جلد دوم)

ذوالجناح

چودہ دنیا کی تعزیہ داری

حضرت علی مرتضیٰ

حضرت فاطمہ زہرا

حضرت قاسم ابن حسن

حضرت ام البنین

حضرت جعفر طیار

شعرائے اردو اور عشق علی

خاندان میر انیس کے نامور شعرا

میر انیس (انگریزی)

کلام انیس میں رنگوں کا استعمال

علم معصوم

قیامت اور قرآن

کتاب، حکمت اور ملک عظیم

آفتاب حیات ترجمۂ مثل (مرثیہ)